ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر



# اعتراضات اہل السنۃ علی مسائل اہل البدعۃ

۱۳۰۲ھ

در مطبع ابراہیمی ہوائی پیشاور واقع دہلی منطبع گردید

اشاعتِ نو ۱۴۱۱ھ / ۱۹۹۱ء : جمعیۃ اہلسنت لاہور

٢

# بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ علی سید المرسلین وعلی آلہ المقربین واصحابہ المکرمین اما بعد
پس فقیر حقیر قریشی صدیقی النسب سنی حنفی المذہب مسمی **محمد شاہ** اوصلہ اللہ تعالی الی
ما یرضاہ بخدمت اہل اسلام عرض کرتا ہے کہ یہ کتاب مستطاب مسمی بہ **اعتراضات
اہل السنۃ علی مسائل اہل البدعۃ** مشتمل ہے چند مسائل اور مقدمہ اور خاتمہ پر

| وعلیہ التکلان | مقدمہ چند امور میں ہے | وہو المستعان |
| --- | --- | --- |

## امر اول

امر اول یہ ہے کہ زمانہ قرون ثلثہ کا یعنے زمانہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کا خیر ہے زمانہ
مابعد سے امور دین میں اور زمانہ مابعد قرون ثلثہ کا دن بدن زمانہ ظہور اور شیوع کذب اور
خیانت اور ترقی شر و فساد کا ہے بحکم احادیث علیہ الصلوۃ والسلام کے **عن** عبد اللہ بن مسعود
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر الناس قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یجیء قوم
تسبق شہادۃ احدہم یمینہ ویمینہ شہادتہ متفق علیہ **وعن** عمران بن حصین قال قال رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم خیر امتی قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم ان بعدہم قوما یشہدون
ولا یستشہدون ویخونون ولا یؤتمنون الحدیث متفق علیہ **وعن** عبد اللہ بن عمر ان عمر خطب
بالجابیۃ فقال یا ایہا الناس انی قمت فیکم کما قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فینا فقال اوصیکم
باصحابی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یفشو الکذب رواہ الترمذی **وعن** عمر بن الخطاب
[illegible]

عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال خیر الناس قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یفشو الکذب ذکرہ الترمذی فے صحیحہ فے ابواب الشہادات وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اکرموا اصحابی فانہم خیارکم ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یظہر الکذب رواہ النسائے باسناد صحیح کما فے اللمعات والمرقات وہٰہنا مذکور فے المشکوۃ وعن انس بن مالک قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یاتی علیکم زمان الا الذی بعدہ اشر منہ حتی تلقوا ربکم رواہ البخاری ذکرہ فی المشکوۃ فی کتاب الفتن وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج فی آخر الزمان رجال یختلون الدنیا بالدین السنتہم احلی من السکر وقلوبہم قلوب الذیاب رواہ الترمذی ذکرہ فی المشکوۃ فی باب الریا

## امر دوم

امر دوم یہ ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر واجب ہے یعنی جو شخص کہ دین اسلام میں کوئی امر منکر دیکھے تو اوسکو اوس امر منکر سے منع کیا جاوے اور جو شخص کہ دین اسلام میں کوئی امر منکر نکالی وہ مبتدع ہے اوسکو اوس بدعت سے رد کیا جائے اور امور منکرہ جو نکالے گئے ہوں وہ تقریر اور تحریر سے رد کیے جائیں اور اہل سنت کو وہ امور منکرہ بتلائے جائیں تاکہ لوگ واقف ہوکر اون امور منکرہ سے باز آئیں بحکم قرآن شریف اور احادیث صحیح کے قال اللہ تعالی ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان رواہ مسلم

## امر سوم

امر سوم یہ ہے کہ جرح وقدح اہل جرح کی واجب ہے امر دین میں یعنے جو شخص کہ اوس میں کوئی امر ہو کہ اوسکی وجہ سے اوسکی روایت اور قول پر اعتماد شرع میں نہوے جیسا کہ غیر عادل یا غیر ضابطہ ہو یا مبتدع ہو تو واجب ہے تقریر اور تحریر سے جرح قدح اوسکی کہ یہ

شخص غیر عادل ہے یا غیر ضابط ہے یا مبتدع ہے تاکہ اہل سنت واقف ہوکر اوسکی روایت اور قول پر اعتماد نکرین بحکم قرآن شریف اور احادیث صحیحہ کے باتفاق علماء دین کے قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین آمنوا ان جاءکم فاسق بنبأ فتبینوا وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع رواہ مسلم ذکرہ فی المشکوٰۃ وعن ابن سیرین قال لم یکونوا یسئلون عن الاسناد فلما وقعت الفتنۃ قالوا سموا لنا رجالکم فینظر الی اہل السنۃ فیؤخذ حدیثہم وینظر الی اہل البدع فلا یؤخذ حدیثہم رواہ مسلم فی صحیحہ فی باب ان الاسناد من الدین فاعلم ان ابن سیرین ہو من اجلۃ التابعین فکان فاعل قالوا اہل القرون الفاضلۃ من الصحابۃ والتابعین وتبع التابعین رضی اللہ عنہم اجمعین فقد تبین بالحدیث الصحیح کون مذہب الصحابہ والتابعین وتبع التابعین عدم الاعتماد علی روایۃ اہل البدع وقولہم فی مسائل الدین فقال الامام النووی فی شرح صحیح مسلم اعلم ان جرح الرواۃ واجب بالاتفاق للضرورۃ الداعیۃ لصیانۃ الشریعۃ المکرمۃ ولیس من الغیبۃ المحرمۃ بل ہو من النصیحۃ للہ ولرسولہ صلی اللہ علیہ وسلم والمسلمین ولم یزل فضلاء الائمۃ واخیارہم واہل الورع منہم یفعلون ذلک کما ذکرہ مسلم فی ہذا الباب عن جماعات منہم انتہی

## امر چہارم

امر چہارم یہ ہے کہ بحکم مثل مشہور کل جدید لذیذ ۔ فی زمانہ یہ عادت جاری ہے کہ اکثر جہلاء فریب کھا جاتے ہین ساتھ محدثات امور کے یعنی فریب کھا جاتے ہین ساتھ نئے نئے امور کے جو نکالے جاتے ہین باب دین مین اور نہایت سرعت اور جلدی کرتے ہین قبول کرنے مین اقوال کو جو خطا اور ساقط ہین نزدیک علماء دین کے لہذا جرح قدح کرنا اونکا اور رد کرنا انکے مسائل کا واجب ہے واسطے صیانت اور محافظت دین کے تاکہ بچین ادنٰے اور اوسکے مسائل سے ناواقف لوگ جیسا کہ مصرح بیان کیا صاحب صحیح مسلم نے اپنی صحیح مسلم کے باب صحۃ الاحتجاج مین اور فرمایا انما تخوفنا من شر دہ

النواقب واعزاز الجهلة بمحدثات الامور واسراعهم الى اعتقاد خطاء المخلصين والاقوال الساقطة عند العلماء الكاشف عن فساد قوله ورد مقالته بقدر ما يليق بها من الرد واجدی علی الانام واحمد للعاقبة ان شاء الله تعالے انتہے ۞ ۞ ۞

## امر پنجم ۞

امر پنجم یہ ہے کہ بیان کرنا چند مسائل اور عقائد غیر مقلدین کا لابد اور ضروری ہے دو وجہ سے وجہ اول یہ ہے کہ گروہ غیر مقلدین کا جو حادث ہوئے ہین بعد بارہ سو برس کے اس ملک ہندوستان مین وہ گروہ اہل بدعت ہے نہ اہل سنت اور مصداق ہے ان امور اربعہ مذکورہ کا لہذا جرح وقدح کرنا اونکا اور رد کرنا اونکے مسائل اور عقائد کا واجب ہے واسطے صیانت اور محافظت دین کے تاکہ بچین اونسے اور اونکے مسائل اور عقائد سے ناواقف لوگ اہل سنت وجماعت کے لیکن معرفت اور پہچان مبتدع اور اہل بدعت ہونے اس گروہ غیر مقلدین کی موقوف ہے بیان کرنے مسائل اور عقائد پر کہ وہ مخالف ہین قرآن شریف اور حدیث صحیح اور اہل سنت وجماعت کی جیسا کہ اور گروہ اہل بدعت کی مخالف ہین مگر علامت اہل بدعت ہونیکی اس زمانہ مین یعنی بعد قرون ثلثہ یا اربعہ کی یہہ ہے کہ وہ مسائل اور عقائد مخالف ہون مذہب ائمہ اربعہ کے یعنے مذہب امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ اور امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالی عنہم کے اور جو مسائل اور عقائد مخالف ہونگے مذاہب اربعہ کو وہ مخالف ہونگے قرآن شریف اور حدیث صحیح کے جو وارد ہے نزد اہل سنت وجماعت کے کیونکہ اہل سنت وجماعت بعد قرون ثلثہ یا اربعہ کے مجتمع اور منحصر ہو گئی ہین مذاہب اربعہ مین جیسا کہ خاتمہ مین بیان کیا جاویگا ان شاء اللہ تعالی اور وجہ دوم یہ ہے کہ عادت گروہ غیر مقلدین کی یہہ ہے کہ جابجا دورے پہرتے ہین جہان کہین موقع پاتے ہین وہین سیدہے لوگونکو ڈال کر فساد دین کرتی پہرتی ہین چنانچہ مولوی

محمد سعید کنجاہی شاگرد مولوی نذیر حسین دہلوی جو اپنے تئین بالفعل بنارسی کہلاتا ہے وہ ایک آدمی مباحثہ پیشہ ہے اوسنے چھہ سات برس سے بہت سے اشتہار بطلب مباحثہ کے چھپوا کر اپنے پاس رکھہ لئے ہین چنانچہ جہان کہین جاتا ہے تو تمام بازار اشتہار لوگونکے پیش کرتا ہے اور یہہ کہتا ہے کہ بلاؤ کسی مولوی کو کہ میرے ساتھہ مباحثہ کرے ورنہ تو تم لوگ جو مسائل مین بیان کرتا ہون اونکو قبول کرو یعنے غیر مقلد ہو جاؤ لیکن بموجب قاعدہ اِنَّ ارادۃ اللہ غالبۃ ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ اوسکو کوئی شخص مرشد کامل ہمکو پیش آتا ہے وہانسے چل کر اور کسی گاؤن مین جا دم لیتا ہے اسیطرح کرتا پھرتا ہے چنانچہ شہر جوناگڈہ مین گیا وہان جاکر لاف زنی شروع کی اور اشتہار مذکور کو پیش کیا خداوند کریم نے ایک شخص خیرات علی خان بنگش کو کھڑا کر دیا اوسکو دیکھکر وہانسے چل کر مرزاپور مین جا دم لیا وہان جاکر لوگونسے اسی کیفیت سے پیش آیا خداوند کریم نے مولوی **محمد علی** وکیل کو مقابل اوسکا کر دیا اور مجلس مباحثہ منعقد ہوئی اور نوبت بعدالت پہونچی وہان سے بھی موقع پاکر چلا آیا غرض معلوم ہوتا ہے کہ وہانسے چلا ہوا فرخ آباد مین آکر دم لیا وہان خداوند کریم نے مولوی **عبد الجلیل** شاہدری کو مقابل کر دیا اب دیکھئے یہان کیا منظور الٰہی ہے لہذا یہہ چند مسائل اور عقائد غیر مقلدین کے اہل سنت وجماعت پر بیان کئے جاتے ہین کہ وہ مسائل اور عقائد کتب ائمہ غیر مقلدین مین اور تلامذہ ائمہ غیر مقلدین مین مذکور اور موجود ہین تاکہ معلوم ہو جائے اہل سنت وجماعت کو کہ یہہ مسائل فراو نتیجہ ہے غیر مقلدی کا کیونکہ ہر غیر مقلد اسی غیر مقلدی کو ہاتھہ مین لیکر مجتہد اور محقق بنکر جو اونکی رائے فاسد مین آتا ہے وہ ایسے ایسے مسائل اپنی تقریر اور تحریر مین بیان کرتا ہے اور اپنے تمام مسائل فاسد کو حق بتلاتا ہے اور بحکم حدیث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعجاب کل ذی رأی برایہ رواہ الترمذی وابن ماجہ ساتھہ ائمہ محدثین پر جرح قدح سے پیش آتا ہے اور بحکم

حدیث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن آخر ہذہ الامۃ اولہا رواہ الترمذی
ائمۂ دین پر لعن طعن کرتا ہے اور زبان درازی سے پیش آتا ہے اور نیز اس ذریعہ
غیر مقلدی میں مفسدان دین اسلام کو اور اہل غرض فاسد کو خوب موقع فساد دین کا ملیگا
اور حصول غرض فاسد کا خوب ستیا پڑیگا بایں طور کہ ہر مقلد ہمیشہ نئے نئے مسائل نکالتا
رہیگا اور ہمیشہ دین بہ تبدل اشخاص غیر مقلدین کے بدلتا رہیگا جتنے کہ گھر گھر کا دین
مذہب جدا جدا ہو جائیگا اور اوسوقت دین اسلام ملعب معلوم ہوگا نتیجہ اسکا یہہ ہوگا کہ
مفسدین غیر مقلدی کو وسیلہ بنا کر اپنا دین فاسد بدعوی حقانیت خوب جاری کرینگے رفتہ
رفتہ دین اسلام نرہیگا بلکہ نام اسلام بھی نرہیگا کوئی اور دین ہو جائیگا نتیجہ ہے غیر مقلدی کا
بخلاف مقلدان اہل سنت و جماعت مذہب خاص کی ائمہ اربعہ سے کیونکہ وہ پابند
مذہب کے ہیں لہذا کوئی نیا مسئلہ نہیں نکال سکتے لہذا یہ چند مسائل غیر مقلدی اور غیر
مقلدین کے جمع کئے گئے ہیں تاکہ اگر کوئی غیر مقلد کسی جا پر اہل سنت و جماعت پر
فساد دین ڈالے تو یہہ مسائل غیر مقلدی اور غیر مقلدین کے پیش کر کے الزام
دیا جائے کہ یہہ مسائل غیر مقلدی کے ائمہ غیر مقلدین اور تلامذہ ائمہ غیر مقلدین کے ہیں
کہ وہ مخالف ہیں قرآن شریف اور احادیث صحیحہ اور علماء دین کے اور اسیطرح ہمیشہ
مسائل غیر مقلدی اور غیر مقلدین کے جوں جوں آخر زمانہ ہوتا جائیگا مسائل اونکے
بدتر اور خراب ہوتے جائینگے بحکم ان دو حدیثوں کے عن ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج فی آخر الزمان رجال یختلون الدنیا بالدین السنتہم
احلی من السکر وقلوبہم قلوب الذیاب رواہ الترمذی وعن انس بن مالک قال
سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یاتی علیکم زمان الا الذی بعدہ اشر منہ
حتی تلقوا ربکم رواہ البخاری لیکن پہلے بیان مسائل موعودہ سے ایک قاعدہ جو
کلام مولوی محمد سعید کنجاہی سے معلوم ہوتا ہے بیان کیا جاتا ہے

تا کہ تفریع مسائل مذکورہ بر ہو بو تی جاہے وہ تفریع مولوی محمد سعید کنجاہی پر بالذات
وارد ہو تی جاہے پس بیان اوس قاعدہ کا یہ ہے کہ مولوی محمد سعید نے
اپنی کتاب ہدایت القلوب القاسیہ مطبوعہ مطبع انصاری دہلی کے صفحہ ۶۳ مین فرمایا ہے
و لہم انکے نزدیک جبتک انزال نہو غسل نہین آتا جواب یہ بہی ہم لوگو نپر افترا ہے
ہمارے نزدیک غیبوبت حشفہ سے غسل واجب ہو جاتا ہے ہان البتہ یہہ مذہب
آپ نے غسل کا حضرت عثمان و بخاری و داود ظاہری و ایک جماعت صحابہ و تابعین کا ہے
اگر کوئی مذہب انکا اختیار کرے اور حدیث عائشہ کو اوسکا ناسخ نہ سمجھے تو اوسپر کچھہ قباحت
نہین انتہے بحروفہ پس معلوم ہوا اس کلام مولویصاحب سے یہ قاعدہ کہ کوئی صاحب
کسی اہل علم کا مذہب اختیار کرکے اوسپر عمل کرے اور حدیث ناسخ کو ناسخ نہ سمجھے
تو اوسپر کچھہ قباحت نہین ہے ؎

| | | |
|---|---|---|
| | مسائل غیر المقلدین | |
| | مسئلہ اول | |

اگر پانی قلتین سے قلیل ہو یا زائد اوس پانے مین کتا یا خنزیر بیجائے یا اوس مین
نجاست قلیل پڑجائے کہ اوس سے تو رنگ مزہ نہ بدلے وہ پانی پاک ہے
چنانچہ مولوی صدیق حسن قنوجی نے اپنی کتاب طریقہ محمدیہ مہر شدہ مولوی نذیر حسین
مطبوعہ کے صفحہ ۹ مین فرمایا ہے پانی پاک ہے اور پاک کرنیوالا نہین نکالتی اوسکو
ان دو وصف سے کوئی چیز مگر نجاست کہ بدل دیوے اوسکی بو اور رنگ اور مزہ کو اور
دوسرے وصف سے جو نکالدی اوسکو نام آب مطلق سے کوئی پاک چیز بدلدینے
والی اور نہین فرق درمیان تہوڑے اور بہت اور زیادہ دو قلہ اور کم دو قلہ
اور بہتی اور تہوڑی اور مستعل غیر مستعل کے انتہے بحروفہ پس موجب قاعدہ مولوی

محمد سعید کے اگر کوئی صاحب مذہب مولوی صدیق حسن اور مولوی نذیر حسین کا اختیار کرکر اوس پر عمل کرے تو اوسپر کچھہ قباحت نہین + +

## الاعتراض

یہہ مسئلہ خلاف ہی احادیث صحیحہ اور جمہور علمائے دین کے عن[۴] ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا شرب الکلب فی اناء احدکم فلیغسلہ سبع مرات متفق علیہ وعن[۵] ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طہور اناء احدکم اذا ولغ الکلب فیہ ان یغسلہ سبع مرات رواہ مسلم وعن[۶] ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ولغ الکلب فی اناء احدکم فلیرقہ ثم لیغسلہ سبع مرات رواہ مسلم وعن[۷] ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استیقظ احدکم من نومہ فلا یغمس یدہ فی الاناء حتی یغسلہا ثلاثا فانہ لا یدری این باتت یدہ متفق علیہ قال[۸] الامام النووی فی شرح مسلم فی باب کراہیۃ غمس المتوضی وغیرہ یدہ مذہبنا ومذہب الجمہور ان الماء القلیل اذا وردت علیہ نجاسۃ تنجست وان قلت ولم تغیرہ انتہی وقال[۹] الامام النووی فی باب حکم ولوغ الکلب مذہبنا ومذہب الجماہیر انہ ینجس بنجاسۃ الخ

## مسئلہ دوم

غیبوبت حشفہ کو بغیر انزال کے کوئی صاحب مذہب داؤد ظاہری کا اختیار کرکے موجب غسل جانی تو اوسپر کچھہ قباحت نہین چنانچہ مولوی محمد سعید کنجاہی نے اپنی کتاب ہدایۃ القلوب القاسیہ مطبوعہ کی صفحہ ۳ مین فرمایا ہمارے نزدیک تو حشفہ کی غیبوبت سے غسل واجب ہوجاتا ہی ہان البتہ یہہ مذہب نہ آنی غسل کا حضرت عثمان رض وبخاری وداؤد ظاہری وایک جماعت صحابہ وتابعین کا ہی اگر کوئی صاحب انکا مذہب اختیار کرے اور حدیث عائشہ رض کو اسکا ناسخ نہ سمجھی تو اوسپر کچھہ قباحت نہین پس بموجب قاعدہ مولوی محمد سعید کے اگر کوئی صاحب

۵ کہا امام نووی نی شرح مسلم کے باب کراہت غمس المتوضی مین کہ مذہب ہمارا اور مذہب جمہور کا یہی کہ پانی قلیل جب واقع ہو اوسپر نجاست تو نجس ہوجاویگا اگرچہ نجاست قلیل ہو اور پانی متغیر نہو ۱۲

اسپر عمل کرے کہ حشفہ غائب کر کے جماع کرے اور منزل نہووے اور قرآن شریف اور نماز کو بغیر غسل کے پڑہے پڑہاوے تو اوسپر کچھہ قباحت نہین ہے

# الاعتراض

یہہ مسئلہ خلاف ہی احادیث صحیحہ اور جمہور علماء دین بلکہ اجماع امت کے عن[۱]
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس احدکم بین شعبہا الاربع ثم
جہدہا فقد وجب الغسل متفق علیہ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
اذا جلس بین شعبہا الاربع ثم جہدہا فقد وجب علیہ الغسل وان لم ینزل رواہ مسلم
وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس احدکم بین شعبہا الاربع
ومس الختان الختان فقد وجب الغسل رواہ مسلم وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاوز الختان الختان وجب الغسل رواہ الترمذی وقال حدیث عائشۃ
حدیث حسن صحیح وہو قول اکثر اہل العلم من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہم ابو بکر
وعمر وعثمان وعلی وعائشۃ والفقہاء من التابعین ومن بعدہم مثل سفیان الثوری
والشافعی واحمد واسحاق قالوا اذا التقا الختان وجب الغسل انتہی ثم قال بعد ذلک
والعمل علی ہذا عند اکثر اہل العلم علی انہ اذا جامع الرجل امراتہ فی الفرج وجب علیہما الغسل
وان لم ینزلا انتہی قال النووی فی شرح مسلم فی باب بیان ان الجماع کان فی اول
الاسلام لایوجب الغسل الا ان ینزل وبیان نسخہ اعلم ان الامۃ مجتمعۃ الآن علی وجوب الغسل
بالجماع وان لم یکن معہ انزال وعلی وجوبہ بالانزال انتہی ثم قال بعد ذلک ومعنی الحدیث
ان ایجاب الغسل لایتوقف علی نزول المنی بل متی غابت الحشفۃ فی الفرج وجب الغسل علی
الرجل والمراۃ لاخلاف فیہ الیوم وقد کان فیہ خلاف لبعض الصحابۃ ومن بعدہم ثم انعقد الاجماع

# مسئلہ تیم

پیشاب لڑکے شیرخوار کا یعنے جبتک وہ دودہ پیتا ہے پاک ہے جناب

[۱] کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم کے باب بیان ان الجماع کان فی اول الاسلام لایوجب الغسل الا ان ینزل وبیان نسخہ مین فرمایا کہ جان لو کہ امت اب اجماع کیا وجوب غسل پر وہ انزال ہو یا نہو ... بعد سطور کی فرمایا معنی حدیث کی یہ ہیں کہ وجوب غسل کا نزول منی پر موقوف نہین بلکہ غیبوبت حشفہ سے فرج مین غسل واجب ہے مرد و عورت پر بغیر اختلاف کے پہلی تہا خلاف بعض صحابہ وغیرہ کا اس مسئلہ مین لیکن پہر ...

مولوی صدیق حسن نے اپنی کتاب طریقۂ محمدیہ کے صفحہ میں فرمایا نجاست گوہ موت
آدمی کا مطلق مگر موت لڑکے شیرخوار کا انتہی بحروفہ پس بموجب قاعدہ مولوی محمد سعید کے
اگر کوئی شخص اس پر عمل کرے کہ کپڑا اور برتن اور زمین اور مکان وغیرہ اس پیشاب سے
پاک نہ کرے اور نماز اس سے پڑھائے تو اس پر کچھ قباحت نہیں ؎

## الاعتراض

یہ مسئلہ خلاف ہے احادیث صحیحہ اور اجماع امت کے **عن** ام قیس بنت محصن انہا
اتت بابن لہا صغیر لم یاکل الطعام الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاجلسہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی حجرہ فبال علی ثوبہ فدعا بماء فنضحہ ولم یغسلہ متفق علیہ **وعن**
عائشۃ قالت اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بصبی یرضع فبال فی حجرہ فدعا بماء فصبہ
علیہ رواہ مسلم **وعن** لبابۃ بنت الحارث قالت کان الحسین ابن علی فی حجر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فبال علی ثوبہ فقلت البس ثوبا واعطنی ازارک حتی اغسلہ قال انما
یغسل من البول الانثی وینضح من بول الذکر رواہ احمد وابو داؤد وابن ماجہ ذکرہ فی المشکوۃ
فی باب تطہیر النجاسات **وعن** عمار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یغسل الثوب
من خمس من البول والغائط والمنی والدم والقی رواہ الدارقطنی ذکرہ العینی فی شرح الہدایہ
والشیخ ابن الہمام فی فتح القدیر فی باب الانجاس وجیداہ **وعن** اسماء بنت ابی بکر
قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اصاب ثوب احدکن الدم من الحیضۃ فلتقرصہ
ثم لتنضحہ بماء ثم لتصل فیہ متفق علیہ فہذا الحدیث یدل علی وجوب ازالۃ النجاسۃ عن الشیء
المتنجس بہا بالغسل سواء کان دما مسفوحا او بولا او غیر ذلک من النجاسات فہذہ الاحادیث
فی غسل بول الصبی ونضحہ والصب علیہ موجودۃ ولم یات حدیث فی ان الرضیع بال علی
ثوبہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بہ من غیر غسل ونضح وصب فقد علم ان ہذہ الاحادیث متعینۃ
فی ازالۃ بول الصبی عن الثوب المتنجس قال الامام النووی فی شرح مسلم فی باب حکم بول الطفل

واعلم ان هذا الخلاف انما هو فی کیفیة تطهیر الشیء الذی بال علیه الصبی ولا خلاف فی نجاسته وقد نقل بعض اصحابنا اجماع العلماء علی نجاسة بول الصبی وانه لم یخالف فیه الا داود الظاهری وقال الخطابی وغیره ولیس تجویز من جوز النضح فی بول الصبی من اجل ان بوله لیس بنجس ولکنه من اجل التخفیف فی ازالته انتهی وقال العینی فی شرح الہدایہ فی باب الانجاس والتطہیر وہو علی انواع اربعة الاول بول الآدمی الکبیر فحکمه انه نجس مغلظ باجماع المسلمین من اہل الحل والعقد ونقل ابن المنذر الاجماع عن اصحابنا واصحاب الشافعی والثانی بول الصبی الذی لم یطعم فکذلک عند جمیع اہل العلم قاطبة الا ما نقل عن داود الظاہری انه قال بطہارته ولا یعتبر خلافه انتہی

## مسئلہ چہارم

استنجا کرنا ساتھ پانی وغیرہ کے بدعت ہے اور بدعت وہ ہے جو آنحضرت کے زمانہ میں نہ ہو اور حکم اس بدعت کا عذاب الیم ہے چنانچہ مولوی عبداللہ محمدی نے اپنی کتاب اعتصام السنة مطبوعہ مطبع مطلع نور کانپور کے صفحہ ۱۹ میں فرمایا لم تثبت

استطابة الاحجار والمیاہ للذکر والدبر من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ثابت ہوا استنجا پتھر اور پانی کا واسطے پیشاب مرد اور عورت کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

والذی ما کان فی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فہو بدعة اور وہ چیز کہ نہ تھی زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں وہ بدعت ہے انتہی پھر کہا مولوی عبداللہ محمدی نے اپنی کتاب ایصال طریق المصلین الی طریق رسول رب العلمین مطبوعہ مطبع مطلع نور کانپور کے صفحہ ۶۹ میں اور بدعت اوسے کہتے ہیں جو زمانہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم میں نہ ہو مصداق اسکا قول عمر کا ہے تراویح میں نعم البدعة ہذہ یعنی اچھی بدعت ہے تراویح اسکو بخاری نے اور حکم اسکا حکم اس آیت میں ہے فبشرہم بعذاب الیم یعنی بشارت دے تو عذاب درد دہندہ کی انتہی پس بموجب قاعدہ محمد سعید کنجاہی کے کوئی صاحب مذہب مولوی عبداللہ محمدی کا اختیار کرے کہ استنجا پیشاب سے ساتھ پانی وغیرہ کے کرے

اور اگر نہیں کپڑے اُن سے نماز پڑھ لیوے تو اس میں کچھ قباحت نہیں

## الاعتراض

یہ مسئلہ خلاف ہے احادیث صحیحہ اور مذہب صحابہ اور تابعین وغیرہم کے **عن** ابن عباس قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بحائط من حیطان المدینۃ او مکۃ فسمع صوت انسانین یعذبان فی قبورہما فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعذبان وما یعذبان فی کبیر کان احدہما لا یستتر من بولہ وکان الآخر یمشی بالنمیمۃ ثم دعا بجریدۃ فکسرہا کسرتین فوضع علی کل قبر منہما کسرۃ فقیل لہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم فعلت ہذا قال لعلہ ان یخفف عنہما ما لم تیبسا متفق علیہ **وقال** البخاری فی صحیحہ باب ما جاء فی غسل البول وقال النبی صلی اللہ علیہ لصاحب القبر لا یستتر من بولہ انتہی **وعن** عائشۃ قالت مرن ازواجکن ان یغسلوا اثر الغائط والبول فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعلہ رواہ ابو بکر بن ابی شیبۃ والبیہقی ذکرہ ابن حجر العسقلانی فی تخریج احادیث الہدایۃ **وعن** ابی قتادہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بال احدکم فلا یمس ذکرہ بیمینہ ولا یستنجی بیمینہ رواہ ابن ماجہ والبخاری فی صحیحہ فی باب لا یمسک ذکرہ بیمینہ اذا بال **وقال** الترمذی فی صحیحہ فی باب الاستنجاء بالحجارۃ وہو قول اکثر اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدہم راوا ان الاستنجاء بالحجارۃ یجزی وان لم یستنج بالماء اذا انقی اثر الغائط والبول وبہ یقول الثوری وابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق انتہی **وقال** القسطلانی فی شرح البخاری فی باب الاستنجاء بالماء والذی علیہ جمہور السلف والخلف ان الجمع بین الماء والحجر افضل فیقدم الحجر [illegible]

## مسئلہ پنجم

پیشاب کتے اور خنزیر اور گدھے اور خچر اور جمیع جانور غیر ماکول اللحم کا اور سؤر کتے اور خنزیر اور جمیع جانور غیر ماکول اللحم کا پاک ہے نجس نہیں چنانچہ مذہب ہے

ظاہر ہے اور مولوی صدیق حسن کا تمہ مولوی صدیق حسن نے روث یعنی لید گھوڑی

اور خچر اور گدھی کو نجس کہا ہے اور جلد خنزیر کا جو مجرد ہو لحم خنزیر سے اور باقی سب اجزا

خنزیر کا جو سوائے لحم خنزیر کے ہے پاک ہیں نجس نزد مولوی صدیق حسن کے یعنی

خنزیر نجس اللحم ہے نجس العین نہیں کیونکہ مولوی صدیق حسن صاحب نے مرجع ضمیر فانہ رجس کا

لحم خنزیر کو قرار دیا ہے نہ نفس خنزیر کو پھر یہ قاعدہ بیان کیا کہ تحریم شئی کی نجاست

شئے پر دال نہیں اور غسل شئی کا مستلزم نجاست شئی کو نہیں اس واسطے کہ محتمل ہے

کہ نظافت کیلئے ہو نہ ازالہ نجاست کیلئے اور نجاست اور حسیت اور رجسیت

شئے کی نہیں دال نجاست شئی پر وقت قرینہ صارفہ کے چنانچہ مولوی صدیق حسن نے

اپنی کتاب بغیۃ الندیہ شرح درر البہیہ مطبوعہ مصر کے صفحہ ۹ میں فرمایا **فصل** ۵۱

النجاسات وہی غائط الانسان مطلقا وبولہ الا الذکر رضیع ولعاب کلب وروث

ودم حیض ولحم خنزیر وفیما عدا ذلک خلاف والاصل الطہارۃ ولا ینقل عنہا الا ناقل صحیح لم یعارضہ

ما یساویہ او یقدم علیہ انتہی ثم **قال**۵۲ بعد سطور فما لم یرد فیہ شئے من الادلۃ الدالۃ

علی نجاستہ فلیس لاحد من عباد اللہ تعالیٰ ان یحکم بنجاستہ بمجرد رأی فاسد او غلط فی الاستدلال

کما یدعیہ بعض اہل العلم من نجاسۃ ما حرم اللہ تعالیٰ زعما ان النجاسۃ وتحریم متلازمان

وہذا زعم من ابطل الباطلات فالتحریم للشئے لا یدل علی نجاستہ مطابقۃ ولا تضمنا ولا

التزاما فتحریم الخمر والمیتۃ والدم لا یدل علی نجاسۃ ذلک انتہی ثم **قال**۵۳ قبل سطور فی

جواب ادلۃ القائلین بنجاسۃ المنی والامر الرابع ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان

یغسل موضع المنی من ثوبہ ویجاب عنہ بان ہذا فعل لا یصلح لاثبات النجاسۃ المستلزم

لوجوب الازالۃ مع احتمال ان یکون غسلہ تعذرا الاستقذار او مخالفۃ النظافۃ انتہی

ثم **قال**۵۴ بعد سطر فان قلت اذا کان التصریح بنجاسۃ شئی او رجسیتہ او رکسیتہ یدل

علی انہ نجس کما قلت فی نجاسۃ الروثۃ ولحم الخنزیر فکیف لم تحکم بنجاسۃ الخمر

۵۴ پھر کہا بعد ایک سطر کے اگر کہو تو کہ تصریح نجاست یا رجسیت یا رکسیت شئی دلیل ہے اس پر کہ وہ شئے نجس ہے جیسا کہ تو نے کہا ہے نجاست روثہ اور لحم خنزیر میں پھر کیوں نہیں حکم کرتے تم نجاست خمر کا بموجب قول تعالیٰ انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس جواب اسکا یہ ہے کہ لفظ رجس کا جبکہ واقع ہوا ہے اہتمام پر معطوف علیہ انصاب اور ازلام کے تو یہ قرینہ قرینہ ہو گیا کہ معنی رجس کے مستعمل بغیر نجاست یہ ہیں خلاصہ ترجمہ کلام کا یہ ہوا کہ خمر پاک ہے نجس نہیں ۱۲ — ۱۲

[illegible]

١٥

لقولہ تعالی انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس قلت لما وقع مقترنا بالانصاب
والازلام کان ذلک قرینۃ صارفۃ لمعنے الرجسیۃ الی غیر النجاسۃ الشرعیۃ انتہی
ثم **قال** قبل سطور ولو تام الدلیل علی رجوع الضمیر فی قولہ تعالی فانہ رجس الی جمیع
ما تقدم فی الآیۃ من المیتۃ والدم المسفوح ولحم الخنزیر کان ذلک مفید النجاسۃ الدم المسفوح
والمیتۃ ولکنہ لم یرد ما یفید ذلک بل النزاع کائن فی رجوعہ الی الکل والاقرب والظاہر
رجوعہ الی الاقرب وھو لحم الخنزیر لافراد الضمیر ولہذا اجزمنا بنجاستہ لحم الخنزیر دون المیتۃ
والدم المسفوح الذی لیس من دم حیض انتہی ثم **قال** قبل سطور تحت قولہ وورد الدلیل
علی نجاستہ ما تقدمت الاشارۃ علیہ من قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الروثۃ انہا رکس والرکس
فی اللغۃ النجس فالروثۃ نجس وھو المطلوب وھذا الکلام اتی فی خصوص ذلک من روث الخیل
والبغال والحمیر انتہی کلام مولوی صدیق حسن پس خلاصہ کلام مذکور کا یہ ہے کہ نجاست
اشیاء کی منحصر ہے چھ چیز میں اول غائط انسان صغیر و کبیر کا دوم بول انسان
کبیر کا نہ صغیر کا سوم لعاب کتے کا اور چہارم روث یعنی لید گھوڑے اور گدہے اور
خچر کی پنجم خون حیض کا ششم گوشت خنزیر کا اور باقی سب اشیاء میں علاوہ ان کے
اصل طہارت ہے یعنے باقی ہے اور نہ چھوڑے اس اصل کو یعنی اس طہارت کو
کوئی شخص مگر جو ناقل ہو حدیث صحیح کا جو معارض ہو اور ایسے نہ ہو کوئی دلیل مساوی و
یا قوی اس سے اور تحریم شے کی نجاست شے پر دال نہیں اور غسل شے کا مستلزم نجاست
شی کو نہیں کیونکہ محتمل ہے کہ وہ غسل نظافت کیلئے ہو نہ ازالہ نجاست کیلئے اور
نجاست اور رجسیت اور رکسیت شی کی دال نجاست شی پر نہیں وقت قرینہ صارفہ کے اور مرجع
ضمیر فانہ رجس کا لحم الخنزیر ہے نہ خنزیر اور میتہ اور دم مسفوح اور روث مختص ہے ساتھ روث
خیل اور بغل اور حمار کے تمام ہوا خلاصہ کلام مولوی صدیق حسن کا اب حاصل کلام
مذکور کا یہ ہے کہ مولوی صدیق حسن نے اول نجاست ان چھ چیز کی بیان کی

یہہ بیان کیا کہ باقی سب اشیا میں جو سوائے ان چھہ چیز مذکورہ کے ہیں اونہیں خلاف ہے اور اون میں اصل طہارت ہے اور اس طہارت کو نہ چھوڑے کوئی شخص مگر جو ناقل ہو حدیث صحیح کا جو معارض اوسکے نہ ہو کوئی دلیل مساوی اوسکی یا قوی اس سے یہہ بیان کیا اور البتہ نجاست ان چھہ چیز مذکور کو اور نہ بیان کی کوئی دلیل نجاست کسی شی کی باقی اشیا سے بلکہ واسطے ساقط کرنے نجاست باقی اشیا کے یہ قاعدہ قرار دیا کہ تحریم شے کی نجاست شی پر دال نہیں اور غسل شے کا مستلزم شی کو نہیں اور نجاست اور حرمت اور ریت اور کسیٔت شی کی دال نجاست شے پر نہیں وقت قرینہ صارفہ کے پس اگر کوئی دلیل نجاست باقی اشیا کی نزد مولوی صدیق حسن صاحب کے ہوتی تو بیان کرتے پس جبکہ نجاست ان چھہ چیز کی بیان کی اور نہ بیان کی کوئی دلیل نجاست باقی اشیا کی تو ثابت ہوا کہ نزد مولوی صدیق حسن صاحب کے نجاست ان چھہ اشیاء مذکورہ کی ثابت ہے اور نجاست باقی اشیاء کی غیر ثابت اور خلاصہ کلام مولوی صدیق حسن کا امر خنزیر میں یہ ہے کہ خنزیر نجس اللحم ہے نہ نجس العین یعنے لحم خنزیر کا نجس ہے اور باقی سب کچھہ خنزیر کا پاک ہے پس موجب قاعدہ مولوی محمد سعید کنجاہی کے اگر کوئی صاحب مذہب مولوی صدیق حسن اور ظاہریہ کا اختیار کرکے . باقی اشیاء کو پاک جانے اور ایسا ہی سب کچھہ خنزیر کا سوائے لحم خنزیر کے پاک جانے اور کپڑے اور برتن وغیرہ کو اوسسے پاک نکرے اور نماز پڑھے پڑھاوے اور ایسا ہی کھال خنزیر میں نماز پڑھے پڑھاوے یا پانی قلیل میں پڑجاوے اوس پانی کو پاک جانے اور اوس پانی سے نماز پڑھے پڑھاوے تو اوسپر کچھہ قباحت نہیں

# الاعتراض

عن انس قال قال

یہہ مسئلہ خلاف ہے احادیث صحیحہ اور اجماع امت کے



ازانجملہ یہ کہ ... حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ... ١٢ ١٢ ١٢ ١٢ ١٢

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استنزہوا من البول فان عامۃ عذاب القبر منہ رواہ الدارقطنی

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر عذاب القبر

من البول رواہ الحاکم فی مستدرکہ وقال ہذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استنزہوا

من البول فان عامۃ عذاب القبر منہ رواہ الدارقطنی وقال ابن حجر العسقلانی

فی تخریج احادیث الہدایۃ فی باب الانجاس حدیث استنزہوا من البول

صحیح انتہی وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اکثر

عذاب القبر من البول فاستنزہوا منہ رواہ الطبرانی والدارقطنی وسکتوا عنہ کلہم

وعن عبادۃ بن الولید عن ابیہ عن جدہ انہ سالت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم عن الغائط فامرنی ان اتیہ بثلثۃ احجار فوجدت حجرین

التمست الثالث فلم اجدہ فاخذت روثۃ فاتیتہ بہا فاخذ الحجرین التی لروثۃ وقال انہا رکس

رواہ البخاری فی ہذا الحدیث یدل علی نجاسۃ الارواث کلہا لان الروثۃ کانت

باکول اللحم کالخیل وغیرہ ااکول اللحم کالحمار وغیرہ فلما کانت مطلقۃ غیر مقیدۃ

بمفہوم الحدیث علی نجاسۃ روث کل حیوان سواء کان ماکول اللحم او غیر ماکول اللحم

وقال القسطلانی فی شرح البخاری فی باب ابوال الابل والدواب والغنم

قول المؤلف فی ترجمۃ ابوال الابل والدواب جعل الحدیث حجۃ لطہارۃ الارواث

والابوال مطلقا کالظاہریۃ الا انہم استثنوا بول الآدمی وروثہ وتعقب بان ابن حزم

فی ابوال الماکول ولا یسوغ قیاس غیر الماکول اللحم علی الماکول لظہور

الفرق انتہی ثم قال وقال سطور وذہب الشافعی والو حنیفۃ واحمد والجمہور الی

ان الابوال کلہا نجسۃ الا ما عفی عنہ وحملوا الحدیث علی التداوی

فلیس فیہ دلیل الا اباحۃ فی غیر حال الضرورۃ انتہی –

۵ روایت ہے عبادہ بن سعد کی کہ آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم براز کو ادھر ... کو کہا

دو پتھر ہیں پاس میری دو پتھر اور تلاش کی پتھر تیسری کی لیکن نہ پایا پھر لیا میں نے ایک ... سو لایا پس تمنی آنحضرت کا ...

علیہ السلام کو آنحضرت علیہ السلام نے لے لئے دو پتھر اور ڈال دیا روثہ کو اور فرمایا کہ یہ ناپاک ہے ... اس کو بخاری نے

یہ دلیل ہے نجاست کل لوث پر کچھ ... ہوتا ہے واسطے ماکول اللحم کے جیسا کہ ... غیر ماکول اللحم کے جیسا کہ ...

وقال العینی نے شرح الہدایۃ فی باب الانجاس والتطہیر وھو علی انواع
اربعۃ الاول بول الآدمی الکبیر فحکمہ انہ نجس مغلظ باجماع المسلمین من اہل الحل
والعقد وقد نقل ابن المنذر الاجماع عن اصحابنا واصحاب الشافعی والثانی
بول الصبی الذی لم یطعم فکذلک عند جمیع اہل العلم قاطبۃ الا ما نقل عن
داؤد الظاہری انہ قال بطہارتہ ولا یعتبر خلافہ والثالث بول الحیوان الذی
لا یؤکل لحمہ فحکمہ انہ نجس مغلظ عندنا وعند الشافعی وعند امام مالک والفقہاء
کافۃ لعموم قولہ علیہ السلام استنزہوا عن البول وحکی ابن حزم الظاہری
عن داؤد ان الابوال کلہا والارواث کلہا طاہرۃ من کل حیوان الا الآدمی
والرابع بول الحیوان الذی یؤکل لحمہ فحکمہ انہ نجس عند ابی حنیفۃ وابی یوسف والشافعی
وغیرہم انتہی ثم قال العینی نے شرح الہدایۃ فی فصل البئر واما البول باقی الحیوانات
التی لا یؤکل لحمہا فانہ نجس عند العلماء قاطبۃ کالائمۃ الاربعۃ وغیرہم انتہی
وقال القاضی فی التفسیر المظہری فی تفسیر انما حرم علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر اجمعوا علی ان الخنزیر

## مسئلہ ششم

خون سائل کتی اور خنزیر اور جمیع حیوانات ماکول اللحم وغیر ماکول اللحم کا سوائے
دم حیض کے پاک ہے نجس چنانچہ مولوی صدیق حسن نے اپنی کتاب روضۃ الندیۃ
مطبوعہ مصر کے صفحہ ۱۲ میں فرمایا فالامر بغسل دم الحیض وحکہ بضلع یفید ثبوت نجاستہ
وان اختلف وجہ تطہیرہ فذلک لا یخرجہ عن کونہ نجسا واما سائر الدماء فالادلۃ فیہا مختلفۃ
مضطربۃ والبراءۃ الاصلیۃ مستصحبۃ حتی یاتی الدلیل الخالص عن المعارضۃ
الراجحۃ او المساویۃ ولو قام الدلیل علی رجوع الضمیر فی قولہ تعالی فانہ رجس
علی جمیع ما تقدم فی الآیۃ الکریمۃ من المیتۃ والدم المسفوح ولحم الخنزیر لکان ذلک

مفیدہ النجاسۃ الدم المسفوح والمیتۃ ولکنہ لم یرد بمعنیہ ذلک بل النزاع کان ما
فی رجوعہ الی الکل او الی الاقرب والظاہر رجوعہ الی الاقرب وہو لحم الخنزیر
انتہی پس بموجب قاعدہ مولوی محمد سعید کے اگر کوئی شخص مذہب مولوی
صدیق حسن کا اختیار کر کے خون سائل جمیع حیوانات ماکول اللحم وغیر ماکول اللحم کا
کپڑے اور برتن وغیرہ پاک کرے اور نماز پڑھے پڑھاوے اور کھاوے
پیوے تو اوسپر کچھ قباحت نہیں ہے ۞

# الاعتراض

یہ مسئلہ خلاف ہے قرآن شریف اور احادیث صحیحہ اور اجماع امت کے
قال اللہ تعالی قل لا اجد فی ما اوحی الی محرما علی طاعم یطعمہ الا ان یکون
میتۃ او دما مسفوحا او لحم خنزیر فانہ رجس وعن اسماء بنت ابی بکر قالت
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اصاب ثوب احدکن الدم من الحیضۃ
فلتقرصہ ثم لتنضحہ بما ثم لتصلی فیہ متفق علیہ وعن عمار بن یاسر قال
اتی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا علی بیر فقال یا عمار ما تصنع
فقلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بابی وامی اغسل ثوبی من
نجاسۃ اصابتہ فقال یا عمار انما یغسل الثوب من خمس من الغائط والبول
والقیء والدم والمنی رواہ الدارقطنی ذکرہ العینی فی شرح الہدایۃ
والشیخ ابن الہمام فی فتح القدیر وجیدہ وقال الامام النووی فی شرح
مسلم فی باب نجاسۃ الدم وفیہ ان الدم نجس وہو باجماع المسلمین انتہی
وقال العینی فی شرح الہدایۃ فی باب الانجاس وفیہ دلالۃ علی نجاسۃ
الدم وہو باجماع المسلمین انتہی

# مسئلہ ہفتم

خمر پاک ہے نجس نہیں چنانچہ مولوی صدیق حسن نے اپنی کتاب روضۃ الندیۃ مطبوعہ مصر کے صفحہ ۱۲ میں فرمایا فان التحریم للشئے لا یدل علی نجاستہ بمطابقۃ ولا تضمن ولا التزام فتحریم الخمر والمیتۃ والدم لا یدل علی نجاستہ ذلک فان قلت اذا کان التصریح بنجاستہ شئے او رجسیتہا او رکسیتہ یدل علی انہ نجس کما قلت فی نجاستہ الروثۃ ولحم الخنزیر فکیف لم تحکم بنجاستہ الخمر لقولہ تعالی انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس قلت لما وقع الخمر ههنا مقترنا بالانصاب والازلام کان ذلک قرینۃ صارفۃ لمعنے الرجسیۃ الی غیر النجاسۃ الشرعیۃ انتہے پس بعقیدہ مولوی محمد سعید کے اگر کوئی شخص مذہب مولوی صدیق حسن کا اختیار کرکے خمر کو پاک سمجھے اور کپڑے اور بدن وغیرہ خمر آلودہ پاک نکرے اور نماز پڑھے پڑھاوے تو اس پر کچھ قباحت نہیں

# الاعتراض

یہ مسئلہ خلاف ہے قرآن شریف اور اتفاق علماء کے قال اللہ تعالے یا ایہا الذین آمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون وقال الشیخ ابن الہمام فی فتح القدیر فی باب الانجاس والتطہیر فالدم والخمر وخرء الدجاج والبط وبول الآدمی وبول ما لا یوکل لحمہ والقئ غلیظ اتفاقا لعدم التعارض والخلاف انتہی ای لعدم خلاف احد من العلماء فی نجاستہ الخمر وغیرہ مما ذکرہ

# مسئلہ ہشتم

جانور حلال الجزاء او ماکول اللحم ہو یا غیر ماکول اللحم پاک ہے نجس یعنے جلد اور گوشت اور رطوبت نیز ماکول اللحم اور غیر ماکول اللحم جیسا کہ کتا اور خنزیر وغیرہ ہے وہ پاک ہے۔ نجس۔ چنانچہ مولوی صدیق حسن نے اپنی کتاب روضۃ الندیہ مطبوعہ مصر کے صفحہ ۱۳ مین فرمایا فالتحریم للشئ لا یدل علی نجاستہ بمطابقہ ولا تضمن ولا التزام فتحریم الخمر والمیتۃ لا یدل علی نجاستہ فذلک انتہے پس موجب قاعدہ مولوی محمد سعید کے اگر کوئی شخص مذہب مولوی صدیق حسن کا اختیار کرکے رطوبات مردار جمیع حیوانات سے کپڑے برتن وغیرہ پاک نکرے اور نماز پڑہے پڑہا دے اور ایسا ہی کہال کتی اور جمیع حیوان مردار مین نماز پڑہے پڑہا وے اور ایسا ہی گوشت کتے اور جمیع حیوان مردار کا لیکر نماز پڑہے پڑہا دے یا پانی قلیل مین پڑجائے تو اوس پانی کو پاک جانے اور نماز پڑہے پڑہا دے تو اوسپر کچھ قباحت نہین ہے

# الاعتراض

یہ مسئلہ خلاف ہے قرآن شریف اور احادیث صحیحہ اور جمہور علما اور ائمہ اربعہ کے قال اللہ تعالی قل لا اجد فیما اوحی الی محرما علی طاعم یطعمہ الا ان یکون میتۃ او دما مسفوحا او لحم الخنزیر فانہ رجس وقال اللہ تعالی ویحل لہم الطیبات ویحرم علیہم الخبائث فالاصل الحاصل من تلک الآیۃ ان التحریم علامۃ الخباثۃ والنجاسۃ الا ان تدل دلیل علی خلافہ عن ابن عباس قال تصدق علی مولاۃ لمیمونۃ بشاۃ ماتت فمر بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ہلا اخذتم اہابہا

۲۱

فدبغتموه فانتفعتم به فقالوا انها ميتة فقال انما حرم اكلها متفق عليه وعن عبد الله ابن عباس قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا دبغ الاهاب فقد طهر رواه مسلم وعن عائشة قالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر ان يستمتع بجلود الميتة اذا دبغت رواه مالك وابو داؤد وقال النووی فی شرح مسلم فی باب طهارة جلود الميتة بالدباغ اختلف العلماء فی دباغ جلود الميتة وطهارتها بالدباغ على سبعة مذاهب احدها مذهب الشافعی انه يطهر بالدباغ جميع جلود الميتة الا الكلب والخنزير والمتولد من احدهما والمذهب الثانی انه لا يطهر شیء من الجلود بالدباغ وهو اشهر الروايتين عن احمد وهو احدى الروايتين عن مالك والمذهب الثالث انه يطهر بالدباغ جلد ماكول اللحم ولا يطهر غيره وهو مذهب الاوزاعی وابن المبارك وابی ثور واسحق بن راهويه والمذهب الرابع انه يطهر جلود جميع الميتات الا الخنزير وهو مذهب ابی حنيفة والمذهب الخامس انه يطهر الجميع الا انه يطهر ظاهره دون باطنه فيستعمل فی اليابسات دون المائعات ويصلى عليه لا فيه وهذا مذهب المالك المشهور والمذهب السادس انه يطهر الجميع والكلب والخنزير ظاهرا وباطنا وهو مذهب داؤد واهل الظاهر والمذهب السابع انه ينتفع بجلود الميتة وان لم يدبغ وهو مذهب الزهری انتہی بکلام النووی مختصرا

## مسئلہ نہم

مسح کرنا پاؤں کا نہ دھونا فرض ہے چنانچہ محمد ابراہیم بن حکیم محمد عبد اللہ ساکن میرٹھ نے اپنے فتاویٰ ابراہیم مطبوعہ مطبع دھرم پرکاش کے صفحہ ۲ میں فرمایا جواب سوال سوم مسح کرنا پاؤں کا فرض ہے کیونکہ فرمایا اللہ جل شانہ

و مسحوا برؤسکم وارجلکم الے الکعبین اور مولوی رفیع الدین اور مولوی عبدالقادر
نے بھی ترجمہ کلام مجید میں عطف ڈالا ہے وامسحوا پر پس جو شخص اسکو غسل
نہ جانیگا وضوء اوسکا باطل ہے انتہے اور تدرے تفصیل رہنمائی کی ہے
طرف اسکی مولوی صدیق حسن صاحب نے اپنی کتاب روضۃ الندیہ
مطبوعہ مصر کے صفحہ ۲ بحث وضوء میں اقول الحق ان دلیل القرآن قد دل
علے جواز الغسل والمسح لثبوت قراۃ النصب والجر ثبوتا لاینکر انتہے۔ پس حسب
قاعدہ محمد سعید کے اگر کوئی صاحب مولوی محمد ابراہیم وغیرہ کا مذہب اختیار
کرکے مسح پاؤں پر کرے اور نہ دھوئی اور نماز پڑھی پڑھادی تو دوسرے کو قباحت نہیں

# الاعتراض

یہ مسئلہ خلاف ہی قرآن شریف اور احادیث صحیحہ اور اہل سنت کے عن عبداللہ
ابن عمرو قال تخلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم عنا فی سفرۃ فادرکنا وقد ارہقنا العصر فجعلنا
نتوضاء ونمسح علے ارجلنا فنادے باعلی صوتہ ویل للاعقاب من النار
مرتین او ثلاثا متفق علیہ وعن عائشۃ قالت یا عبدالرحمن اسبغ الوضوء
فانی سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول ویل للاعقاب من النار
رواہ مسلم وعن ابی ہریرۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم رای رجلا لم یغسل
عقبیہ فقال ویل للاعقاب من النار رواہ مسلم وعن عمر ابن الخطاب ان رجلا
توضأ فترک موضع ظفر علی قدمہ فابصرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ارجع فاحسن
وضوءک فرجع ثم صلے رواہ مسلم وعن حیۃ قال رایت علیا توضا فغسل
کفیہ حتے انقاہما ثم مضمض ثلاثا واستنشق ثلاثا وغسل وجہہ ثلاثا وذراعیہ ثلاثا
ومسح براسہ مرۃ ثم غسل قدمیہ الے الکعبین ثم قام فاخذ فضل طہورہ فشرب

٢٣

وهو قائم ثم قال احببت ان اريكم كيف كان طهور رسول الله صلى الله عليه وسلم
رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده
ان رجلا اتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله كيف الطهور فدعى
بماء في اناء فغسل كفيه ثلاثا ثم غسل ذراعيه ثلاثا ثم مسح برأسه وادخل اصبعيه السباحتين
في اذنيه ومسح بابهاميه على ظاهر اذنيه وبالسباحتين باطن اذنيه ثم غسل
رجليه ثلاثا ثلاثا ثم قال هكذا الوضوء فمن زاد على هذا او نقص فقد تعدى
وظلم رواه ابو داود وقال الامام النووي في شرح مسلم في باب وجوب غسل الرجلين
قوله رسول الله صلى الله عليه وسلم ويل للاعقاب من النار لو كان المسح كافيا لما تواعد
من ترك غسل عقبيه وقد صح حديث عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده
ان رجلا قال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف الطهور فدعا بماء فغسل كفيه
ثلاثا الى ان قال ثم غسل رجليه ثلاثا ثم قال هكذا الوضوء فمن زاد على هذا
او نقص فقد تعدى وظلم وهذا حديث صحيح اخرجه ابو داود وغيره باسانيدهم
الصحيحة انتهى قال الترمذي في صحيحه في باب ما جاء ويل للاعقاب من النار
وفقه هذا الحديث انه لا يجوز المسح على القدمين اذا لم يكن عليهما خفان او جوربان
انتهى وقال البخاري في صحيحه في باب غسل الرجلين ولا يمسح
على القدمين حدثنا موسى قال حدثنا ابو عوانة عن ابي بشر عن يوسف بن
ماهك عن عبد الله بن عمرو قال تخلف النبي صلى الله عليه وسلم عنا في سفرة
فادركنا وقد ارهقنا العصر فجعلنا نتوضأ ونمسح على ارجلنا فنادى باعلى
صوته ويل للاعقاب من النار مرتين او ثلاثا انتهى وقال الامام النووي
في شرح مسلم في باب وجوب غسل الرجلين بكمالهما قوله صلى الله عليه وسلم
ويل للاعقاب من النار اسبغوا الوضوء ومراد مسلم رحمه الله تعالى

بایرادھما الاستدلال بہ علی وجوب غسل الرجلین وان المسح لا یجزی وھذا لفظہ اختلف الناس فیہا علی مذاہب فذھب جمع من الفقہاء من اہل الفتوی فی الاعصار والامصار ان الواجب غسل القدمین مع الکعبین ولا یجزی مسحہما ولم یثبت خلاف ھذا عن احد یعتد بہ فی الاجماع وقالت الشیعۃ الواجب مسحہما وقال محمد بن جریر والجبائی رأس المعتزلۃ یتخیر بین المسح والغسل وقال بعض اہل الظاہر یجب الجمع بین المسح والغسل انتہی **وقال العینی** فی شرح الہدایۃ فی بحث الوضوء اما وظیفۃ الرجلین ففیہا اربعۃ مذاہب **الاول** ہو مذہب الائمۃ الاربعۃ وغیرہم من اہل السنۃ والجماعۃ ان وظیفتہما الغسل ولا یعتد بخلاف من خالف ذلک انتہی ++

## مسئلہ دہم

اموال تجارت میں زکوٰۃ نہیں چنانچہ مولوی صدیق حسن نے اپنی کتاب طریقۂ محمدیہ مطبوعہ کے صفحہ ۸۱ میں فرمایا اور نہیں زکوٰۃ اسکے سوا جواہر اور اموال تجارت اور گھر کرایہ وغیرہ پر انتہی پس موجب قاعدہ مولوی محمد سعید کے اگر کوئی شخص اسپر عمل کری اور زکوٰۃ اموال تجارت کی نہ دیوے تو اوسپر کچھ گناہ نہیں

## الاعتراض

یہ مسئلہ خلاف ہی قرآن شریف اور احادیث صحیحہ اور ائمہ اربعہ اور جمہور اہل علم کی **قال اللہ تعالیٰ** یا ایہا الذین آمنوا انفقوا من طیبات ما کسبتم **وعن** ابی ہریرۃ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر علی الصدقۃ فقیل منع ابن جمیل وخالد بن الولید والعباس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابن جميل الا انه كان فقيرا فاغناه الله ورسوله واما خالد فانكم تظلمون خالدا
قد احتبس ادراعه واعتده في سبيل الله واما العباس فهي علي ومثلها معها
ثم قال يا عمر اما شعرت ان عم الرجل صنو ابيه متفق عليه **وعن** ابي سعيد الخدري
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس فيما دون خمسة اوسق من التمر صدقة وليس
فيما دون خمس اواق من الورق صدقة وليس فيما دون خمس ذود من الابل صدقة
متفق عليه **وعن** سمرة بن جندب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يأمرنا
ان نخرج الصدقة من الذي نعده للبيع رواه ابوداود **وقال الامام** النووي
في شرح مسلم في صدر كتاب الزكوة اجمعوا على وجوب الزكوة في هذه الانواع
واختلفوا في ما سواها كالعروض فالجمهور يوجبون زكوة العروض وداود
يمنعها انتهى **وقال القاضي** في التفسير المظهري يا ايها الذين آمنوا انفقوا
من طيبات ما كسبتم هذه الآية سند الاجماع وحجة الجمهور على داود حيث
قال لا يجب الزكوة الا في الانعام والنقود وعند الجمهور يجب في العروض
والعقار اذا كانت للتجارة عن ابن عمر قال ليس في العروض زكوة الا فيما كان
للتجارة رواه الدارقطني وعن سمرة بن جندب قال كان يامرنا رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان نخرج الزكوة مما نعده للبيع رواه ابوداود والدارقطني
والبزار ثم اختلف العلماء فيما اذا لم يبع عروض التجارة سنين فقال مالك لا يجب
عليه شيء وان طال زمانه فاذا باعه فليس عليه الا زكوة واحدة وقال الائمة
الثلاثة يجب عليه زكوة كل سنة وان لم يبع لعموم قوله عليه السلام ان نخرج
الزكوة مما نعده للبيع انتهى **وقال الترمذي** في صحيحه والعمل عليه عند اهل العلم
انه ليس في الخيل السائمة صدقة ولا في الرقيق اذا كانوا للخدمة صدقة
الا ان يكونوا للتجارة فاذا كانوا للتجارة ففي اثمانهم زكوة اذا حال عليه الحول انتهى

# مسئلہ یازدہم

تین طلاق ایک کلمہ سے یا متعدد کلمہ سے ایک طہر مین یا تین طہر مین بغیر رجوع کے ان سب صورتون مین ایک طلاق رجعی ہے خواہ مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ چنانچہ مولوی صدیق حسن نے اپنی کتاب طریقۂ محمدیہ ترجمہ دررہیہ مطبوعہ مہر شدہ مولوی نذیر حسین صاحب کے صفحہ ۹ مین فرمایا اور واقع ہونے مین اس طلاق کے اور زیادہ ایک پر بدون رجعت کے خلاف ہے اور راجح ترعدم وقوع ہی انتہی اور فرمایا مولوی صدیق حسن نے اپنی کتاب روضۃ الندیہ شرح دررہیہ مطبوعہ مصر کے صفحہ ۲۱۲ مین دفی وقوع مافوق الواحدۃ من دون تخلل الرجعۃ خلاف والراجح عدم الوقوع قال الماتن اختلف اہل العلم فیہا علی اربعۃ اقوال الاول وقوع جمیعہا وہو مذہب الائمۃ وجمہور العلماء والثانی عدم الوقوع مطلقا الا واحدۃ لا غیر فقیہا وہو مذہب الرافضۃ وجمیع الامامیۃ من اہل البیت الباقر والصادق والناصر وبعض اہل الظاہر والثالث وقوع الثلاث ان کانت المطلقۃ مدخولۃ وواحدۃ ان لم تکن کذلک وہو مذہب جماعۃ من اصحاب ابن عباس والرابع انہ یقع واحدۃ رجعیۃ من غیر فرق بین المدخول بہا وغیرہا وہذا مذہب ابن عباس علی الاصح وابن اسحٰق وعطاء وعکرمۃ واکثر اہل البیت وہذا اصح انتہی پس بموجب قاعدہ مولوی محمد سعید کے اگر کوئی شخص اسپر عمل کرے کہ اپنی بیوی کو خواہ مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ تین طلاق دے خواہ ایک کلمہ سے یا متعدد سے ایک طہر مین یا دو مین یا تین مین اور بیچمین رجوع نکرے ان سب صورتون مین ان تین طلاق کو ایک رجعی قرار دیکر اوس بیوی سے جماع کرتا رہے تو اوسپر کچھ قباحت نہین ❊

# الاعتراض

یہ مسئلہ خلاف ہے قرآن شریف اور احادیث نبویہ اور ائمہ اربعہ اور جماہیر علمأ سلف اور خلف اور اجماع صحابہ اور اجماع تابعین رضی اللہ عنہم کے

# بیان ادلۃ القرآن

قال اللہ تعالی الطلاق مرتان فامساک بمعروف او تسریح باحسان الی قولہ تعالی فان طلقہا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ فالآیۃ نص فی وقوع طلاق الثلث فیما طلقت المدخولۃ ثلث مرات ولو فی طہر واحد او اطہار ولولا بدون تخلل الرجعۃ لان الآیۃ مطلقۃ غیر مقیدۃ بذلک وقال اللہ تعالی یا ایہا الذین آمنوا اذا نکحتم المؤمنات ثم طلقتموہن من قبل ان تمسوہن فما لکم علیہن من عدۃ تعتدونہا فالآیۃ بعمومہا نص فی بینونۃ البکر عند الطلاق وسواء کان کان الطلاق واحدۃ او متعددۃ بکلمۃ واحدۃ لعدم العدۃ علیہا بنص ہذہ الآیۃ فقد ثبت ان قولہم وفی وقوع ما فوق الواحدۃ من دون تخلل الرجعۃ خلاف والراجح عدم الوقوع انتہی وقولہم والقول الرابع انہ تقع واحدۃ رجعیۃ من غیر فرق بین المدخول بہا وغیرہا وہذا اصح الاقوال انتہی خلاف نص القرآن ؏

# بیان ادلۃ الاحادیث

عن سہل بن سعد الساعدی قال ان عویمر العجلانی قال یا رسول اللہ ارایت رجلا وجد مع امراتہ رجلا ایقتلہ فیقتلونہ ام کیف یفعل فقال رسول اللہ

٢٩

صلى الله عليه وسلم انزل الله فيك وفي صاحبتك فاذهب فائت بها قال
سهل فتلاعنا في المسجد وانا مع الناس عند رسول الله صلى الله عليه وسلم
فلما فرغا قال عويمر كذبت عليها يا رسول الله ان امسكتها فطلقها ثلاثا متفق عليه
فذلك الحديث يدل على وقوع طلاق الثلاث في طهر واحد وبكلمة واحدة
لانه لو كان ذلك لغوا وغير واقع لمنعه عليه السلام ولم يسكت فدل تقريره عليه السلام على
وقوع طلاق الثلث في طهر واحد ولو بكلمة واحدة وعن عائشة رض قالت
ان رفاعة القرظي طلق امراته فبت طلاقها فتزوجها بعده عبد الرحمن بن الزبير
فجاءت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله انها كانت عند رفاعة
القرظي فطلقها آخر ثلاث تطليقات فتزوجها بعده عبد الرحمن بن الزبير
وانه ما معه الا مثل هذه الهدبة فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
لعلك تريدين ان ترجعي الى رفاعة لا حتى تذوقي عسيلته ويذوق عسيلتك متفق عليه
فذلك الحديث يدل على وقوع طلاق الثلث سواء كان في طهر واحد او متعدد ولو
بدون تخلل الرجعة لانه عليه السلام حكم بالتحليل من غير سؤال عن قيد فلو كان قيد
لوجب عدم الوقوع لساله وعن عائشة رض قالت طلق رجل امراته ثلاثا فتزوجها
رجل ثم طلقها قبل ان يدخل بها فاراد زوجها الاول ان يتزوجها فسئل رسول الله
صلى الله عليه وسلم عن ذلك فقال لا حتى يذوق الآخر عسيلتها ما ذاق
الاول متفق عليه ذكر البخاري هذه الاحاديث الثلاثة في صحيحه في باب من اجاز
طلاق الثلاث لقوله تعالى الطلاق مرتان الآية فذلك الحديث يدل
على وقوع طلاق الثلث سواء كان بكلمة واحدة او متعددة في طهر واحد او
متعدد ولو بدون تخلل الرجعة لانه عليه السلام حكم بالتحليل من غير سؤال عن قيد
فلو كان قيد لوجب عدم الوقوع لساله ؛؛

وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طلاق الامة
تطليقتان وعدتها حيضتان رواه الترمذي وابوداود وابن ماجه والدارمي
فذلك الحديث يدل على وقوع طلاق الثلث ولو كان بكلمة واحدة او متعددة
في طهر واحد او متعدد ولو بدون ان تخلل الرجعة لان الحديث مطلق غير مقيد
فلو كان فيه من القيود المذكورة يوجب عدم الوقوع لبينه عليه السلام وعن
نافع قال كان ابن عمر اذا سئل عمن طلق ثلاثا قال لو طلقت مرة او مرتين فان النبي
صلى الله عليه وسلم امرني بهذا فان طلقتها ثلاثا فقد حرمت عليك حتى تنكح
زوجا غيرك وعصيت الله تعالى فيما امرك من طلاق امرأتك متفق عليه الا قوله
وعصيت الله وما بعده فانه لمسلم وحده فذلك الحديث صريح في وقوع طلاق ثلث
بكلمة واحدة او متعددة في طهر واحد او متعدد ولو بدون ان تخلل الرجعة لانه عليه السلام
حكم بالتحليل من غير سؤال عن قيد فلو كان قيد يوجب عدم الوقوع لسأله
وعن نافع عن عبد الله انه طلق امرأته وهي حائض تطليقة واحدة فامره
رسول الله صلى الله عليه ان يراجعها متفق عليه وعن سالم بن عبد الله قال
قال ابن عمر فراجعتها وحسبت لها التطليقة التي طلقتها رواه مسلم وعن ابن
سيرين قلت لابن عمر فاعتددت بتلك التطليقة التي طلقت وهي حائض قال
ما لي لا اعتد بها رواه مسلم وعن سعيد بن جبير عن ابن عمر قال حسبت علي بتطليقة رواه البخاري
وعن عبد الله بن عمر انه طلق امرأة وهي حائض فذكر عمر لرسول الله
صلى الله عليه وسلم فتغيظ فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال ليراجعها
الحديث متفق عليه فذلك الحديث مع هذه الروايات يدل على وقوع الطلاق
في الحيض بالاجماع مع انه غير مأذون له لانه عليه السلام امره بالمراجعة فلو لم يقع لم يأمره
بالرجعة قال الامام النووي في شرح مسلم في صدر كتاب الطلاق

اجمعت الامة علی تحریم طلاق الحائض الحائل بغیر رضاها فلو طلقها
اثم ووقع طلاقه ویؤمر بالرجعة لحدیث ابن عمر المذکور فی الباب وشذ بعض
اہل الظاہر فقال لا یقع طلاقه لانه غیر ماذون له فیه والصواب الاول وبه قال العلماء
کافة ودلیلهم امره براجعتها ولو لم یقع لم یکن رجعته انتهی فاذا ثبت بالحدیث
والاجماع وقوع طلاق الحائض مع ان الایقاع ذلک غیر ماذون له فقد ثبت
وقوع طلاق الثلث سواء کان بکلمة واحدة او متعددة فی طهر واحد او
متعدد بدون تخلل الرجعة ماحصله ان طلاق الثلث واقع وان کان ایقاعه
غیر ماذون له کما وقع طلاق الحیض وان کان ایقاعه غیر ماذون له وتوضیح ذلک
ان ایقاع طلاق الحیض وایقاع طلاق الثلث بکلمة واحدة کل ذلک
ممنوع لکن الطلاق المذکور واقع کما ان ایقاع الصلوة فی الارض المغصوبة
ممنوع لکن الصلوة وقعت اداء عن ابن عمر قال سئل النبی صلی الله
علیه وسلم عن رجل طلق امراته ثلثا فتزوجها الرجل فیغلق الباب ویرخی الستر
ثم طلقها قبل ان یدخل بها اتحل للاول فقال لا تحل للاول حتی یجامعها الآخر
رواه النسائی فذلک الحدیث یدل علی وقوع طلاق الثلث ولو کان
بکلمة واحدة او متعددة فی طهر واحد او متعدد ولو بدون تخلل الرجعة
لانه علیه السلام حکم بالتحلیل من غیر سوال عن قید فلو کان قید
عدم الوقوع یوجب لساله وعن عبد الله بن عمر قال قلت یا رسول الله
رأیت لو طلقها ایحل لی ان اراجعها فقال کانت تبین منک وکانت
معصیة رواه الدارقطنی فی سننه وابی بکر ابن ابی شیبة فی مصنفه
والطبرانی فی معجمه ذکره فی فتح القدیر فذلک الحدیث یدل علی وقوع طلاق
الثلث ولو کان بکلمة واحدة او متعددة فی طهر واحد او متعدد ولو بدون

تحل الرجعة لانه عليه السلام حكم عليه بالمعصية والابانة عن غير سوال من قيد
فلو كان قيد يوجب عدم الوقوع لسأله وعن عبادة بن الصامت
ان اباه طلق امرأة الف تطليقة فانطلق عبادة الى رسول الله صلى الله عليه
وسلم فسأله فقال بانت بثلاث تطليقات في معصية الله رواه عبد الرزاق
ذكره في فتح القدير والتفسير المظهري فذلك الحديث صريح في وقوع
طلاق الثلث بكلمة واحدة وعن فاطمة بنت قيس تقول ارسل
الي زوجي ابو عمرو بطلاقي ارسل معه بخمسة اصع تمر وخمسة اصع
شعير فقلت ما لي نفقة الا هذا ولا اعتد في منزلكم قال
لا فشددت على ثيابي واتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كم
طلقك قلت ثلثا قال صدق رواه مسلم وفي رواية عن فاطمة بنت قيس
قالت انها كانت تحت ابي عمرو فطلقها آخر ثلث تطليقات الحديث
رواه مسلم فذلك الحديث يدل على وقوع طلاق الثلث ولو كان في طهر
واحد او متعدد ولو بدون تحلل الرجعة لانه عليه السلام حكم عليه بوقوع الثلث
من غير سوال عن قيد فلو كان قيد يوجب عدم الوقوع لسأله وعن
ركانة قال اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله اني
طلقت امرأتي البتة فقال ما اردت بها فقلت واحدة
قال والله قال والله قال فهو ما اردت رواه الترمذي وابو داود وابن ماجه
فذلك الحديث يدل على وقوع طلاق الثلث بكلمة واحدة لان لفظ
البتة كلمة واحدة محتملة للواحدة والثلاث والمراد متعين عند النية
فسأله صلى الله عليه وسلم عنها فاجاب بالوحدة فحكم عليه بالواحدة
فلو لم يقع طلاق الثلث بكلمة واحدة لم يسأله عن النية فقد ثبت

فقد ثبت بما ذكران الاحاديث الصحيحة المذكورة تدل على وقوع طلاق الثلث ولو كان بكلمة واحدة او متعددة فى طهر واحد او متعدد ولو بدون تخلل الرجعة فكان قولهم فى وقوع ما فوق الواحدة من دون تخلل الرجعة خلاف الراجح عدم الوقوع انتهى وقولهم والقول الرابع انه يقع به واحدة رجعية من غير فرق بين المدخول بها وغيرها وهذا اصح الاقوال انتهى خلاف الاحاديث الصحيحة كما انه خلاف نص القرآن الشريف

## بيان مذاهب اجلة الصحابة واكابرهم رضى الله تعالى عنهم

عن محمد بن اياس قال طلق رجل امرأته ثلاثا قبل ان يدخل بها ثم بدا له ان ينكحها فجاء يستفتي فذهبت معه اسأل له فسأل عبد الله بن عباس وابا هريرة عن ذلك فقالا لا نرى ان تنكحها حتى تنكح زوجا غيرك قال فانما كان طلاقي اياها واحدة قال ابن عباس ارسلت من يدك ما كان لك من فضل رواه الامام مالك فى موطاه والامام محمد فى موطاه والامام الطحاوى فى معانى الآثار باسناد صحيح وعن محمد بن اياس ان ابن عباس وابا هريرة وعبد الله بن عمرو بن العاص سئلوا عن البكر يطلقها زوجها ثلثا فكلهم قال لا تحل له حتى تنكح زوجا غيره رواه ابو داؤد باسناد صحيح وقال الامام مالك فى موطا بلغه ان رجلا قال لابن عباس انى طلقت امرأتى مائة تطليقة فماذا ترى علي فقال ابن عباس طلقت منك بثلاث وسبع وتسعون اتخذت بها آيات الله هزوا انتهى رواه عبد الرزاق وابو بكر بن ابى شيبة والامام الطحاوى فى معانى الآثار باسناد صحيح وعن عطاء عن ابن عباس قال اتاه رجل فقال انى طلقت

۳۳

امرأتي ثلثا قال اذهب احدكم فيتلطخ بالنتن ثم يأتينا اذهب فقد عصيت ربك وقد حرمت عليك امرأتك لا تحل لك حتى تنكح زوجا غيرك رواه الامام محمد في كتاب الآثار باسناد صحيح وعنه مجاهد قال كنت عند ابن عباس فجاء رجل فقال انه طلق امرأته ثلاثا فسكت حتى ظننت انه رادها اليه ثم قال ينطلق احدكم فيركب الحموقة ثم يقول يا ابن عباس يا ابن عباس فلا اجد لك مخرجا عصيت ربك وبانت منك امرأتك رواه ابو داود باسناد صحيح كما في الزرقاني شرح موطا الامام مالك وعنه ابي سلمة عن ابن عباس وابي هريرة انهما قالا في رجل طلق البكر ثلثا لا تحل له حتى تنكح زوجا غيره رواه الطحاوي في معاني الآثار باسناد صحيح وعنه عطاء بن يسار قال جاء رجل يسأل عبد الله بن عمرو بن العاص عن رجل طلق امرأته ثلثا قبل ان يمسها قال عطاء فقلت انما طلاق البكر واحدة فقال عبد الله بن عمرو بن العاص انما انت قاص الواحدة تبينها والثلاث تحرمها حتى تنكح زوجا غيره رواه الامام مالك في الموطا والامام الطحاوي في معاني الآثار باسناد صحيح وعنه شقيق عن عبد الله بن مسعود قال في رجل طلق البكر ثلثا انها لا تحل له حتى تنكح زوجا غيره رواه الطحاوي في معاني الآثار باسناد صحيح وعنه علقمة عن عبد الله انه سئل عن رجل طلق امرأته مائة تطليقة قال ثلث تبينها منك وسائرها عدوان رواه الطحاوي في معاني الآثار باسناد صحيح وعنه نافع ان عبد الله بن عمر كان يقول في الخلية والبرية انها ثلث تطليقات كل واحد منها رواه الامام مالك في الموطا باسناد صحيح وعنه نافع قال كان ابن عمر اذا سئل عمن طلق ثلثا قال لو طلقت مرة او مرتين فان النبي صلى الله عليه وسلم امرني بهذا فان طلقتها ثلثا فقد حرمت عليك حتى تنكح زوجا غيرك وعصيت الله فيما امرك من طلاق امرأتك

۳۴

متفق عليها الاولى وعصيت الله فيما بعده فانه لم يسلم وحده وعن محمد بن ابراهيم ان نفيعا مكاتبا لام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم استفتى زيد بن ثابت فقال اني طلقت امرأة حرة تطليقتين فقال زيد بن ثابت حرمت عليك رواه الامام مالك في الموطا باسناد صحيح وعن ابي عبد الرحمن عن زيد بن ثابت انه كان يقول في الرجل يطلق الامة ثلثا ثم يشتريها انها لا تحل له حتى تنكح زوجا غيره رواه الامام مالك في الموطا باسناد صحيح وعن قاسم عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها سئلت عن رجل طلق امرأته البتة فتزوجها رجل آخر فطلقها قبل ان يمسها هل يصلح لزوجها الاول ان يتزوجها قالت عائشة لا حتى يذوق عسيلتها رواه الامام مالك في الموطا باسناد صحيح وعن انس بن مالك قال في الرجل يطلق البكر ثلثا انها لا تحل له حتى تنكح زوجا غيره رواه الامام الطحاوي في معاني الآثار باسناد صحيح وعن معاوية بن ابي يحيى قال جاء رجل الى عثمان بن عفان فقال طلقت امرأتي الفا فقال بانت منك بثلث رواه وكيع ذكره في فتح القدير والتفسير المظهري وعن سعيد بن المسيب ان نفيعا مكاتبا كان لام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم طلق امرأة حرة تطليقتين فاستفتى عثمان بن عفان فقال حرمت عليك رواه الامام مالك في الموطا باسناد صحيح وعن سليمان بن يسار ان نفيعا مكاتبا لام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم كانت تحته امرأة حرة فطلقها اثنتين ثم اراد ان يراجعها فامره ازواج النبي صلى الله عليه وسلم ان يأتي عثمان بن عفان فيسأله عن ذلك فلقيه عند الدرج آخذا بيد زيد بن ثابت فسألهما فابتدراه جميعا فقالا حرمت عليك رواه الامام مالك باسناد صحيح قال الامام ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم ان عروة بن المغيرة ارسل الى شريح يسأله عن رجل يقول

٣٥

اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عمرو

امرأته انت طالق البتة فقال شريح قال علي بن ابي طالب هي ثلث الحديث
رواه في مسنده والامام محمد في كتاب الآثار باسناد صحيح وقال الامام
مالك في الموطا انه بلغه ان علي بن ابي طالب كان يقول في الرجل يقول لامرأته انت
علي حرام انها ثلث تطليقات قال مالك وذلك احسن ما سمعت في ذلك انتهى فهؤلاء
اجلة الصحابة واكابرهم عمر بن الخطاب وعثمان بن عفان وعلي ابن ابي طالب
وعبد الله بن عباس وعبد الله بن عمر وعبد الله بن مسعود وعبد الله بن عمرو بن العاص
وعائشة وزيد بن ثابت وابو هريرة رضي الله تعالى عنهم كانوا يفتون
بوقوع طلاق الثلث ولو بكلمة واحدة او متعددة في طهر واحد او متعددة ولو
بدون تخلل الرجعة فكان الشيخ توهم وفي وقوع ما فوق الواحدة من دون تخلل الرجعة
خلاف والراجح عدم الوقوع وتوهم القول الرابع انه يقع به واحدة رجعية
من غير فرق بين المدخول بها وغيرها وهذا اصح الاقوال انتهى خلاف مذهب اجلة الصحابة
واكابرهم رضي الله عنهم انتهى

## بيان مذاهب اجلة التابعين واكابرهم رضي الله تعالى عنهم

قال الامام محمد اخبرنا ابو حنيفة رح عن حماد عن ابراهيم قال اذا طلق الرجل امرأته
ثلثا قبل ان يدخل بها جميعا بانت منه جميعا وكانت عليه حراما حتى تنكح زوجا
غيره واذا فرق بانت بالاولى قال محمد وبهذا ناخذ وهو قول ابي حنيفة رواه
في كتاب الآثار باسناد صحيح وقال الامام محمد اخبرنا ابو حنيفة
عن حماد عن ابراهيم ان عروة بن المغيرة ارسل الى شريح يسأله عن رجل
يقول لامرأته انت طالق البتة فقال قال علي بن ابي طالب هي ثلث وكان

٣٦

عمر يجعلها واحدة وهو املك برجعتها فقال عروة فما تقول انت فقال شريح اخبرتك
بانا لا فقال عروة عزمت عليك الا قلت فيها قال شريح اراه قد خرج من الطلاق وقوله
البتة بدعة فينبه عند بدعته فان اراد ثلثا فثلث وان اراد واحدة فواحدة بائنة
رواه ابو حنيفة في مسنده والامام محمد في كتاب الآثار باسناد صحيح وقال
ابو حنيفة عن الهيثم عن عامر الشعبي ان رجلا اتى شريحا فقال له اني طلقت امرأتي
عدد النجوم فقال يكفيك من ذلك ثلث رواه في مسنده باسناد حسن
لان الهيثم بن حبيب صدوق كما في التقريب وعن حماد بن زيد قال
قلت لايوب هل علمت احدا قال في امرك بيدك انها ثلث الا الحسن
قال لا الا الحسن رواه الترمذي وابو داود والنسائي باسناد صحيح وعن
قتادة عن الحسن في امرك بيدك قال ثلث رواه ابو داود باسناد صحيح وقال البخاري
في صحيحه في باب الطلاق في الاغلاق قال قتادة اذا قال اذا حملت فانت طالق ثلثا
يغشاها عند كل طهر مرة فان استبان حملها فقد بانت انتهى وقال الامام
مالك في الموطا انه سمع ابن شهاب يقول في الرجل يقول لامرأته برئت
مني وبرئت منك انها ثلث تطليقات بمنزلة البتة انتهى وقال الامام
مالك في الموطا انه بلغه ان القاسم بن محمد سئل عن رجل طلق امرأته البتة ثم تزوجها
بعده رجل آخر فمات عنها قبل ان يمسها هل يحل لزوجها الاول ان يراجعها فقال
القاسم بن محمد لا يحل لزوجها الاول ان يراجعها انتهى وقال الامام مالك
في الموطا انه بلغه عن سعيد بن المسيب وسليمان بن يسار سئلا عن رجل زوج
عبدا له جارية له فطلقها العبد البتة ثم وهبها سيده له هل تحل له بملك اليمين فقالا لا
حتى تنكح زوجا غيره انتهى وقال الامام مالك في الموطا عن ابن شهاب ان
مروان بن الحكم كان يقضي في الذي يطلق امرأته البتة انها ثلث تطليقات

فقال مالک ہذا احسن ما سمعت فی ذلک انتہی و قال الامام مالک عن ابی بکر
بن حزم ان عمر بن عبد العزیز قال یقول الناس فی البتۃ قال ابو بکر فقلت له
کان ابان بن عثمان یجعلہا واحدۃ فقال عمر بن عبد العزیز لو کان الطلاق
الفا ما ابقت البتۃ منہ شیئا من قال البتۃ فقد رمی الغایۃ القصوی رواہ
فی الموطا باسناد صحیح قال الزرقانی فی شرح الموطا فقال عمر بن عبد العزیز
لو کان الطلاق الفا ما ابقت البتۃ منہ شیئا من قال البتۃ فقد رمی الغایۃ القصوی
فلا تحل له حتی تنکح زوجا غیرہ انتہی فہولاء اجلۃ التابعین و اکابرہم ابراہیم النخعی
والقاضی شریح والحسن البصری وقتادۃ ومروان بن الحکم الاموی
وعمر بن عبد العزیز وابن شہاب الزہری وسعید بن المسیب والقاسم
بن محمد وسلیمان بن یسار رضی اللہ تعالی عنہم کانوا یفتون بوقوع
طلاق الثلث ولو بکلمۃ واحدۃ او متعددۃ فی طہر واحد او
متعددۃ ولو بدون تخلل الرجعۃ فکانت قولہم وفی وقوع ما فوق الواحدۃ
من دون تخلل الرجعۃ خلاف والراجح عدم الوقوع وقولہم القول الرابع
انہ یقع بہ واحدۃ رجعیۃ من غیر فرق بین المدخولۃ وغیرہا وہذا اصح الاقوال
انتہی خلاف اجلۃ التابعین و اکابرہم رضی اللہ عنہم

## بیان مذہب الائمۃ الاربعۃ وجمہور السلف والخلف رضی اللہ عنہم

قال الامام محمد اخبرنا ابو حنیفۃ عن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حسین
عن عمرو بن دینار عن عطاء عن ابن عباس قال رجل فقال انی طلقت
امراتی ثلثا قال یذہب احدکم فیتلطخ بالنتن ثم یاتینا اذہب فقد
عصیت ربک وحرمت علیک امراتک لا تحل لک حتی تنکح زوجا غیرک

قال محمد وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة وقول العامة لا اختلاف فيه انتهى وقال الامام الطحاوي في معاني الآثار في كتاب الطلاق فذهب قوم الى ان الرجل اذا طلق امرأته ثلاثا معا فقد وقعت عليها واحدة ... وخالفهم في ذلك آخرون ... وهو قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمة الله تعالى عليهم انتهى وقال الامام النووي في شرح مسلم في باب طلاق الثلاث وقد اختلف العلماء فيمن قال لامرأته انت طالق ثلاثا فقال الشافعي ومالك وابو حنيفة واحمد وجماهير العلماء من السلف والخلف يقع الثلاث فقال طاؤس وبعض اهل الظاهر لا يقع بذلك الا واحدة وهو رواية عن الحجاج بن ارطاة والمشهور عنه انه لا يقع به شيء وهو قول ابن مقاتل ورواية عن محمد بن اسحق انتهى وقال الشيخ ابن الهمام في فتح القدير قوله وطلاق البدعة وهو ان يطلقها ثلاثا بكلمة واحدة او ثلاثا متفرقة في طهر واحد او ثنتين كذلك او واحدة في الحيض او في طهر قد جامعها فيه او جامعها في الحيض الذي يليه هو فاذا فعل ذلك وقع الطلاق وكان عاصيا وفي كل من وقوعه وعدده وكونه معصية خلاف فعند الامامية لا يقع بلفظ الثلاث ولا في حالة الحيض وقال قوم يقع به واحدة وبه قال محمد بن اسحق ونقل ذلك عن طاؤس وعكرمة وذهب جمهور الصحابة والتابعين ومن بعدهم من ائمة المسلمين الى انه يقع الثلاث انتهى وقال الزرقاني في شرح موطأ الامام مالك في صدر كتاب الطلاق والجمهور على وقوع طلاق الثلث بل حكى ابن عبد البر الاجماع قائلا بان خلافه شاذ لا يلتفت اليه انتهى وقال العلامة العيني في عمدة القاري شرح البخاري في باب من اجاز طلاق الثلاث فذهب طاؤس ومحمد بن اسحق والحجاج بن ارطاة وابن مقاتل والظاهرية الى ان الرجل اذا طلق

٣٩

امرأته ثلثا معا فقد وقعت عليها واحدة و قيل لا يقع به شيء وذهب جماهير العلماء
من التابعين ومن بعدهم منهم النخعي والثوري وابو حنيفة ومالك والشافعي
واحمد وآخرون كثيرون الى ان من طلق امرأته ثلثا وقعن عليها لكنه يأثم وقالوا
من خالف فيه فهو شاذ مخالف لاهل السنة وانما تعلق به اهل البدعة
ومن لا يلتفت اليه لشذوذه عن الجماعة انتهى **وقال** العلامة العينى فى
شرح الهداية فى فصل الطلاق قبل الدخول اذا طلق الرجل امرأته قبل الدخول
بها ثلثا وقعن عليها عند عامة العلماء وهو مذهب عمر وعلى وابن عباس وابى هريرة
وعبد الله بن عمرو بن العاص وعبد الله بن مسعود وانس بن مالك رضى الله
تعالى عنهم وبه قال سعيد بن المسيب ومحمد بن سيرين وعكرمة وابراهيم وعامر الشعبى
وسعيد بن جبير والحكم وابن ابى ليلى والاوزاعى وسفيان الثورى وابن المنذر
وذكر ابو بكر بن ابى شيبة انه قول عائشة وام سلمة وخالد بن عمر ومكحول
وحميد بن عبد الرحمن وكان طاؤس وابو الشعثاء وعمرو بن دينار يقولون من طلق البكر
ثلثا فهى واحدة وفى مصنف ابى بكر بن ابى شيبة عن جابر وطاؤس وعطاء
ان الرجل اذا طلق امرأته ثلثا قبل الدخول بها فهى واحدة انتهى وابو الشعثاء هو
جابر بن زيد انتهى فقد علم مما ذكران من طلق امرأته ثلثا ولو بكلمة واحدة او متعددة
فى طهر واحد او متعدد ولو بدون تخلل الرجعة وقعن عليها عند الائمة
الاربعة وجماهير علماء السلف والخلف من الصحابة والتابعين ومن بعدهم من تبع
التابعين وغيرهم رضى الله تعالى عنهم فقد ثبت مما ذكران قولهم وفى
وقوع ما فوق الواحدة من دون تخلل الرجعة خلاف والراجح عدم الوقوع
انتهى وقولهم والقول الرابع انه يقع به واحدة رجعية من غير فرق بين
المدخول بها وغيرها وهذا اصح الاقوال انتهى خلاف الائمة الاربعة

وجماہیر علماء السلف والخلف من الصحابة والتابعین ومن بعدہم من تبع تابعین
زمرہم رضی اللہ تعالی عنہم

## اجماع الصحابة علی وقوع طلاق الثلث ممن طلقت ثلثا ولو بکلمة واحدة او متعددة فی طہر واحد او اطہار بدون الرجعة

بیان اجماع الصحابة انہ قال الامام مالک رح فی الموطا روایۃ بلغہ ان رجلا جاء الی عبد اللہ بن مسعود فقال انی طلقت امرأتی مائة تطلیقة فقال ابن مسعود ماذا قیل لک قال قیل لی انہا بانت منی فقال ابن مسعود صدقوا ہو کما یقولون انتہی ورواہ ابو بکر بن ابی شیبة عن علقمة عن عبد اللہ بن مسعود مثلہ کما فی الزرقانی فذلک الحدیث یدل علی وقوع طلاق الثلث بکلمة واحدة باجماع الصحابة قال الشیخ ابن الہمام فی فتح القدیر بعد ایراد ذلک الحدیث ظاہرہ الاجماع علی ہذا الجواب انتہی ولانہ قد شاع وذاع الاستفتاء عن طلاق الثلث ولو بکلمة واحدة او متعددة فی طہر واحد او متعدد ولو بدون تخلل الرجعة سوالا وافتاء بوقوعہا بین اجلة الصحابة واکابرہم بالروایات الصحیحة المرویة عنہم من غیر انکار احد منہم فکان ذلک اجماعہم علی وقوع طلاق الثلث ولو بکلمة واحدة او متعددة فی طہر واحد او متعدد ولو بدون تخلل الرجعة قال القاضی فی التفسیر المظہری فی تفسیر آیة الطلاق مرتان اجمعوا علی ان من قال لامرأتہ انت طالق ثلاثا تقع ثلاثا بالاجماع انتہی

## السوال ؛؛

فلو قیل کیف ثبت اجماع الصحابة علی وقوع طلاق الثلث فیمن طلقت ثلاثا مع انہ روی عن ابن عباس انہ اذا قال انت طالق ثلاثا بفم واحد فہی واحدة رواہ ابو داؤد تعلیقا کذا حکی عن علی بن ابی طالب وابن مسعود ان طلاق الثلث واحدة ؛؛

# الجواب

والجواب ان ذلك المروي ليس بحجة لانه منقطع قال ابو داود في سننه وروي حماد بن زيد عن ايوب عن عكرمة عن ابن عباس اذا قال انت طالق ثلثا بفم واحد فهي واحدة انتهى وحماد بن زيد ليس بشيخ ابي داؤد فكان ذلك المروي منقطعا فلا يكون حجة ولانه جعله اسمعيل قول عكرمة لا قول ابن عباس قال ابو داود في سننه ورواه اسمعيل بن ابراهيم عن ايوب عن عكرمة هذا قوله لم يذكر ابن عباس وجعله قول عكرمة انتهى واسمعيل بن ابراهيم البصري ليس بدون حماد بن زيد البصري في الحفظ والضبط فرجح رواية اسمعيل على رواية حماد بان ابن عباس كان يفتي بخلافه كما مر فلا يكون ذلك المروي مناقض الاجماع وما حكي عن علي ابن ابي طالب ان طلاق الثلث واحدة فهو قول بلا سند فلا يكون حجة ولان علي ابن ابي طالب كان يفتي بخلافه فكان المفتي به مذهبه فلا يكون ذلك المحكي مناقض الاجماع وما حكي عن ابن مسعود ان طلاق الثلث واحدة فهو قول بلا سند فلا يكون حجة ولان ابن مسعود كان يفتي بخلافه فكان المفتي به مذهبه فلا يكون ذلك المحكي مناقض الاجماع فكان قولهم في وقوع ما فوق الواحدة من دون تخلل الرجعة خلاف والراجح عدم الوقوع انتهى وقولهم القول الرابع انه تقع واحدة رجعية من غير فرق بين المدخول بها وغيرها وهذا اصح الاقوال انتهى فخلاف اجماع الصحابة رضي الله عنهم

## اجماع التابعين على وقوع طلاق الثلث فيما طلقت المدخول بها ثلثا ولو بكلمة واحدة او متعددة في طهر واحد او متعدد ولو بدون حجة والر

بیان اجماع التابعين انه قد شاع وذاع الاستفتاء عما طلقت المدخولة ثلثا ولو بكلمة واحدة او متعددة في طهر واحد او متعدد ولو بدون تخلل الرجعة والافتاء بوقوعها بين اجلة التابعين واكابرهم من غير انكار احد منهم فكان ذلك اجماعهم على وقوع طلاق الثلث ولو بكلمة واحدة او متعددة في طهر واحد او متعدد ولو بدون تخلل الرجعة فكان قولهم ونفي وقوع ما فوق الواحدة من دون تخلل الرجعة خلاف والراجح عدم الوقوع قولهم الرابع انه تقع واحدة رجعية من غير فرق بين المدخول بها وغير المدخول بها وهذا اصح الاقوال انه خلاف اجماع التابعين رضي الله عنهم

## السؤال

فلو قيل كيف ثبت اجماع التابعين على وقوع طلاق الثلث فيما طلقت المدخولة ثلثا ولو بكلمة واحدة مع انه ذكر في الكتب عن طاؤس بن كيسان وعطاء بن يسار وعمرو بن دينار وابي الشعثاء جابر بن زيد وعكرمة ان طلاق الثلث واحدة

## الجواب

فالجواب انهم قالوا ذلك في البكر الغير المدخول بها لان قولهم المصرح انهم قالوا اذا طلق رجل امرأته ثلثا قبل الدخول بها فهي واحدة ولا دلالة عليه دليلهم بالبينونة قال العيني في شرح الهداية وكان طاؤس وابو الشعثاء وعمرو بن دينار يقولون من طلق البكر ثلثا فهي واحدة وفي مصنف ابي بكر بن ابي شيبة عن جابر بن زيد وطاؤس وعطاء انهم قالوا اذا طلق الرجل امرأته ثلثا قبل الدخول بها فهي واحدة انتهى وايد بذلك الامام صديق حسن القنوجي حيث قال والثالث وقوع طلاق الثلث ان كانت المطلقة مدخولة وواحدة ان لم تكن كذلك وهذا مذهب جماعة من اصحاب ابن عباس انتهى

**وقال** الشيخ ابن الهمام في فتح القدير قوله اذا طلق الرجل امرأته ثلثا قبل الدخول بها وقعن عليها لان الواقع مصدر محذوف لان معناه طلقتها ثلثا فلم يكن قوله انت طالق ايقاعا على حدة فوقعن جملة وهو قول الحسن البصري وعطاء وجابر بن زيد انه يقع عليها واحدة لانها تبين بالاولى قبل ان يفرغ من الثلث قالوا لا يقع غير واحدة شيئا انتهى

**وقال** النووي في شرح مسلم في كتاب طلاق الثلث اما الرواية في سنن ابي داود ان ذلك فيمن لم يدخل بها فقال بها قوم من اصحاب عبد الله بن عباس قالوا لا تقع الثلاث على غير المدخول بها لانها تبين بواحدة بقوله انت طالق فيكون قوله ثلثا حاصلا بعد البينونة فلا يقع به شيء انتهى فقد ثبت مما ذكرنا ان خلافهم انما كان في البكر لا في المدخولة فلا يجوز ان ذلك المروي عنهم مناقض الاجماع

## اجماع الصحابة والتابعين على وقوع بينونة البكر لو الملقت لو واحدة او ثلثا

بيان الاجماع المذكور انه قد شاع وذاع الاستفتاء عن البكر اذا طلقت وافتاء بعد وقوع بينونتها من اجلة الصحابة والتابعين من غير انكار احد منهم فكان ذلك اجماعا منهم على وقوع بينونتها بالطلاق ولو واحدة

## السؤال

قد نقل عن الحجاج بن ارطاة ومحمد بن اسحق وابن مقاتل انهم قالوا اذا طلقت البكر ثلثا معا لا يقع شيء فكان ذلك مناقض

## الجواب

فالجواب ان هؤلاء كلهم من تبع التابعين فلا يكون خلافهم مناقض اجماع التابعين رضي الله عنهم فقد ثبت بما ذكرنا ان قولهم في وقوع ما فوق الواحدة من دون تخلل الرجعة خلاف والراجح عدم الوقوع انتهى وقولهم في القول الرابع انه يقع واحدة رجعية من غير فرق بين المدخول بها وغيرها وهذا اصح الاقوال انتهى خلاف القران والاحاديث الصحيحة واجلة الصحابة واجلة التابعين والائمة الاربعة وجمهور السلف والخلف واجماع الصحابة واجماع التابعين رضي الله تعالى عنهم اجمعين

# تمسکاتهم بهذه الاحادیث الاربعة

فالحدیث الاول من تلک ان ابا الصهبا قال لابن عباس هات من هناتک الم یکن طلاق الثلث علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم وابی بکر واحدة فقال قد کان ذلک فلما کان عهد عمر تتابع الناس فی الطلاق فاجازه علیهم رواه مسلم والجواب ان ذلک الحدیث متروک الظاهر بالاجماع لان وقوع طلاق الثلث فیما لو فرقت المدخولة ثلث مرات فی ثلاث اطهار من غیر رجاع ثابت عند کافة العلماء ولان الحدیث المذکور مخالف لنص القران وهو قوله تعالی الطلاق مرتان الی قوله فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیره لان الحدیث یدل علی ان طلاق الثلث طلقة واحدة وان القران یدل علی ان طلاق الثلاث فیما لو فرقت ثلث مرات ولو فی طهر واحد واقع فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیره فاذا کان الحدیث المذکور متروک الظاهر عند کافة العلماء ومخالفا لنص القران وجب حمله علی المعنی الذی لا یکون بینه وبین القران تناف وبیان ذلک المعنی ؛

ان قوله فلما کان عهد عمر تتابع الناس فی الطلاق فاجازه علیهم یدل علی زمانین زمان التتابع وهو زمان عمر وزمان عدم التتابع وهو زمانه علیه السلام وابی بکر ومعنی التتابع فی الطلاق ای فی قوله انت طالق انت طالق انت طالق بالتکرار ارادة الشر وهو الاستیناف لمخالفة الشرع ومعنی عدم التتابع ارادة الخیر وهو التاکید لموافقة الشرع قال الامام النووی فی شرح مسلم فی باب طلاق الثلاث قوله تتابع الناس فی الطلاق هو بیاء مثناة من تحت وهو روایة الجمهور وضبطه بعضهم بالموحدة لکن المثناة تستعمل فی الشر

والشر انتهى فلا شک انه لا صفی ان ارادة التاکید خیر من الاستیناف لحصول المقصود بدون اختیار المنہی عنہ وان ارادة الاستیناف شر لاغتیار المنہی عنہ بدون الضرورة فحمد علم ما ذکر ان حکم عدم التتابع التاکید وان حکم التتابع الاستیناف فقد حصل ما ذکر معنی الحدیث بان طلاق الثلث فی قولہ انت طالق انت طالق انت طالق فی زمان عدم التتابع واحدة علی التاکید ما لم ینو الاستیناف وفی زمان التتابع ثلث علی الاستیناف ما لم ینو التاکید فاذا نوی التاکید یحمل واحدة کما صرح بہ فی الدر المختار قبیل باب الکنایات حیث قال لو کرر لفظ الطلاق وقع الکل فان نوی التاکید دین انتہی وقال الامام النووی فی شرح مسلم فی باب طلاق الثلث احادیث ابن عباس فاختلف العلماء فی جوابہ وتاویلہ فالاصح ان معناہ انہ کان فی اول الامر اذا قال انت طالق انت طالق انت طالق ولم ینو التاکید ولا الاستیناف یحکم بوقوع طلقة واحدة لقلة ارادتہم الاستیناف بذلک فحمل علی الغالب الذی هو ارادة التاکید فلما کان زمن عمر وکثر استعمال الناس بهذہ الصیغة وغلب منہم ارادة الاستیناف بہا حملت عند الطلاق علی الثلث عملا بالغالب السابق الی الفہم منہا فی ذلک العصر انتہی وقال فی شرح المہذب فی باب طلاق السنة فتاویلہ ان قول الرجل انت طالق انت طالق انت طالق کان واحدة فی الزمان الاول لقصدہم التاکید فی ذلک الزمان ثم صاروا یقصدون التجدید فالزمہم عمر ذلک لعلمہ بقصدہم انتہی والحدیث الثانی عن محمد بن اسحق عن داود بن الحصین عن عکرمة عن ابن عباس قال طلق رکانة بن عبد یزید امرأتہ ثلثا فی مجلس واحد فحزن علیہا حزنا شدیدا فسألہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف طلقتہا قال طلقتہا ثلثا قال فی مجلس واحد قال نعم قال فانما تلک واحدة فارجعها ان شئت قال فراجعها رواہ احمد والبیہقی

فالجواب ان محمد بن اسحق مدلس وحديثه هذا معنعن وعنعنة المدلس غير مقبول
باتفاق المحدثين قال الامام النووی فی شرح مسلم فی باب النهی من
اكل الثوم والبصل واتفقوا على ان المدلس لا يحتج بعنعنته انتهى وقال العينی
فی شرح الهداية فی بحث التسمية علمنا ان المدلس اذا قال عن فلان لا يحتج
بحديثه عند جميع المحدثين انتهى ولانه من اهل التشيع والقدر كما فی التقريب فلا يكون
حديثه حجة فی مقابلة احاديث اهل السنة لكونه من اهل البدعة ولانه كذبه الامام
مالك وغيره كما فی بحر العلوم شرح مسلم الثبوت وغيره ولانه قال ابو داود فی
سننه حديث نافع بن عجير وعبد الله بن يزيد بن ركانة عن ابيه عن جده اصح
لانهم ولد الرجل واهله اعلم به انتهى وهو حديث ان ركانة طلق امرأته البتة وقال فی فتح القدير
والتفسير المظهری واما حديث ركانة فحديث منكر والاصح ما رواه الترمذی
وابو داود وابن ماجه ان ركانة طلق امرأته البتة انتهى والحديث الثالث عن ايوب
عن ابن سيرين قال كنت مكثت عشرين سنة يحدثنی من لا اتهم ان ابن عمر طلق امرأته
ثلثا وهی حائض فامر ان يراجعها فجعلت لا اتهمهم ولا اعرف الحديث حتى لقيت
ابا غلاب يونس بن جبير الباهلی وكان ذا ثبت فحدثنی انه سأل ابن عمر فحدثه انه
طلق امرأته تطليقة وهی حائض فامر ان يراجعها الحديث رواه مسلم فالجواب
راوی حديث ابن عمر طلق امرأته ثلثا مجهول غير معروف وحديث نافع وغيره عن ابن عمر
انه طلق امرأته تطليقة واحدة حديث صحيح فلا يكون حديث المجهول حجة فی مقابلة
الحديث الصحيح ولان ابن عمر كان يفتی بخلافه فدل على بطلانه واستيصاله ذا الحديث
الرابع من مخرمة عن ابيه عن محمود بن لبيد قال اخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم عن رجل
طلق امرأته ثلث تطليقات جميعا فقام غضبانا ثم قال ايلعب بكتاب الله وانا بين
اظهركم حتى قام رجل وقال يا رسول الله الا اقتله رواه النسائی

فالجواب ان ذلک الحدیث انما یدل علی منع الایقاع لا علی عدم الوقوع والکلام انما کان فی الوقوع لا فی الایقاع فلا یکون الحدیث حجۃ علی المدعی فاحفظوا التغفل فانہ من عزم الامور۔

# مسئلہ دوازدہم

سود کا لینا سب قسم کے اناج اور ثمرات میں سوائے چھ چیز کے جائز ہے چنانچہ مولوی صدیق حسن نے اپنی کتاب روضۃ الندیہ مطبوعہ مصر کے صفحہ ۲۰۴ میں باب الربا میں فرمایا یحرم بیع الذہب بالذہب والفضۃ بالفضۃ والبر بالبر والشعیر بالشعیر والتمر بالتمر والملح بالملح الا مثلا بمثل یدا بید فاذا اختلفت ہذہ الاصناف فبیعوا کیف شئتم اذا کان یدا بید ولا یلحق غیرہا بہا اما لانتفاء العلۃ المعتبرۃ انہ لا یلحق بہا غیرہا ذہب من عداہم الی انہ یلحق بہا ما یشارکہا فی العلۃ انتہی ثم قال بعد سطر والحاصل انہ لم یرد دلیل تقوم بہ الحجۃ علی الحاق ما عدا الاجناس المنصوص علیہا بہا انتہی پس بموجب قاعدہ مولوی محمد سعید کے اگر کوئی شخص اس پر عمل کرے اور سوا ان چھ چیز مذکورہ کے اور اشیائی سودی جیسا کہ جوار اور باجرا اور مکا اور چینا اور مٹر اور مسور اور مونگ اور اڑد اور موٹھ اور ماش اور کنگنی اور چینا اور چانول وغیرہ اور کشمش اور زبیب اور لیتہ وغیرہ میں سود لیوے تو اوس پر کچھ قباحت نہیں

# الاعتراض

یہ مسئلہ خلاف ہے احادیث صحیحہ اور ائمہ اربعہ اور جمہور علمائے دین کے

ساتھ اجناس ستہ مذکورہ کے لینے دلیل حرمت باقی سوائے اجناس ستہ مذکورہ کے قائم نہیں ہے یعنی سود بعنا باقی سب اجناس میں سوائے اجناس ستہ مذکورہ کے درست او جائز ہے ۱۲ - ...

عن عبد الله قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المزابنة ان يبيع ثمر حائطه ان كانت نخلا بتمر كيلا وان كان كرما ان يبيعه بزبيب كيلا وان كان زرعا ان يبيعه بكيل طعام نهى عن ذلك كله متفق عليه ففي ذلك الحديث تعميم كل طعام فلا يبيع جنس كل طعام بجنسه الا مثلا بمثل يدا بيد كالحنطة **وعن** ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المزابنة والمزابنة بيع ثمر النخل بالتمر كيلا وبيع الزبيب بالعنب كيلا وعن كل ثمر بخرصه رواه مسلم ففي ذلك الحديث تعميم كل ثمر فلا يبيع جنس كل ثمر بجنسه الا مثلا بمثل يدا بيد كالحنطة **وعن** معمر بن عبد الله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الطعام بالطعام مثلا بمثل رواه مسلم ففي ذلك الحديث شمول كل طعام فلا يبيع جنس كل طعام بجنسه الا مثلا بمثل يدا بيد

**وعن** انس وعبادة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ما وزن مثل بمثل اذا كان نوعا واحدا وما كيل فمثل ذلك فاذا اختلف النوعان فلا باس به رواه الدارقطني والبزار باسناد حسن لان الربيع بن صبيح وثقه ابو زرعة وغيره وقال احمد لا باس به وقال ابو حاتم رجل صالح وقال في التقريب صدوق سيئ الحفظ انتهى ففي ذلك الحديث شمول كل موزون وكل مكيل فلا يبيع كل موزون وكل مكيل بجنسه الا مثلا بمثل يدا بيد كالحنطة **وقال الامام النووي** في شرح مسلم في باب الربا قال اهل الظاهر لا ربا في غير هذه الستة بناء على اصلهم في نفي القياس وقال جميع العلماء سواهم لا يختص بالستة بل يتعدى الى ما في معناها وهو ما يشاركها في العلة انتهى **وقال العيني** في شرح الهداية في باب الربا قوله والحكم معلول باجماع القائسين وهم الائمة الاربعة واصحابهم واحترز به عن اهل الظاهر فانهم لا يقولون بالقياس انتهى

# مسئلہ سیزدہم ۱۳

غیر مقلدین کا عقیدہ

کذب خدا تعالیٰ کا ممکن ہے یعنے خدا تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے بلکہ وقوع کذب خدا تعالیٰ کا انکی دلیلون سے ثابت ہے اور یہہ قاعدہ قرار دیا ہے کہ عقل کو باب تنزیہات خدا تعالیٰ مین نزدہم غیر مقلدین کے کسی طرح کا اعتبار نہین چنانچہ مولوی شہود الحق نے اپنی کتاب صیانۃ الایمان مطبوعہ مطبع السوسی الیٹن پریس مرادآباد کے صفحہ ۲ مین فرمایا اور امکان کذب کے قائل ہونے سے خدا کو جھوٹا اور کاذب کہنا لازم نہین آتا انتہی اور کتاب مذکور کے صفحہ ۲۰ مین فرمایا دلائل امکان کذب کے جو مشہور ہین وہ بہت ہین انتہی اور صفحہ ۱۲ مین فرمایا پس ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے کذب پر انتہی اور دافع البہتان مین جو تائید کتاب صیانۃ الایمان مین تصنیف ہوئی ہے اور حسب فرمایش مولوی لطف حسین عظیم آبادی شاگرد رشید اور کارکن مولوی نذیر حسین دہلوی کے مطبع حنفی واقع شہر دہلی مین طبع ہوئی ہے اسکی صفحہ ۳ مین فرمایا اب مین ایک ایسی بات بھی بیان کردون جس سے یہہ مسئلہ عوام کی سمجھ مین بخوبی آجاوے دیکھیے خداوند کریم نے سورۂ یوسف مین حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ مین فرمایا ہے کہ انکے بھائیون نے حضرت یعقوب علیہ السلام سے آکر یہہ کہدیا کہ فاکلہ الذئب یعنے کھا گیا اوسکو بھیڑیا اب یہان غور کرنا چاہیے کہ یہہ بات بالکل جھوٹھ تھی یعنے واقع مین حضرت یوسف کو بھیڑیے نے نہین کھایا تھا اور اس کہنے سے معاذ اللہ خدا کا جھوٹھا ہونا لازم نہین آتا کیونکہ خدا تعالیٰ تو انکی زبان سے اس قصہ کو نقل کرتا ہے مگر یہان سے اتنی بات تو البتہ نکلی کہ جو بات سچی نہو بلکہ جھوٹی ہو اوسکے بیان کردینے پر تو خدا کو قدرت ہے اور جب اونکے طرف سے ایسے کلام اونکے کہدینے کی قدرت ثابت ہوئی

تو بھی قدرت اپنی طرف سے بھی اس کلام کے تعبیر کردینے کے لئے کافی ہوگی
علاوہ اسکے یہہ مین کہتا ہون کہ خداوندکریم نے فرمایا اَوَ لَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ بِقَادِرٍ عَلٰى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ یعنے کیا نہین ہے خدا طاقت رکھنے والا اس بات پر
کہ پیدا کرے مثل انکی جو آسمان اور زمین مین ہین یہہ بات بیشک سچی ہی اب
اس آیت مین سے اگر صرف ایک حرف الف جو اول مین واقع ہے گرادیا جاے
تو اسکے یہہ معنے ہو جائین کہ نہین ہے خدا قادر اس بات پر کہ پھر پیدا کرے
مثل انکی یہہ بات سب کے نزدیک جھوٹ ہے اب کیا کسی کا دل اس بات پر
گواہی دیتا ہے کہ جس خدا نے اس آیت سے تکلم فرمایا ہے صرف ایک
الف ہے کم ہو جانے سے اس آیت کے انہین الفاظ پر قادر نرہیگا اسیطرح اور
کتاب مذکور کے صفحہ مین فرمایا اور یہہ جو لکھا ہے کہ جھوٹ نقصان کی بات ہے
سو اسکا جواب یہہ ہے کہ یہہ حکم صرف عقل کا ہے اور اسکا ہماری نزدیک اعتبار کچھ
نہین انتہی پس خلاصہ دلیل اول کا یہہ ہے کہ جب خدا تعالے قول کردینے کذب کے
اپنے بندے قادر ہے تو بھی قدرت تعبیر کردینے کذب کے اپنی ذات سے
کافی وافی ہے اور خلاصہ دلیل دوم کا یہہ ہے کہ خدا تعالی جبکہ تکلم اولیس الذی
خلق السموات والارض بقادر علی ان یخلق مثلہم پر کہ مضمون صدق محض ہے
قادر ہے تو تکلم انہین حروف ولیس الذی خلق السموات والارض بقادر علی ان یخلق
مثلہم پر بعد کمی ایک الف کے کہ وہ مضمون کذب محض ہے بطریق اولی قادر ہوگا
کیونکہ وہی حروف ہین سوائے کمی ایک حرف کے پس بموجب قاعدہ مولوی
محمد سعید کے اگر کوئی صاحب اسپر عمل کرے اور امکان کذب باری تعالی کا
یعنے خدا تعالی جھوٹ بول سکتا ہے قائل ہووے بلکہ وقوع کذب خدا
تعالی کا جیسا کہ انکی دلیلون سے معلوم ہوتا ہے قائل ہو جاوے تو اوسپر کچھ قباحت نہین

# الاعتراض

یہ مسئلہ خلاف ہے قرآن شریف اور تواتر انبیا اور اہل سنت و جماعت کے

بیان عدم امکان کذب خدا تعالیٰ کا چند وجوہ سے ہے

**وجہ اول** یہ ہے کہ صدق خدا تعالیٰ کا کہ وہ صفت کمال ہے ثابت ہے

کتاب اللہ اور تواتر انبیا علیہم السلام سے **قال اللہ تعالیٰ** ومن اصدق من اللہ حدیثا **وقال** اللہ تعالیٰ ومن اصدق من اللہ قیلا **وقال** اللہ تعالیٰ فللہ الاسماء الحسنی وقال اللہ تعالیٰ لہ الاسماء الحسنی وقال اللہ تعالیٰ لہ الاسماء الحسنی **وقال** فی شرح المواقف فی بحث کلام اللہ بل نقول تواتر عن الانبیاء کونہ تعالیٰ صادقا کما تواتر عنہم کونہ متکلما انتہی الخ واضح ہو کہ کلام یا تو مطابق واقع ہوگی یا غیر مطابق واقع ہوگی اگر کلام مطابق واقع کے ہے تو وہ صدق اور جو کلام غیر مطابق واقع کے ہے تو وہ کذب ہے پس وجہ دلالت ان دونوں آیت دال اور تواتر انبیا کا یہ ہے کہ یہ دونو آیت اور تواتر انبیا نص صریح ہیں اس میں کہ خدا تعالیٰ صادق ہے اور صدق اوسکی صفت کمال ہے اور مذہب اہل سنت و جماعت یہ ہے کہ صفات کمالیہ خدا تعالیٰ کی صفات قدیمہ ہیں **قال** فی المواقف وشرح المواقف فی بحث امتناع قیام الحادث بذاتہ تعالیٰ والثانی ان صفاتہ تعالیٰ صفات کمال فخلوہ عنہا نقص والنقص علیہ محال اجماعا فلا یکون شیء من صفاتہ تعالیٰ حادثا والا لکان خالیا عنہ قبل حدوثہ انتہی **وقال** فی المواقف وشرح المواقف فی الموقف الثانی فی بحث القدم وثانی الامرین انہ یوصف بالقدم ذات اللہ تعالیٰ اتفاقا من الحکماء واہل الملۃ ویوصف بہ صفات اللہ تعالیٰ

52

جو امکان کذب باری تعالیٰ کے قائل ہیں ان کے دلائل کا جواب اور ان کے عقیدے پر اعتراضات پر مصنف نے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ امکان کذب باری تعالیٰ محال اور غیر ممکن ہے اور یہی جمہور اہلسنت کا عقیدہ ہے۔

عند الاشاعرة ومن یحذو حذوہم فانہم اجمعوا علی ان للہ تعالی صفات موجودۃ قدیمۃ قائمۃ بذاتہ تعالی واما غیر ذات اللہ تعالی وصفاتہ فلا یوصف بالقدم باجماع المتکلمین انتہے پس صدق جبکہ خداتعالی کی صفت قدیم ہوئی تو تصور امکان کذب خداتعالی کا محال اور غیر ممکن ہوا کیونکہ تصور کذب خداتعالی کا منافی ہے صفت قدیمہ خداتعالی کو کیونکہ تصور کذب خداتعالی کا مقتضی ہے رفع دوام کو اور صفت قدیمہ مقتضی ہے دوام کو کیونکہ جو شئے قدیم ہے ممتنع ہے عدم اوسکا پس دوام اور رفع دوام اجتماع نقیضین ہوا اور اجتماع نقیضین محال اور غیر ممکن ہے پس تصور کذب خداتعالی کا محال اور غیر ممکن ہوا بموجب ان دو آیت مذکورہ اور تو اتر انبیا علیہم السلام کی اور بعد دلالت تین آیت اخیرہ کا یہ ہے کہ یہ تینوں آیت نص صریح ہین اس مین کہ خدا تعالے کے لئے اسمار حسنے ہین پس جبکہ خدائے تعالے کے لئے اسمار حسنے ہوئے تو خداتعالے کے لئے صفات حسنے ہوئین کیونکہ صفات ماخذ ہین اسمار کا جیسا کہ حی اور حیات اور قدیر اور قدرت اور علیم اور علم وغیر ذلک پس خداتعالے کے لئے جب صفات حسنی یعنی صفات کمال جیسا کہ حیات و قدرت وعلم وصدق وغیرہ ثابت ہوئین تو ثبوت اور تصور صفات غیر حسنی کا یعنے صفات نقص کا جیسا کہ موت اور عجز اور جہل اور کذب کہ وہ ضد ہین حیات اور قدرت اور علم اور صدق کے محال اور غیر ممکن ہوا کیونکہ صفات کمال خداتعالی کی قدیمہ ہین اور دوام اور رفع دوام اجتماع نقیضین ہے اور اجتماع نقیضین محال اور غیر ممکن ہے قال فی المواقف وشرح المواقف فی بحث الکلام فی بیان لولۃ امتناع الکذب علی اللہ تعالی المقصد الخامس الثانی انہ تعالی لو اتصف بالکذب لکان کذبہ قدیما اذ لا تقوم الحوادث بذاتہ تعالی فلزم ان یمتنع علیہ الصدق لان ما ثبت قدمہ امتنع عدمہ واللازم وہو امتناع الصدق علیہ تعالی باطل انتہے

خلاصه ذلک ان الصدق صفة الکمال کالقدرة والعلم وصفات الکمال عند اهل السنة قدیمة ازلیة فاذا کانت صفات الکمال عندهم قدیمة ازلیة فالکذب على الله محال غیر ممکن لان ثبت قدیمة کالقدرة والعلم فعدمه محال غیر ممکن قال التفتازانی فی شرح العقائد ان ذات الله تعالى وصفاته ازلیة والعدم على الازلی محال انتهى فقد ثبت بما ذکرنا ان الکذب على الله محال غیر ممکن عند اهل السنة لکون الصدق عندهم صفة قدیمة کما ان العجز والجهل على الله محال غیر ممکن عندهم لکون القدرة والعلم عندهم صفة قدیمة **اور وجه دوم** یہ ہے کہ کذب خدا تعالى کا محال اور غیر ممکن ہے نزدیک جمیع علماء اور عقلاء کے کیونکہ کذب صفت نقصان ہے اور صفت نقصان خدا تعالى پر محال اور غیر ممکن ہے نزدیک جمیع عقلاء اور علماء کے کیونکہ حسن صفت کمال کا اور قبح صفت نقصان کا ہر دو عقلی ہیں نزدیک جمیع علماء اور عقلاء کے **قال** فی المواقف و شرح المواقف فی بحث الکلام تفریع على ثبوت الکلام الله تعالى وهو انه یمتنع علیه تعالى الکذب اتفاقا اما عند المعتزلة فلوجهین الخ واما امتناع الکذب علیه تعالى عندنا فلثلثة اوجه **اقول** ان الکذب نقص والنقص على الله تعالى محال اجماعا انتهى خلاصته ذلک ان الکذب على الله محال غیر ممکن عند جمیع العلماء والعقلاء لان الصدق صفة الکمال کالقدرة والعلم والکذب صفة النقصان کالعجز والجهل وکل صفة النقصان قبیحا عقلی لان حسن صفة الکمال وقبح صفة النقصان کلاهما عقلیان عندهم فقد ثبت ان الکذب على الله محال غیر ممکن عند جمیع العلماء والعقلاء لان قبح صفة النقصان عقلی عندهم کما ان العجز والجهل على الله تعالى محال غیر ممکن لان قبح صفة النقصان عقلی عندهم **قال** فی سلم الثبوت و بحر العلوم شرح سلم الثبوت فی بحث الحسن والقبح قالت المعتزلة لولا یکون الحکم عقلیا لامتنع الکذب منه تعالى عقلا فاذا جاز الکذب

کذب نقصان ہے اور صفت نقصان خدا کیلئے محال ہے (۲)

کذب محال اور غیر ممکن ہے (۳)



کتاب سلم الثبوت اور بحر العلوم شرح سلم الثبوت کے بحث حسن اور قبح میں کہا معتزلہ نے کہ
اگر حکم عقلی نہ ہو تو کذب خدا تعالى کو عقلا جائز ہوگا ... جب کذب خدا تعالى کا عقلا جائز ہوا تو ...
[illegible]

عليه تعالى فلا يمتنع اظهار المعجزة على يد الكاذب فينسد باب النبوة وهو مفتوح فالجواب ان ذلك المذكور نقص فيجب تنزيه الله تعالى عنه وقد مر انه لا نزاع فيه بانه عقلي باتفاق العقلاء انتهى **وقال** في مسلم الثبوت وبحر العلوم في صدر بحث الحسن والقبح لا نزاع لاحد من العقلاء في ان الفعل حسن او قبيح عقلا بالحسن والقبح اللذين هما بمعنى صفة الكمال او النقصان فانهما عقليان بهذا المعنى عند الكافة او اللذين هما بمعنى ملائمة الغرض او منافرته فانهما ايضا عقليان بل النزاع انما هو في حسن الفعل وقبحه بمعنى استحقاق المدح والثواب او الذم والعقاب من الله تعالى فعند الاشاعرة شرعي وعندنا معشر الماتريدية والصوفية وعند المعتزلة عقلي اي لا يتوقف على الشرع لكن عندنا لا يستلزم هذا حكما من الله تعالى بخلاف المعتزلة والامامية والكرامية والبراهمة فانه عندهم يوجب حكما من الله تعالى انتهى **وقال** في المواقف وشرح المواقف في بحث الحسن والقبيح القبيح ما نهي عنه شرعا والحسن بخلافه وقالت المعتزلة الحاكم بهما العقل والشرع كاشف له فلا بد اولا من تحرير محل النزاع ليتضح المتنازع فيه ويرد النفي والاثبات على شيء واحد فنقول وبالله التوفيق ان الحسن والقبيح يقال لمعان ثلث الاول صفة الكمال والنقصان ولا نزاع في ان هذا المعنى امر ثابت للصفات في انفسها وان مدركه العقل ولا تعلق له بالشرع والثاني ملائمة الغرض ومنافرته فما وافق الغرض كان حسنا وما خالفه كان قبيحا وما ليس كذلك لم يكن حسنا ولا قبيحا وذلك ايضا عقلي كالمعنى الاول والثالث تعلق المدح والثواب عاجلا واجلا او الذم والعقاب كذلك وهذا المعنى الثالث محل النزاع فهو عندنا شرعي وعند المعتزلة عقلي انتهى فقد علم ما ذكر ان الحسن بمعنى صفة الكمال والقبح بمعنى صفة النقصان عقلي باتفاق العقلاء والعلماء. **والوجه الثالث** ان الكذب على الله تعالى محال غير ممكن لان الكذب

مستلزم العجز او الجہل کما ان تعدد الآلہۃ مستلزم عجز احدہما فکما ان تعدد الالہۃ غیر ممکن لکونہ
مستلزم عجز احدہما کذلک الکذب علیہ تعالی غیر ممکن لکونہ مستلزم عجز احدہما
قال فی شرح المقاصد والکذب نقص باتفاق العقلاء، وہو علی اللہ تعالی محال لما فیہ من
امارۃ العجز والجہل انتہی خلاصہ وجوہ ثلثہ کا یہ ہے کہ وجہ اول استدلال ہے ساتھ
عدم صفت کمال کے اور وجہ دویم استدلال ہے ساتھ امتناع صفۃ نقصان کے اور وجہ سویم استدلال ہے ساتھ قیاس امتناع تعدد آلہہ کے پس ثابت ہوا مذکور
کہ کذب خدا تعالی کا محال اور غیر ممکن ہے باتفاق علماء اور عقلاء کے پس جواب دلیل
اول یعنے آیت فاکلہ الذئب کا اور جواب دلیل ثانی یعنی آیت اولیس
الذے خلق السموات والارض بقادر علے ان یخلق مثلہم کا یہ ہے
کہ قدرت خدا تعالی کی شامل ہے ممکنات کو نہ محالات اور ممتنعات کو
(۱) والا تو لازم آویگا کہ خدا تعالی قادر ہے ایجاد شریک اور اجتماع نقیضین پر
اور اپنے والد ہونے پر اور اپنے ولد ہونے پر اور اپنے مصور ہونے پر
بصورت انسان یا حیوان یا شجر یا حجر وغیرہ کے یا اپنے حلول پر انسان میں
یا حیوان میں یا شجر یا حجر وغیرہ میں یہ سب امور کفر ہیں باجماع مسلمین اور گاہے
دلیل پکڑتے ہیں امکان کذب خدا تعالی پر آیت ان اللہ علی کل شیء قدیر کو اور کہتے ہیں کہ
آیت مذکورہ دال ہے اس پر کہ خدا تعالی قادر ہے ہر شے پر اور کذب
خدا تعالی کا شے ہے پس جواب الزامی یہ ہے کہ آیت ان اللہ علی کل
شیء قدیر کی دال ہے اس پر کہ خدا تعالی قادر ہے ہر شے پر اور وقوع کذب خدا
تعالی کا بھی شے ہے پس بموجب قول تمہارے ہی کے لازم آیا کہ خدا تعالی
اپنے وقوع کذب پر بھی قادر ہے اور جواب تحقیقی یہ ہے کہ قدرت خدا
تعالی کی بابت مذکورہ اور شامل اوسکے میں شامل ہے ممکنات کو نہ محالات اور ممتنعات کو

ف: جواب دلیل اول و ثانی و ثالث



ف: جواب دلیل پکڑنے والوں امکان کذب پر آیت ان اللہ علی کل شیء قدیر سے

ان اللہ علی کل شیء قدیر سے دلیل پکڑنے والوں کو جواب۔

ف: جواب الزامی

ف: جواب تحقیقی

(۱) یہی اعتراضات امکان کذب کے قائلین پر امام مجدد اعلی حضرت محمد احمد رضا خان قادری (اللہ تعالی) نے قائم کئے ہیں۔ جس پر دیوبندی اعتراض قائم کرتے ہیں اور گستاخی بھی [illegible] کرتے ہیں حالانکہ یہ الزامی جوابات ہیں جو محمد شاہ پنجابی صاحب نے بھی قائم کئے ہیں۔ [illegible] سمجھانے اور باطل کے رد کرنے میں۔ تفصیل کے لئے سبحان السبوح دیکھئے۔
"فاروق محمد رضوی"

و الالازم آویگا کہ خدا تعالے قادر ہے ایجاد شریک اور اجماع نقیضین اور ارتفاع نقیضین پر اور اپنی موت اور عجز اور جہل اور باقی محالات پر اور اپنے والد ہونے اور اپنے ولد ہونے پر اور اپنے مصور ہونے پر بصورت انسان یا حیوان یا شجر یا حجر وغیرہ کے اور اپنے حلول پر انسان یا حیوان یا شجر یا حجر وغیرہ میں اور یہ سب امور کفر ہیں باجماع مسلمین **قال القاضی** عیاض سے الشفاء فی فصل ما ہو من المقالات کفر وکذلک القرامطۃ واصحاب الحلول والتناسخ وکذلک من اعترف بالٰہیۃ اللہ تعالے ووحدانیتہ لکنہ اعتقدانہ غیر حی او غیر قدیم وانہ محدث او مصور او ادعے لہ ولدا او صاحبۃ او والدا او انہ متولد من شیٔ او ان معہ فی الازل شیئا قدیما غیرہ او ان ثم صانعا للعالم سواہ او مدبرا غیرہ فذلک کلہ کفر باجماع المسلمین انتہی اور کا ہے دلیل پکڑتے ہیں امکان کذب خدا تعالیٰ پر جواز عفو اور مغفرت کو کہ وہ خلف وعید ہے اور کہتے ہیں کہ یہ خلف وعید جائز ہے قرآن اور احادیث سے اور یہ خلف وعید نہیں ہے مگر کذب جواب اسکا یہ ہے کہ خلف وعید جو عبارت ہے مغفرت اور عفو سے وہ فضل اور رحمت ہے نہ کذب باتفاق جمیع عقلاء کے بموجب قرآن شریف اور احادیث صحیحہ کے **قال اللہ تعالیٰ** ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء وقال اللہ تعالے وللہ ملک السموات والارض یغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء **وقال اللہ تعالیٰ** قل یاعبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ہو الغفور الرحیم **وعن عبادۃ بن الصامت** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحولہ عصابۃ من اصحابہ بایعونی علی ان لا تشرکوا باللہ شیئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا اولادکم ولا تاتوا ببہتان تفترونہ بین ایدیکم وارجلکم ولا تعصوا فی معروف فمن وفی منکم فاجرہ علی اللہ ومن اصاب

۵۷

من ذلك شيئا فعوقب به في الدنيا فهو كفارة له ومن اصاب من ذلك شيئا ثم ستره الله عليه فهو الى الله ان شاء عفا عنه وان شاء عاقبه فبايعناه على ذلك متفق عليه ذكره في المشكوة في كتاب الايمان **وعن** ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اسلم العبد فحسن اسلامه يكفر الله عنه كل سيئة كان زلفها وكان بعد القصاص الحسنة بعشر امثالها الى سبعمائة ضعف الى اضعاف كثيرة والسيئة بمثلها الا ان يتجاوز الله عنها رواه البخاري ذكره في المشكوة في كتاب الدعوات **وعن جابر** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدخل احدا منكم عمله الجنة ولا يجيره من النار ولا انا الا برحمة الله رواه مسلم ذكره في المشكوة في كتاب الدعوات **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لن ينجي احدا منكم عمله قالوا ولا انت يا رسول الله قال ولا انا الا ان يتغمدني الله منه برحمة متفق عليه ذكره في المشكوة في كتاب الدعوات وفي رواية بمغفرة ورحمة رواه مسلم وفي برحمة منه وفضل رواه مسلم **قال الامام** النووي في باب لن يدخل احد الجنة بعمله بل برحمة الله تعالى قوله صلى الله عليه وسلم لن ينجي احدا منكم عمله قال رجل ولا اياك الا ان يتغمدني الله منه برحمة وفي رواية برحمة منه وفضل وفي رواية بمغفرة ورحمة واعلم ان مذهب اهل السنة ان الله تعالى يغفر للمؤمنين فيدخلهم الجنة برحمته ويعذب المنافقين ويخلدهم في النار عدلا منه انتهى **وقال النووي** في شرح مسلم في باب سعة رحمة الله تعالى من كتاب الذكر والدعاء وفيه جواز العفو عن الكافر بخلاف شرعا وذلك من مجوزات العقول عند اهل السنة وانما منعنا في شرعنا بالشرع وهو قوله تعالى ان الله لا يغفر ان يشرك به وغير ذلك من الادلة انتهى **وقال** في المواقف وشرح المواقف المقصد السابع في تقرير اصحابنا في الثواب والعقاب قالوا الثواب فضل من الله تعالى

وعدہ والعقاب عدل من اللہ تعالے ولہ العفو عنہ لانہ فضل ولا یعد
الخلف فی الوعید نقصا بل یمدح بہ عند العقلاء انتہے **وقال بحر العلوم**
فی شرح مسلم الثبوت فی الباب الثانی والعفو لمستحق العقاب من الکرام
الا ان الخلف فی الوعید جائز فان اہل العقول السلیمۃ یعد ونہ فضلا لا نقصا
وہو المروی عن ابن عباس انتہے مخفی نرہے اہل علم پر کہ یہ چارون دلیلین
غیر مقلدین کی جو امکان کذب خدا تعالے پر پیش کرتے ہین یہی دلیلین مستلزم
ہین وقوع کذب خدا تعالے کو کیونکہ دلیل اول یعنی آیت فا کلہ الذہب کی
اور دلیل دوم یعنے آیت اولیس الذی خلق السموات والارض بقادر علی ان یخلق مثلہم
کی یہ دونون آیت مقیس علیہ ہین اور مدلول آیت فا کلہ الذہب کا کہ وہ کذب محض ہے
اور مدلول آیت اولیس الذی خلق السموت والارض بقادر علے ان یخلق مثلہم کا کہ وہ
صدق محض ہے ہر واحد آیت مقیس علیہ مین موجود اور وقوعی ہے پس لابد ہوا
کہ حکم مقیس کا کہ وہ کذب خدا تعالے کا ہے موجود اور وقوعی ہو مثل حکم مقیس
علیہ کے کیونکہ قیاس مین تعدی حکم اصل کی ہوتی ہے طرف فرع کے چنانچہ
کتب اصول مین مذکور ہے اور اسیطرح آیت ان اللہ علی کل شئے قدیر کی
دال ہے وقوع کذب خدا تعالے پر جیسا کہ جواب الزامی مین مذکور ہوا اور
اسیطرح عفو اور مغفرت دلیل جواز عفو اور مغفرت مین کہ وہ خلف
وعید ہے موجود اور وقوعی ہے چنانکہ قرآن شریف اور حدیث شریف کے
ثابت ہے پس ثابت ہوا انکی چارون دلیلون سے وقوع کذب
خدا تعالے کا علاوہ اسکے ہم اہل سنت وجماعت یہ کہتے ہین کہ قطع
نظر تمہاری ادلہ سے فقط اتنا ہی قول تمہارا کہ کذب خدا تعالی کا ممکن ہے یہ بھی
مفضی ہے طرف وقوع کذب خدا تعالے کے کیونکہ کذب خدا تعالی کا تمہارے

تردیکہ اہل سنت وجماعت کی بحکم

نزدیک جب ممکن ہوا تو کونسی چیز ہے تمہارے نزدیک کہ وہ مانع ہے
وقوع کذب کو خدا تعالے سے آیا شرع ہے یا عقل اگر شرع مانع ہو تو
منع شرع کا غیر مفید ہی کیونکہ ثبوت شرع کا موقوف ہو ثبوت صدق خدا تعالے
اور ثبوت صدق خدا تعالے کا موقوف ہوا ثبوت شرع پر پس دور لازم آیا
پس نہ شرع ثابت ہوئی اور نہ صدق خدا تعالے کا ثابت ہوا اور اگر عقل مانع
ہو تو عقل کو نزدیک غیر مقلدین کے باب تنزیہات خدا تعالی مین کچھ اعتبار ہی
نہین خلاصہ کلام کا یہہ ہوا کہ اول غیر مقلدین سے وقوع کذب خدا تعالی کا
بخوبی ثابت ہے اور قول انکا کہ کذب خدا تعالی کا ممکن ہے یہہ منقضی ہی طرف
اسی امر کے کہ کذب خدا تعالی کا امر وقوعی ہے نعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم فاحفظ ولاتغفل فانہ من عزم الامور

یعنی وقوع کذب کا عقیدہ غیر مقلدین کا ہے جس پر خود کفر نے رد کیا ہے

## مسئلہ چاردھم

صورت خدا تعالی کی مثل صورت آدم علیہ السلام کے ہے چنانچہ مولوی
صدیق حسن قنوجی نے اپنی کتاب احتوا مطبوعہ مطبع محمدی لاہور کے صفحہ ۳۰ مین فرمایا ہے
پیدا کیا آدم کو اپنے ہاتھ سے اپنی صورت پر انتہی - اور دلیل انکی یہہ حدیث ہے
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلق اللہ آدم علی صورتہ متفق علیہ پس بموجب
قاعدہ مولوی محمد سعید کے اگر کوئی صاحب اسپر عمل کرے اور خدا تعالی کو مثل
صورت آدم علیہ السلام کے جانے ہاتھ پاؤن قدم پنڈلی ہتھیلی انگلیان
آنکھ منہ کمر پہلو نفس وغیرہ مین چنانچہ مولوی صدیق حسن نے اپنی کتاب
احتوا مطبوعہ مطبع لاہور کے صفحہ ۲۲ فصل نہم مین ان اشیا کو قرآن اور حدیث سے
خدا کیلئے ثابت کیا ہے - تو اوسپر کچھ قباحت نہین

## الاعتراض

یہ مسئلہ خلاف ہے قرآن شریف اور احادیث صحیحہ اور جمیع علماء دین سلف
اور خلف کے قال اللہ تعالیٰ لیس کمثلہ شئ وقال اللہ تعالیٰ
فتبارک اللہ احسن الخالقین وقال اللہ تعالیٰ فاینما تولوا فثم وجہ اللہ وقال اللہ تعالیٰ
وھو معکم اینما کنتم وقال اللہ تعالیٰ وھو معھم اینما کانوا وقال اللہ تعالیٰ ونحن اقرب
الیہ من حبل الورید وقال اللہ تعالیٰ ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی وقال اللہ
تعالیٰ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ وقال اللہ تعالیٰ ید اللہ فوق
ایدیھم وقال اللہ تعالیٰ ونفخت فیہ من روحی وقال علیہ السلام والذی
نفس محمد بیدہ لو انکم دلیتم الی الارض السفلی لھبط علی اللہ رواہ الترمذی
ذکرہ فی المشکوۃ فی باب بدأ الخلق وقال اللہ تعالیٰ ھو الذی انزل
علیک الکتاب منہ آیات محکمات ھن ام الکتاب واخر متشابہات فاما الذین
فی قلوبھم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ وما یعلم تاویلہ
الا اللہ وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا رأیتم الذین یتبعون
ما تشابہ منہ فاولئک الذین سماھم اللہ فاحذرھم متفق علیہ فالقرآن والحدیث
یدلان علی ان بعض القرآن محکم وبعضہ متشابہ وعلی ان المحکم ھو ام الکتاب واصلہ
فی العمل وان المتشابہ لا یعلم تاویلہ الا اللہ ولا یتبعہ الا اھل الزیغ لابتغاء الفتنۃ
ومتشابہ القرآن عند العلماء قسمان قسم من حروف المبانی لا من الفاظ المعانی
وھی حروف التہجی فی اوائل السور نحو الم وقسم من الفاظ المعانی کآیات
الصفات واحادیث الصفات کوجہ وید وقدم ونحو ذلک فالمراد بالمتشابہ
فی قولہ تعالیٰ فاما الذین فی قلوبھم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ

هو القسم الثانی لا القسم الاول لان اتباع المتشابه الذی کان متبعوه اهل الزیغ والفتنة لا یتصور فی حروف التہجی لانه لیس لها معنی موضوع له فیتصور اتباعه لابتغاء الفتنة فتعین ان المراد هو القسم الثانی لانه لفظ موضوع للمعنی لکن المعنی الحقیقی غیر مراد کما قال الله تعالی وما یعلم تاویله الا الله ÷ ÷

وقوله تعالی لیس کمثله شیء فاتباعه لا یکون الا من اهل الزیغ لابتغاء الفتنة کما قال الله تعالی فاما الذین فی قلوبهم زیغ فیتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تاویله وما یعلم تاویله الا الله فلذا امرنا بالحذر منهم فی حدیث قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فاذا رایتم الذین یتبعون ما تشابه منه فاولئک الذین سماهم الله فاحذروهم متفق علیه فاذا عرفت ذلک عرفت ان حدیث خلق الله آدم علی صورته من المتشابه بدلیل قوله تعالی ولیس کمثله شیء ولان المعنی الحقیقی غیر مستقیم فی ذات الله تعالی فیجب تفویض مراده الی الله تعالی بان نقول الله اعلم بمراده کما هو مذهب السلف لقوله تعالی وما یعلم تاویله الا الله فان سلم المخالف ذلک فبها والا فالنصوص المذکورة واردة علیه فان قال فیها بظاهر المعنی فکان هو من اهل الزیغ والفتنة بحکم القرآن والحدیث وان قال فیها بالتاویل کما هو مذهب الخلف فالتاویل فی الحدیث المذکور جار بارجاع الضمیر الی آدم هکذا خلق الله آدم علی صورته لا علی صورة غیره من المخلوقات ای خلق آدم علی صورته التی خلق علیها لا علی صورة غیره من المخلوقات لانه احسن التقویم کما قال الله تعالی لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم وذلک للاکرام ÷ ÷ ÷ ÷ ÷

## کما قال الله تعالی ولقد کرمنا بنی آدم

٦٢

وقال[1] الترمذی فی صحیحہ فی باب من ابواب صفۃ الجنۃ وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم روایات کثیرۃ مثل ھذا مایذکر فیہ امر الرؤیۃ ان الناس یرون ربھم وذکر القدم وما اشبہ ھذہ الاشیاء والمذھب فی ھذا عند اھل العلم من الائمۃ مثل سفیان الثوری ومالک بن انس وسفیان بن عیینۃ وابن المبارک ووکیع وغیرھم انھم رووا ھذہ الاشیاء وقالوا تروی ھذہ الاحادیث ونؤمن بہا ولایقال کیف وھذا الذی اختارہ اھل الحدیث ان یرووا ھذہ الاشیاء کما جاءت ویؤمن بہا ولاتفسر ولایتوھم ولایقال کیف وھذا امر اھل العلم الذی اختاروہ وذھبوا الیہ ومعنی قولہ فی الحدیث فیعرفھم نفسہ یعنی تجلی لھم انتھی حاصلہ انہ یکل علمہا الی اللہ تعالی بان نقول اللہ اعلم بمرادھا وقال البغوی فی معالم التنزیل فی تفسیر قولہ تعالی الا ان یاتیھم اللہ فی ظلل من الغمام والاولی فی ھذہ الآیۃ وفی ماشاکلہا ان یؤمن الانسان بظاھرھا ویکل علمہا الی اللہ تعالی ویعتقد ان اللہ عزوجل منزہ عن سمات الحدوث علی ذلک مضت ائمۃ السلف وعلماء اھل السنۃ قال الکلبی ھذا من المکتوم الذی لایفسر وکان مکحول والزھری والاوزاعی ومالک وابن المبارک وسفیان الثوری واللیث بن سعد واحمد واسحاق یقولون فیہ وفی امثالہ امروھا کما جاءت بلاکیف انتھی

ف۱ لیکن کہا ترمذی نے اپنی صحیح کے ابواب جنت میں کہ روایت کی گئیں ہیں آنحضرت سے چند روایتیں مثل اسکے کہ اوس میں ذکر ہے رویت کا کہ لوگ دیکھینگے اپنے رب کو اور اوسمیں ذکر ہے قدم اور دیگر چیزوں کا جو ان اشیاء کی مشابہ ہیں اور ان اشیاء میں مذھب اھل علم کا جو ائمہ ہیں مثل سفیان ثوری اور مالک بن انس اور سفیان بن عیینہ اور ابن المبارک اور وکیع بن جراح اور سوا انکے اور لوگ وہ سب روایت کرتے ہیں اور کہتے ہیں روایت کیجاویں یہ احادیث اور ہم انکے ایمان رکھتے ہیں بغیر کسی کیف کے یعنے مثلا لفظ قدم کا مروی ہے سو ہم یہ اعتقاد رکھینگے

وقال الامام النووی فی شرح مسلم فی باب اثبات رؤیة المؤمنین
من کتاب الایمان فی تفسیر الاحادیث التی فیہا ذکر الصورة والاتیان
اعلم ان لاہل العلم فی احادیث الصفات وآیات الصفات قولین احدہما
وہو مذہب معظم السلف او کلہم انہ لا یتکلم فی معناہا بل یقولون یجب علینا
ان نؤمن بہا ونعتقد لہا معنی یلیق بجلال اللہ تعالی مع اعتقادنا الجازم ان اللہ
تعالی لیس کمثلہ شیء وانہ تعالی منزہ عن التجسم والانتقال والتحیز فی جہة وعن
سائر صفات المخلوق وہذا القول ہو مذہب جماعة من المتکلمین واختارہ جماعة
من محققیہم وہو اسلم والقول الثانی وہو مذہب معظم المتکلمین انہا تتأول علی
ما یلیق بہا علی حسب مواقعہا وانما یسوغ تأویلہا لمن کان من اہلہ بان یکون عارفا
بلسان العرب وقواعد الاصول والفروع ذا ریاضة فی العلم انتہی
وقال النووی بعد ذلک فی باب النہی عن ضرب الوجہ من کتاب البر والصلة
واما قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فان اللہ خلق آدم علی صورتہ وہو من احادیث الصفات
وقد سبق فی کتاب الایمان بیان حکمہا واضحا مبسوطا ان من العلماء من یمسک
عن تاویلہا ویقول نؤمن بانہا حق وان ظاہرہا غیر مراد ولہا معنی یلیق بہا وہذا مذہب

٦٥

جمهور السلف وهو احوط واسلم والثاني انها تتاول على حسب ما يليق بتنزيه الله تعالى وانه
تعالى ليس كمثله شيء قال المازري وقد غلط ابن قتيبة في هذا الحديث فاجراه على ظاهره
وقال لله تعالى صورة لا كالصور وهذا الذي قاله ظاهر الفساد لان الصورة تفيد
التركيب وكل مركب محدث والله تعالى ليس بمحدث فليس هو مركبا فليس مصورا
وهذا كقول المجسمة هو جسم لا كالاجسام لما رأوا اهل السنة يقولون ان الله سبحانه
وتعالى شيء لا كالاشياء طردوا الاستعمال فقالوا جسم لا كالاجسام والفرق ان
لفظ شيء لا تفيد الحدوث ولا تتضمن ما يقتضيه واما جسم وصورة فيتضمنان التاليف
والتركيب وذلك دليل الحدوث قال والعجب من ابن قتيبة في قوله صورة لا كالصور
مع ان ظاهر الحديث على رأيه يقتضي خلق آدم على صورته فالصورتان على رأيه سواء فاذا قال
لا كالصور تناقض قوله ويقال له ايضا ان اردت بقولك صورة لا كالصور انه ليس بمؤلف
ولا مركب فليس بصورة حقيقة وليست اللفظة على ظاهرها وحينئذ يكون موافقا على
افتقاره الى التاويل انتهى وقال النووي في شرح مسلم بعد كتاب الجنة في باب
جهنم وقوله صلى الله عليه وسلم فاما النار فلا تمتلي حتى يضع الله تبارك وتعالى رجله وفي الرواية
التي بعدها لا تزال جهنم تقول هل من مزيد حتى يضع فيها رب العزة تبارك وتعالى
قدمه هذا الحديث من مشاهير احاديث الصفات وقد سبق مرارا بيان اختلاف
العلماء فيها على مذهبين احدهما وهو قول جمهور السلف وطائفة من المتكلمين انه لا يتكلم
في تاويلها بل نؤمن انها حق على ما اراد الله تعالى ولها معنى يليق بها وظاهرها
غير مراد والثاني وهو قول جمهور المتكلمين انها تتاول بحسب ما يليق بها انتهى وقال القاضي
الشافعي عياض في الشفاء في فصل بيان ما هو من المقالات كفر وكذلك من اعترف
بالهية الله تعالى ووحدانيته ولكنه اعتقد انه غير حي او غير قديم وانه محدث او مصور او
ادعى له ولدا او صاحبة او والدا او انه متولد من شيء او ان معه في الازل شيئا قديما

غیرہ اوان ثم صانعا لمعالم سواہ اومدبرا غیرہ فذلک کلہ کفر باجماع المسلمین انتہی

## مسئلہ پانزدہم

الف لام خاتم النبیین مین جائز ہے کہ عہد کے لئے ہو نہ استغراق کے لئے یعنی
آنحضرت علیہ السلام خاتم بعض انبیاء کے ہین نہ خاتم جمیع انبیاء کے چنانچہ
محمد صدیق پشاوری شاگرد رشید مولوی نذیر حسین صاحب نے اپنی کتاب نصر المؤمنین
مطبوعہ مطبع نور کانپور کے صفحہ ۲ مین اور صفحہ ۱۶ مین اسی مضمون کو لکھا چنانچہ
کہا صفحہ ۲ مین اور یہہ کہنا اوسکا کیونکہ منکر عموم نص کا ہے باطل ہے کیونکہ اول یہہ تو ثابت
کرے کہ الف لام خاتم النبیین مین استغراق کیلئے ہے جائز ہے کہ عہد کیلئے ہو
پھر کہا صفحہ ۱۶ مین یہہ کہنا مفتی کا کہ زید خارج از اہل سنت بلکہ فرق اہل اسلام سے
ہے جہل دوسری ہے اہل اسلام کے بعض فرق ختم نبوت کے
قائل نہین اور بعض قائل ختم النبوت لتشریعی کے ہین نہ مطلق نبوت کے انتہی
پس خلاصہ دونو کلامونکا یہہ ہوا کہ آنحضرت علیہ السلام خاتم رسل کے ہین نہ خاتم جمیع
انبیاء کے پس بموجب قاعدہ مولوی محمد سعید کے اگر کوئی صاحب اسپر عمل کرے
اور آنحضرت علیہ السلام کو خاتم بعض انبیاء کا جانے نہ خاتم جمیع انبیاء کا تو اوسپر کچھ قباحت نہین

## الاعتراض

یہہ مسئلہ خلاف ہے قرآن شریف اور احادیث صحیحہ اور اجماع امت کے قال اللہ
تعالے ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ
بکل شئی علیما وعن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نعوذ باللہ

(۱) غیر مقلدین کا عقیدہ اور دعوی آیہ خاتم بعض نہ کہ خاتم جمیع

غیر مقلدین کے اسی عقیدے کو دیوبندی امام نانوتوی اور قادیانی نے آگے بڑھایا (فاروقی قادری رضوی)

٦٦

غیر مقلدین نے اس عقیدے پر اعتراضات اور رد

لعلی انت منی بمنزلة هارون من موسے الا انہ لا نبی بعدی متفق علیہ وعن جبیر بن مطعم قال سمعت النبی صلے اللہ علیہ وسلم یقول انا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی متفق علیہ وعن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلی ومثل الانبیاء کمثل قصر احسن بنیانہ وترک منہ موضع لبنة فطاف بہ النظار یتعجبون من حسن بنیانہ الا موضع تلک اللبنة فانا اللبنة وانا خاتم النبیین متفق علیہ وعن ابی ہریرة ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال کانت بنو اسرائیل تسوسہم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی متفق علیہ ذکرہ فی المشکوٰة فی کتاب الامارة وعن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلہم یزعم انہ نبی اللہ وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی رواہ ابو داؤد والترمذی ذکرہ فی المشکوٰة فی کتاب الفتن وعن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ........ ولا نبی رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث صحیح وقال القاضی عیاض فی الشفاء فی فصل ما ہو من المقالات کفر وکذلک من ادعی نبوة احد مع نبینا علیہ الصلوٰة والسلام او بعدہ کالعیسویة من الیہود القائلین بتخصیص رسالتہ الی العرب وکالخرمیة القائلین بتواتر الرسل وکاکثر الرافضة القائلین بمشارکة علی فی الرسالة للنبی صلی اللہ علیہ وسلم وکذلک کل امام عند ہؤلاء یقوم مقامہ فی النبوة والحجة وکالبزیغیة والبیانیة القائلین بنبوة بزیغ وبیان وکذلک من ادعی النبوة لنفسہ او جوز اکتسابہا والبلوغ بصفاء القلب الی مرتبتہا کالفلاسفة وغلاة المتصوفة وکذلک من ادعی منہم انہ یوحی الیہ وان لم یدع النبوة فہؤلاء کلہم کفار مکذبون للنبی صلی اللہ علیہ وسلم لانہ اخبر صلے اللہ علیہ وسلم انہ خاتم النبیین ولا نبی بعدہ واخبر عن اللہ تعالے انہ خاتم النبیین وانہ ارسل کافة للناس واجمعت

الا علی حمل ھذا الکلام علی ظاھرہ وان مفھومہ المراد بدون تاویل ولا تخصیص فلا شک فی کفر ھؤلاء الطوائف کلھا قطعاً اجماعاً وسمعاً انتھی

# مسئلہ شانزدہم

حدیث صحیح جسکی صحت مین کسیکو کلام ہو وہ حدیث ثبوت مسئلہ کیلئے کافی نہین یہہ خلاصہ ہے عبارت مولوی محمد حسین لاہوری کا یعنے حدیث معنعن ثبوت مسئلہ کیلئے کافی نہین کیونکہ حدیث معنعن غیر مقبول ہے نزد بعض اہل علم کے قال الامام النووی فی شرح مسلم فی باب صحۃ الاحتجاج بالحدیث المعنعن وذھب اہل العلم الی انہ لا یحتج بالحدیث المعنعن مطلقاً انتہی اور حدیث معنعن اور حدیث ابو ہریرہ کی ثبوت مسئلہ کیلئے حجت نہین یہہ خلاصہ ہے عبارت سید احمد خان کا اور حدیث صحیح متصل غیر مسلسل ثبوت مسئلہ کیلئے حجت نہین یہہ خلاصہ ہے عبارت مولوی نذیر حسین کا چنانچہ مولوی محمد حسین لاہوری نے اپنے اشتہار مطبوعہ مطبع چشمۂ فیض واقع دہلی مین فرمایا مین جملہ حنفیان پنجاب و ہندوستان کو بطور اشتہار وعدہ دیتا ہون کہ اگر ان لوگون سے کوئی صاحب مسائل ذیل مین کوئی آیت قرآن یا حدیث صحیح کہ جسکی صحت مین کسیکو کلام نہو اور وہ اس مسئلہ مین جسکے لئے پیش کیجاوے نص صریح قطعی الدلالت ہو پیش کرین تو فی آیت اور فی حدیث یعنے ہر آیت اور حدیث کی بدل دس دس روپیہ بطور انعام کی دونگا انتہی اور سید احمد خان صاحب مشہور نیچری مین اپنی کتاب تہذیب الاخلاق جلد ہفتم نمبر ۳ مطبوعہ یکم ربیع الاول سنہ ۱۲۹۳ھ کی صفحہ ۹ مین جو ابو ہریرہ مین جو دال ہو وجہ مستقل جنون پر یہہ کہا کہ بخاری نے کتاب صلوٰۃ اور تفسیر مین روایت کی ہے کہ ........ حدثنا اسحٰق بن ابراہیم قال حدثنا روح ومحمد بن جعفر

پھر اس حدیث کا چند وجوہ سے جواب دیا اور کہا کہ

عن شعبة عن محمد بن زیاد عن ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان عفریتا
من الجن تفلت علی البارحة لیقطع علی الصلوة فامکننی اللہ منہ واردت ان اربطہ الی
ساریة من سواری المسجد حتے تصبحوا تنظروا الیہ کلکم فذکرت قول اخی سلیمان
رب ہب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی قال روح فردہ خاسئا تیسری وجہ
یہہ ہے کہ یہہ روایت معنعن ہے جس مین شعبہ اور محمد اور ابو ہریرہ سے اوپر تک
رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے عنعن کرکے روایت ہوئی ہے جو نقصان سے
یقینا خالی نہین ہوسکتی احتمال ہے کہ ان سب راویونکے درمیان ایک ایک یا
دو دو واسطہ چھوٹ گیا ہو اور چوتھی وجہ یہہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ سے اکثر غلط
روایتین مشہور ہوگئی ہین اور خود انکے زمانہ مین بھی اونکی روایت پر اکثر علما
اطمانیت نہین کرتے تھے اور اونکی روایتونکو حضرت عائشہ پر عرض کرکے
تصحیح یا تغلیط کرتے تھے چنانچہ مسلم نے روایت کی ہے باب استحباب لبس النعل
بالیمین مین حدثنا ابو بکر بن ابی شیبہ وابو کریب قالا حدثنا ابن ادریس عن الاعمش
عن ابی رزین قال خرج علینا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فضرب بیدہ
علی جبہتہ فقال الا انکم تحدثون انی اکذب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الخ یعنے ابو رزین کہتا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ ہم لوگونکے پاس آئی اور اپنا
ماتھا کوٹ کے فرمانے لگے کہ تم لوگ سمجھتے ہو کہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پر جھوٹھہ باندھتا ہون انتہے کلام سید احمد خان اور مولوی
نذیر حسین صاحب نے اپنی کتاب معیار الحق مطبوعہ لاہور کے صفحہ ۲۶ مین
فرمایا پس مدعیین سے جو کچھہ قصہ ہے بلا سند صحیح کے فضیلت مین امام
صاحب کے نقل کیا ہے امام صاحب تک سلسلہ سند صحیح متصل مسلسل کے
نہین پہنچا انتہے مخفی نرہے اہل علم پر کہ معنی کلام مولوی محمد حسین لاہوری

۶۹

سے ظاہر ہین کہ کوئی حدیث کہ جسکی صحت مین کسیکو کلام ہو نہ وہ حدیث ثبوت
مسئلہ کیلئے کافی ہین اور معنے کلام سید احمد خان کے یہی ظاہر ہین
کہ جو حدیث معنعن ہو وہ حدیث اور ابو ہریرہ کی حدیث ثبوت مسئلہ کیلئے
کافی نہین لیکن معنے کلام مولوی نذیر حسین صاحب کے پیچیدہ ہین معلوم
نہین کہ بعد صحیح کہنے کے قید متصل کی کیون لگائی اور قطع نظر اس سے نہین معلوم
کہ پہر مسلسل کی قید کیون لگائی اور مسلسل کہنے سے کیا مراد ہے کیونکہ مسلسل
اصطلاح اہل حدیثین اوس حدیث کو کہتے ہین کہ اسناد اوسکا اول سے آخر تک
ایک طرز پر ہو یعنے ایک حال پر ہو پس اگر مراد مسلسل کہنے سے یہی اصطلاحی
معنے مسلسل کے ہین تو سب احادیث مؤطا امام مالک سے لیکر تمام احادیث
کتب صحاح ستہ وغیرہ کے سب غارت ہوئین اور قابل اعتبار نہ ہوئین کیونکہ
اکثر حدیث صحاح ستہ وغیرہ کی اسناد مذکور سے خالی ہین چنانچہ ماہر کتب حدیث پر
یہ امر واضح ہے اور اگر مراد مسلسل کہنے سے خیر انواع مسلسل ہے یعنے اوس
اسناد مین اول سے آخر تک کسی موضع مین لفظ عنعن کا نہو جیسا کہ ذکر
کیا شارح شرح نخبۃ الفکر تو اوسوقت مطلب مولوی نذیر حسین اور سید احمد خان
اور مولوی محمد حسین صاحب کا اس مین واحد ہے کہ حدیث معنعن قابل حجت اور قابل اعتبار نہین پس بموجب
قاعدہ مولوی محمد سعید کے اگر کوئی صاحب اسپر عمل کرے اور حدیث صحیح معنعن کو
اور حدیث صحیح ابو ہریرہ کو لغو اور بے اعتبار جانے تو اوسپر کچھ قباحت نہین کیونکہ
بعض اہل علم قائل ہین کہ حدیث معنعن قابل اعتبار نہین قال الامام النووی فی
شرح مسلم فی باب صحۃ الاحتجاج بالحدیث المعنعن وذہب بعض اہل العلم
الی انہ لا یحتج بالمعنعن مطلقا لاحتمال الانقطاع انتہی یعنے کہا امام نووی نے شرح
صحیح مسلم مین کہ مذہب بعض اہل علم کا یہہ ہے کہ حدیث معنعن یعنے جس حدیث

کی سند میں عن ہو وہ قابل حجت نہیں واسطے احتمال انقطاع کے۔

## الاعتراض

یہ مسئلہ خلاف ہے، قرآن شریف اور احادیث صحیحہ اور جمہور صحابہ اور تابعین اور اہل حدیث اور اہل فقہ اور اہل اصول بلکہ اجماع سلف کے **قال اللہ تعالیٰ** یاایہا الذین آمنوا ان جاءکم فاسق بنبأ فتبینوا فالآیۃ تدل علی ان خبر الفاسق غیر مقبول وخبر العادل مقبول کما دل علیہ لفظ فتبینوا **وعن** ابی شریح العدوی انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغد من یوم الفتح ولیبلغ الشاہد الغائب متفق علیہ ذکرہ فی المشکوۃ فی باب حرم مکہ **وعن** ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیبلغ الشاہد الغائب عسی ان یبلغ من ہو اوعی لہ منہ متفق علیہ رواہ مسلم فی صحیحہ ورواہ البخاری فی صحیحہ فی کتاب العلم **وعن** ابن مسعود[۱۲] قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نضر اللہ عبدا سمع مقالتی فحفظہا ووعاہا واداہا فرب حامل فقہ غیر فقیہ ورب حامل فقہ الی من ہو افقہ منہ رواہ الشافعی والبیہقی ورواہ احمد والترمذی وابوداود وابن ماجہ والدارمی عن زید ابن ثابت ذکرہ فی المشکوۃ فی کتاب العلم **وقال** الامام النووی فی شرح صحیح مسلم فی باب صحۃ الاحتجاج بالحدیث المعنعن اما خبر الواحد فہو ما لم یوجد فیہ شروط المتواتر سواء کان الراوی لہ واحدا او اکثر واختلف فی حکمہ فالذی علیہ جماہیر المسلمین من الصحابۃ والتابعین فمن بعدہم من المحدثین والفقہاء واصحاب الاصول ان خبر الواحد الثقۃ حجۃ من حجج الشرع ویلزم العمل بہا وذہب القدریۃ والرافضۃ وبعض اہل الظاہر الی انہ لا یجب العمل بہ انتہی **وقال** مسلم فی صحیحہ فی باب صحۃ الاحتجاج

۷۱

بالحدیث المعنعن وذلک ان القول الشائع المتفق علیہ بین اهل العلم بالاخبار والروایات
قدیما وحدیثا ان کل رجل ثقۃ روی عن مثلہ حدیثا وجائز ممکن لہ لقاؤہ والسماع منہ
لکونہما جمیعا کانا فی عصر واحد وان لم یات فی خبر قط انہما اجتمعا ولا تشافہا
بکلام فالروایۃ ثابتۃ والحجۃ بہا لازمۃ الا ان تکون ہناک دلالۃ بینۃ ان ھذا
الراوی لم یلق من روی عنہ ولم یسمع منہ شیئا انتہی کلام مسلم
وقال الامام النووی فی شرح مسلم فی باب فضائل الصحابۃ ولہذا اتفق اھل الحق ومن یعتد
فی الاجماع علی قبول شہاداتہم وقبول روایاتہم وکمال عدالتہم انتہی پس صاف
صاف معلوم ہوا اور کہ روایت ہر صحابی کی خواہ ابوھریرہ ہو یا دیگر صحابی مقبول
ہے نزدیک اہل سنت کے اور سب صحابہ عدول ہیں نزدیک اہل سنت کے
اور حدیث ہر ثقہ کی جو روایت کرے اپنے مثل سے باتفاق سلف اور خلف اہل
سنت کے مقبول ہے جبتک یہہ ثابت نہو کہ اس راوی کی اس مروی عنہ سے
ملاقات اور سماع نہیں ہے اور ماہر حدیث پر ظاہر ہے کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور باقی
کتب حدیث کا مملو ہے حدیث ابوھریرہ اور حدیث معنعن اور حدیث غیر مسلسل
اور جب حدیث ابو ہریرہ اور حدیث معنعن اور حدیث غیر مسلسل قابل حجت نہوئی تو
اب کوئی حدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور باقی صحاح ستہ وغیرہ کی قابل حجت
نہ ہے کیونکہ کوئی حدیث صحاح ستہ وغیرہ کے حدیث ابو ہریرہ اور حدیث معنعن اور حدیث غیر مسلسل

## مسئلہ ہفتہ ہم

اجماع امت کا جسکی سند قرآن یا حدیث سے نہ پائی جائے یعنے ہمکو معلوم نہو
وہ اجماع امت کا خطا ہے قابل اعتبار نہیں ہے چنانچہ مولوی نذیر حسین صاحب
نے اپنی معیار الحق کے صفحہ ۱۳۱ میں فرمایا ہے اجماع واسطے دو امر ضروری ہیں

پہلا امر یہ ہے کہ اتفاق سارے مجتہدین عصر کا اوپر امر شرعی کے متحقق ہو۔ دوسرا امر یہ ہے کہ سند قرآن یا حدیث پائی جاوے کیونکہ نہ پایا جانا سند کا مستلزم خطا کو ہوگا۔ پس اگر یہ دونوں امر ثابت نہوں تو اجماع شرعی متصور نہوگا انتہی۔ پھر کہا بعد چند سطور کے بلکہ ایسا اجماع حکم میں ماوجدنا علیہ اباءنا کے شامل ہوگا کہ جسپر خدا تعالی نے انکار اور نفرت فرمایا انتہے۔ اور کہا مولوی عبد الصمد محمدی نے اپنی کتاب اعتصام السنۃ مطبوعہ مطبع نولکشور کے صفحہ ۳ میں جبکہ جاءت امور الدین والدنیا علی الرائ والقیاس والاجماع فان طوابقا القرآن والاحادیث ہذہ الثلثۃ قبلت والا فلا تقبل اس وقت آئی امور دین اور دنیا کی رائی اور قیاس اور اجماع پر پہر اگر موافق ہو قرآن اور حدیثیں ان تینوں کو تو قبول کیا جاوے انتہے پس بموجب قاعدہ مولوی محمد سعید کے اگر کوئی صاحب اسپر عمل کریں اور دلیل اجماعیہ کو جب تک سند اسکی قرآن و حدیث سے نہ پاوے تو نہ سمجہیں اور دلیل اجماع کفار کو جانیں تو انپر کچھ قباحت نہیں

## الاعتراض

یہ مسئلہ خلاف ہے قرآن شریف اور احادیث صحیحہ اور اہل سنت وجماعت اور ائمہ اربعہ کے قال اللہ تعالے ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا وعن عرفجۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ سیکون ہنات وہنات فمن اراد ان یفرق امر ہذہ الامۃ وہی جمیع فاضربوہ بالسیف کائنا من کان رواہ مسلم فی صحیحہ فی باب من ابواب کتاب الامارۃ وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لایجمع امتی علی ضلالۃ ویداللہ علی الجماعۃ ومن شذ شذ فی النار رواہ الترمذی ذکرہ فی المشکوۃ فی باب الاعتصام وعن ابی مالک الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل اجارکم من ثلث خلال ان لاتجتمعوا علی ضلالۃ الحدیث رواہ ابوداؤد ذکرہ فی المشکوۃ فی باب فضائل سید المرسلین وعن عمرو بن قیس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وعدلی فی امتی واجارہم من ثلاث لایعمہم بسنۃ ولا یستاصلہم عدو ولا یجمعہم علی ضلالۃ رواہ الدارمی ذکرہ فی المشکوۃ فی باب فضائل سید المرسلین وقال فی کشف البزدوی فی باب حکم الاجماع قولہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لایجتمع امتی علی ضلالۃ تقدیر ہذا الدلیل ان الروایات تظاہرت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعصمۃ ہذہ الامۃ عن الخطاء بالفاظ مختلفۃ علی لسان الثقات من الصحابۃ کعمر وابنہ وابن مسعود وابی سعید الخدری وانس بن مالک وابی ہریرۃ رض وحذیفۃ بن الیمان وغیرہم رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین مع اتفاق المعنی کقولہ علیہ السلام لایجتمع امتی علی ضلالۃ وقولہ علیہ السلام سالت ربی ان لایجمع امتی علی ضلالۃ فاعطانیہا وقولہ علیہ السلام لم یکن اللہ لیجمع امتی علی ضلالۃ انتہے وقال القسطلانی فی المواہب ان لاتجتمعوا علی ضلالۃ رواہ احمد فی مسندہ والطبرانی فی معجمہ وابن ابی خیثمۃ فی تاریخہ عن ابی ذر الغفاری

مرفوعاً نے حدیث سالت ربی ان لا یجتمع امتی علی ضلالۃ فاعطانیہا ورواہ ابن ابی عاصم عن ابی مالک الاشعری ان اللہ اجارکم من ثلاث ان لا تجتمعوا علی ضلالۃ قال شیخنا السخاوی فہو حدیث مشہور … واسانیدہ کثیرۃ وشواہدہ متعددۃ انتہی کلام القسطلانی **وقال** الزرقانی فی شرح المواہب اخرج ابو نعیم والحاکم وابن مندۃ والترمذی من ابن عمر مرفوعاً ان اللہ لا یجمع ہذہ الامۃ علی ضلالۃ ثم اخرج الدارقطنی وابن ماجہ وغیرہما عن انس مرفوعاً ان امتی لا تجتمع علی ضلالۃ واخرج الحاکم عن ابن عباس مرفوعاً لا یجمع اللہ ہذہ الامۃ علی ضلالۃ واخرج ابن ابی عاصم وغیرہ عن عقبۃ بن عامر مرفوعاً ان اللہ لا یجمع ہذہ الامۃ علی ضلالۃ انتہی **وقال** فی سلم الثبوت وبحر العلوم شرح سلم الثبوت واستدل ثانیاً لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجتمع امتی علی ضلالۃ فانہ یفید عصمۃ الامۃ عن الخطاء فانہ متواتر المعنی فانہ قد ورد بالفاظ مختلفۃ یفید کلہا عصمۃ الامۃ وبلغت رواۃ تلک الالفاظ حد التواتر انتہی **وقال** العلامۃ التفتازانی فی التلویح شرح التوضیح تواتر ما ذکر من الاخبار تدل ستدل علی حجیۃ الاجماع بان الاخبار فی عصمۃ الامۃ عن الخطاء مع اختلاف عباراتہا وکون کل واحد منہا خبر واحد قد تظاہرت حتی صارت متواتر المعنی انتہی **وقال** بحر العلوم فی شرح سلم الثبوت فی ذالاجماع فان القدر المشترک من ہذہ الاخبار قطعاً ہو عصمۃ الامۃ عن الخطاء لاشک فیہ انتہی **وقال** فی سلم الثبوت وبحر العلوم شرح سلم الثبوت الاجماع حجۃ قطعاً عند الجمیع من اہل القبلۃ ولا یعتد لشرذمۃ من الحمقاء الخوارج والرافضۃ فانہم حادثون بعد الاتفاق یشککون فی ضروریات الدین مثل السوفسطائیۃ فی الضروریات العقلیۃ انتہی **وقال** الشیخ ابن حاجب فی مختصر الاصول والقاضی فی شرح مختصر الاصول الاجماع حجۃ عند جمیع العلماء فان قیل فقد خالف النظام والشیعۃ وبعض الخوارج قلنا لا عبرۃ بمخالفتہم لانہم قلیلون من اہل الہوی والبدع تدنشؤا بعد الاتفاق انتہی **وقال** فی سلم الثبوت وبحر العلوم شرح سلم الثبوت الاجماع حجۃ لا یختص بالصحابۃ بل اجماع من بعدہم ایضاً حجۃ خلافاً للظاہریۃ انتہی **وقال** فی سلم الثبوت وبحر العلوم شرح سلم الثبوت فی آخر فصل ادلۃ المناظرۃ للائمۃ الاربعۃ ابی حنیفۃ نعمان بن ثابت الکوفی ومالک بن انس المدنی ومحمد ابن ادریس الشافعی واحمد بن محمد بن حنبل رضوان اللہ علیہم اجمعین علی الاصول الاربعۃ الکتاب والسنۃ والاجماع والقیاس اتفاق انتہی

## مسئلہ ہیجدہم

قیاس مسائل دین میں حرام اور بدعت حقیقیہ ہے اور قیاس پر چلنے والا مرتکب گناہ کا ہے چنانچہ مولوی نذیر حسین صاحب نے اپنی کتاب معیار الحق مطبوعہ مطبع لاہور کے صفحہ ۹۰ میں فرمایا ثواب عبادات احیا برائے اموات بخلاف نیابت در عبادت مالیہ وترویج مسایل قیاسیہ از قبیل بدعت حقیقیہ ست انتہی اور مولوی عبد اللہ محمدی نے اپنی کتاب اعتصام السنۃ مطبوعہ مطبع نولکشور کے صفحہ ۱۰۳ میں فرمایا

اول یعنی قرآن اور حدیث روشن تر ہے مانند سورج کے اور ثانی یعنی قیاس اور اجماع مانند اُلو بھاگنے والے کے ہے
انتھے اور مولوی محی الدین تاجر کتب لاہور نے اپنی کتاب ظفر المبین مطبوعہ مطبع محمدی واقع لاہور کے صفحہ
۵ مین فرمایا **فائدہ** یہہ حدیث صاف دلالت کرتی ہے اسپر کہ قیاس پر چلنے والا مرتکب گناہ کا ہے بہت سے
حضرت کے اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین اور ائمہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ دین کے معاملہ مین قیاس
کرنا حرام ہے انتھے پس بموجب قاعدہ مولوی محمد سعید کے اگر کوئی صاحب اسپر عمل کرے کہ صحابہ اور ائمہ اربعہ
اور علماء اہل قیاس کو گنہگار جانے اور مسائل قیاسیہ دین کو لغو جانے تو اسپر کچھ قباحت نہین ۔

## الاعتراض

یہہ مسئلہ خلاف ہے قرآن شریف اور احادیث صحیحہ اور ائمہ اربعہ اور صحابہ کرام اور جمہور علماء عظام کے **قال** اللہ تعالیٰ
قل سیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبۃ المکذبین **وقال** اللہ تعالیٰ قل سیروا فی الارض فانظروا کیف
کان عاقبۃ المجرمین **وقال** اللہ تعالیٰ کلما دخل علیہا زکریا المحراب وجد عندہا رزقا قال یا مریم انی لک ہذا
قالت ہو من عند اللہ ان اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب ہنالک دعا زکریا ربہ قال رب ہب لی من
لدنک ذریۃ طیبۃ انک سمیع الدعاء **وقال** اللہ تعالیٰ واللہ فضل بعضکم علی بعض فی الرزق فما الذین فضلوا
برادی رزقہم علی ما ملکت ایمانہم فہم فیہ سواء **وقال** اللہ تعالیٰ ضرب اللہ مثلا عبدا مملوکا لا یقدر علی شیء
ومن رزقناہ منا رزقا حسنا فہو ینفق منہ سرا وجہرا ہل یستوون **وقال** اللہ تعالیٰ ضرب لکم
مثلا من انفسکم ہل لکم من ما ملکت ایمانکم من شرکاء فی ما رزقناکم فانتم فیہ سواء تخافونہم کخیفتکم انفسکم کذلک
نفصل الآیات لقوم یعقلون **وقال** اللہ تعالیٰ قل لو کان معہ آلہۃ کما یقولون اذا لابتغوا الی ذی العرش
سبیلا سبحانہ وتعالیٰ عما یقولون علوا کبیرا **وقال** اللہ تعالیٰ وما کان معہ من الہ اذا لذہب کل
الہ بما خلق ولعلا بعضہم علی بعض سبحان اللہ عما یصفون **وقال** اللہ تعالیٰ اولیس الذی خلق السموات والارض
بقادر علی ان یخلق مثلہم بلی **وقال** اللہ تعالیٰ وقالوا ءاذا کنا عظاما ورفاتا ءانا لمبعوثون خلقا جدیدا اولم یروا ان اللہ
الذی خلق السموات والارض بقادر علی ان یخلق مثلہم **وقال** اللہ تعالیٰ یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی
ویحی الارض بعد موتہا وکذلک تخرجون **وقال** اللہ تعالیٰ الم یک نطفۃ من منی یمنی ثم کان علقۃ فخلق فسوی
فجعل منہ الزوجین الذکر والانثی الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی **وقال** اللہ تعالیٰ اولم یروا ان اللہ
الذی خلق السموات والارض ولم یعی بخلقہن بقادر علی ان یحیی الموتی بلی انہ علی کل شیء قدیر **قال** اللہ
تعالیٰ وتلک الامثال نضربہا للناس لعلہم یتفکرون **وقال** اللہ تعالیٰ فاعتبروا یا اولی الابصار وعن

عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحلبن احد ماشية احد بغير اذنه ايحب احدكم ان تؤتى
مشربته فتكسر خزانته فينتقل طعامه فانما تخزن لهم ضروع مواشيهم اطعماتهم متفق عليه

وعن ابي هريرة وعبد الله بن عمرو قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا حكم الحاكم فاجتهد
فاصاب فله اجران واذا حكم فاجتهد واخطأ فله اجر واحد متفق عليه وعن معاذ ابن جبل ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم لما بعثه الى اليمن قال كيف تقضي اذا عرض لك قضاء قال اقضي بكتاب الله قال فان لم تجد في كتاب الله
قال فبسنة رسول الله قال فان لم تجد في سنة رسول الله ... بما يرضى به رسول الله رواه الترمذي وابوداؤد
والدارمي وقال في سلم الثبوت فانه خبر مشهور يفيد الطمانينة انتهى وعن عبد الله قال قد اتى
علينا زمان ولسنا نقضي ولسنا هنالك ثم ان الله عز وجل قدر علينا ان بلغنا ما ترون فمن عرض له منكم
قضاء بعد اليوم فليقض بما في كتاب الله فان جاء امر ليس في كتاب الله فليقض بما قضى به نبيه صلى الله عليه وسلم
فان جاءه امر ليس في كتاب الله ولا قضى به نبيه صلى الله عليه وسلم فليقض بما قضى به الصالحون فان جاءه امر ليس في
كتاب الله ولا قضى به نبيه صلى الله عليه وسلم ولا قضى به الصالحون فليجتهد رأيه رواه النسائي في سنن في آداب القضاء وعن كبشة بنت كعب
بن ابي قتادة ان ابا قتادة دخل عليها فسكبت له وضوءا فجاءت هرة تشرب منه فاصغى لها الاناء حتى شربت
قالت كبشة فرآني انظر اليه فقال اتعجبين يا ابنة اخي فقلت نعم فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انها
ليست بنجس انها من الطوافين عليكم او الطوافات رواه مالك واحمد والترمذي وابو داؤد والنسائي وابن ماجه والدارمي
وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الهرة ليست بنجس انها من الطوافين عليكم واني رأيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ بفضلها رواه ابوداؤد وعن البراء بن عازب قال صالح النبي صلى الله
عليه وسلم يوم الحديبية على ثلثة اشياء على ان من اتاه من المشركين رده اليهم ومن اتاهم من المسلمين لم يردوه وعلى ان
يدخلها من قابل ويقيم بها ثلثة ايام فلما دخلها ومضى الاجل خرج فتبعته ابنة حمزة تنادي يا عم يا عم فتناولها علي
فاخذ بيدها فاختصم فيها علي وزيد وجعفر فقال علي انا اخذتها وهي بنت عمي وقال جعفر بنت عمي وخالتها تحتي وقال
زيد بنت اخي فقضى بها النبي صلى الله عليه وسلم لخالتها وقال الخالة بمنزلة الام متفق عليه وعن ابن عباس قال مر
النبي صلى الله عليه وسلم بقبرين فقال انهما ليعذبان وما يعذبان في كبير اما احدهما فكان لا يستتر من البول واما الاخر
فكان يمشي بالنميمة ثم اخذ جريدة رطبة فشقها بنصفين ثم غرز في كل قبر واحدة قالوا يا رسول الله لم صنعت هذا قال لعله
ان يخفف عنهما ما لم ييبسا متفق عليه قوله لعله لا يستقيم فيما كان بالوحي بل هو قياس على حديث الوحي المروي عن جابر
في آخر صحيح مسلم قبل كتاب التفسير وعن ابي هريرة ان اعرابيا اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان امرأتي ولدت غلاما

اسود والی انکرتہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل لک من ابل قال نعم قال فما الوانہا قال حمر قال فہل
فیہا من اورق قال ان فیہا لورقا قال فانی تری ذلک جاءہا قال عرق نزعہا قال فلعل ہذا عرق نزعہ
ولم یرخص لہ فی الانتفاء متفق علیہ رواہ البخاری فی آخر صحیحہ فی باب ثبوت القیاس **وعن** ابن عباس ان امراۃ
جاءت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ان امی نذرت ان تحج فماتت قبل ان تحج فاحج عنہا قال نعم حجی عنہا
ارأیت لو کان علی امک دین اکنت قاضیتہ قالت نعم قال اقضوا الذی لہ فان اللہ احق بالوفاء رواہ البخاری فی
آخر صحیحہ فی باب ثبوت القیاس **وعن** ابن عباس قال اتی رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اختی نذرت
ان تحج وانہا ماتت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو کان علیہا دین اکنت قاضیہ قال نعم قال فاقض دین اللہ فہو احق
بالقضاء متفق علیہ ذکرہ فی المشکوۃ فی صدر کتاب المناسک **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا اشتد الحر فابردوا بالصلوۃ فان شدۃ الحر من فیح جہنم رواہ البخاری **وعن** ابی ذر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بکل تسبیحۃ صدقۃ وکل تکبیرۃ صدقۃ وکل تحمیدۃ صدقۃ وکل تہلیلۃ صدقۃ
وامر بالمعروف صدقۃ ونہی عن المنکر صدقۃ وفی بضع احدکم صدقۃ قالوا یا رسول اللہ ایاتی احدنا شہوتہ ویکون لہ
فیہا اجر قال ارأیتم لو وضعہا فی حرام اکان علیہ فیہا وزر فکذلک اذا وضعہا فی الحلال لہ اجر رواہ مسلم فی
صحیحہ فی باب بیان ان اسم الصدقۃ یقع علی کل نوع من المعروف من ابواب کتاب الزکوۃ **وعن** انس
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ اتی برجل قد شرب الخمر فضربہ بجریدتین نحو الاربعین وفعلہ ابو بکر فلما کان عمر استشار
الناس فقال عبد الرحمن بن عوف کاخف الحدود ثمانین فامر بہ عمر رواہ الترمذی وقال حدیث انس حدیث حسن
صحیح والعمل علی ہذا عند اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم ان حد السکران ثمانون انتہی **وعن** ثور بن
زید الدیلی قال ان عمر بن الخطاب استشار فی حد الخمر فقال لہ علی اری ان تجلدہ ثمانین جلدۃ فانہ اذا شرب سکر
واذا سکر ہذی واذا ہذی افتری فجلد عمر فی حد الخمر ثمانین رواہ الامام مالک **وعن** جابر بن عبد اللہ قال عمر بن
الخطاب ہششت فقبلت وانا صائم فقلت یا رسول اللہ صنعت الیوم امرا عظیما قبلت وانا صائم قال ارأیت
لو تمضمضت من الماء وانت صائم قلت لا باس بہ قال فمہ رواہ ابو داؤد **وقال** فی مسلم الثبوت ومختصر الاصول

ذکرہ العضد فی شرح مسلم الثبوت ٢

والعضدی شرح مختصر الاصول لنا انہ تواتر من الصحابۃ المجتہدین العمل بالقیاس عند عدم النص وان کانت
التفاصیل احادا لکن قدر المشترک وہو ان الصحابۃ کانوا یعملون بالقیاس متواتر ولنا ایضا ان عملہم بالقیاس
تکرر وشاع من غیر نکیر والعادۃ تقضی بان السکوت فی مثلہ من الاصول العامۃ وائمۃ الاثر وفاق ودوفاقہم حجۃ
قاطعۃ فہذا الاستدلال بنفس اجماعہم علی حجیۃ القیاس والعمل بہ انتہی **قال** الامام النووی فی شرح صحیح مسلم فی باب

بیان ان اسم الصدقۃ یقع علی کل نوع من المعروف من ابواب کتاب الزکوۃ فی شرح الحدیث المذکور فیہ جواز القیاس وہو مذہب العلماء کافۃ ولم یخالف فیہ الا اہل الظاہر ولا یعتد بہم واما المنقول عن التابعین ونحوہم من ذم القیاس فلیس المراد بہ القیاس الذی یعتمدہ الفقہاء المجتہدون انتہی قال عبد الوہاب الشعرانی فی المیزان فی فصل من فصول المیزان بل جمیع العلماء یقیسون فی مضایق الاحوال اذا لم یجدوا فی المسئلۃ نصا من کتاب ولا سنۃ ولا اجماع ولا قضیۃ الصحابۃ وکذلک لم یزل مقلدوہم یقیسون الی وقتنا ہذا فی کل مسئلۃ لا یجدون فیہا نصا من غیر نکیر فیما بینہم بل جعلوا القیاس احد الادلۃ الاربعۃ فقالوا الکتاب والسنۃ والاجماع والقیاس انتہی

## فائدہ

مخفی نرہے اہل علم پر کہ مسئلہ غیر مقلدین کا کہ الف خاتم النبیین میں عہد کیلئے ہے اور آنحضرت علیہ السلام خاتم نبوۃ تشریعی کے ہیں نہ مطلق نبوت کے یہہ مسئلہ مفید ہے اُن مدعیان نبوۃ کو جو مصداق ہیں حدیث ثوبان کے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلہم یزعم انہ نبی اللہ وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی رواہ الترمذی وغیرہ اور مسئلہ غیر مقلدین کا کہ خدا تعالی نے پیدا کیا آدم کو اپنی صورت پر یعنے خدا تعالی مصور ہے بصورت آدم علیہ السلام کے یہہ مسئلہ مفید ہے مدعیان الوہیۃ کو اور دجال کو جو مدعی الوہیۃ کا ہوگا بموجب ان احادیث کے عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یخفی علیکم ان اللہ لیس باعور وان المسیح الدجال اعور عین الیمنی کان عینہ عنبۃ طافیۃ متفق علیہ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی الا قد انذر امتہ الاعور الکذاب الا انہ اعور وان ربکم لیس باعور مکتوب بین عینیہ ک ف ر متفق علیہ وعن اسماء بنت یزید قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتی فذکر الدجال فقال ان من اشد فتنتہ انہ یاتی الاعرابی فیقول ارایت ان احییت لک ابلک الست تعلم انی ربک فیقول بلی فیتمثل لہ الشیطان نحو ابلہ کاحسن ما یکون ضروعا واعظمہ اسنمۃ قال ویاتی الرجل قد مات اخوہ ومات ابوہ فیقول ارایت ان احییت لک اباک واخاک الست تعلم انی ربک فیقول بلی فیتمثل لہ الشیاطین نحو ابیہ ونحو اخیہ الحدیث رواہ احمد وابوداود الطیالسی ذکر منہ فی المشکوۃ فی باب العلامات بین یدی الساعۃ ---------- اور مسئلہ غیر مقلدین کا کہ حدیث صحیح کہ جسکی صحت میں کسیکو کلام ہو اور حدیث معنعن اور حدیث ابوہریرہ اور حدیث غیر مسلسل حجت نہیں اور مسئلہ غیر مقلدین کا کہ اجماع جسکی سند معلوم نہو حجت نہیں اور مسئلہ غیر مقلدین کا کہ قیاس حجت نہیں یہہ سب مسایل مفید ہیں اُن لوگوں کو جو مصداق ہیں ان احادیث کے عن ابی رافع قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا الفین احدکم متکئا علی اریکتہ یاتیہ الامر من امری مما امرت بہ او نہیت عنہ
فیقول لا ادری ما وجدنا فی کتاب اللہ اتبعناہ رواہ احمد و ابوداود والترمذی وابن ماجہ والبیہقی وعن
المقدام بن معدیکرب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا انی اوتیت القرآن ومثلہ معہ الا یوشک رجل
شبعان علی اریکتہ یقول علیکم بہذا القرآن فما وجدتم فیہ من حلال فاحلوہ وما وجدتم فیہ من حرام فحرموہ وان ما حرم
رسول اللہ کما حرم اللہ رواہ ابوداود وابن ماجہ والدارمی وعن العرباض بن ساریۃ قال قام رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقال ایحسب احدکم متکئا علی اریکتہ یظن ان اللہ لم یحرم شیئا الا ما فی ہذا القرآن الا وانی
واللہ قد امرت ووعظت ونہیت عن اشیاء انہا لمثل القرآن او اکثر رواہ ابوداود ذکرہ فی المشکوۃ فی باب الاعتصام
بالکتاب والسنۃ ؞

# مسئلہ نوزدہم

کینہ یعنے بغض رکھتے تھے حضرت فاطمہؓ ساتھ حضرت ابوبکرؓ کے اور کینہ رکھتے تھے حضرت عمر ساتھ
حضرت علی رض کے چنانچہ مولوی عبد اللہ محمدی نے اپنی کتاب اعتصام السنۃ مطبوعہ مطبع مطلع نور کانپور
کے صفحہ ۶۸ میں فرمایا وحقد فاطمۃ ابابکر الصدیق وحقد عمر علیا اور کینہ رکھنا حضرت فاطمہ کا ابوبکر صدیقؓ کو اور کینہ
عمر کا علی کے ساتھ انتہی پس جبکہ ان صحابہ جلیل القدر کا یہ حال ہے تو باقی صحابہ کا بھی حال بطریق اولی ہوا
پس بموجب قاعدہ مولوی محمد سعید کے اگر کوئی صاحب یہ اعتقاد رکھے کہ حضرت فاطمہ کینہ رکھتی تھی ساتھ
ابوبکر صدیق کے اور حضرت عمر کینہ رکھتے تھے ساتھ حضرت علی کے تو اس پر کچھ قباحت نہیں ۔

## الاعتراض

یہ مسئلہ خلاف ہے قرآن شریف اور احادیث صحیحہ اور اہل سنت وجماعت کے قال اللہ تعالے
والف بین قلوبہم لو انفقت ما فی الارض جمیعا ما الفت بین قلوبہم قال اللہ تعالے السابقون الاولون
من المہاجرین والانصار والذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ قال اللہ تعالے محمد رسول اللہ
والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم تراہم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا
قال اللہ تعالی ولکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان
وعن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکرموا اصحابی فانہم خیارکم
ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یظہر الکذب رواہ النسائی باسناد صحیح وعن عمران بن حصین قال قال ا

غیر مقلدین کا عقیدہ شیعہ اور رافضی اور ان حق

رسول الله صلى الله عليه وسلم خير امتي قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم ان بعدهم قوما يشهدون ولا
يستشهدون ويخونون ولا يؤتمنون الحديث متفق عليه وعن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم لا تسبوا اصحابي فلو ان احدكم انفق مثل احد ذهبا ما بلغ مد احدهم ولا نصيفه متفق عليه وعن
عبد الله بن مغفل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الله الله في اصحابي لا تتخذوهم غرضا من بعدي فمن احبهم
فبحبي احبهم ومن ابغضهم فببغضي ابغضهم ومن اذاهم فقد اذاني ومن اذاني فقد اذى الله ومن اذى الله فيوشك ان ياخذه
رواه الترمذي وعن ابي سعيد الخدري قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لو كنت متخذا خليلا غير ربي لاتخذت
ابا بكر خليلا رواه البخاري وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء بلال يؤذنه بالصلوة
فقال مروا ابا بكر ان يصلي بالناس فصلى ابو بكر تلك الايام الحديث متفق عليه وعن عائشة قالت قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينبغي لقوم فيهم ابو بكر ان يؤمهم غيره رواه الترمذي وعن جبير بن مطعم قال
اتت رسول الله صلى الله عليه وسلم امرأة فكلمته في شيء فامرها ان ترجع اليه قالت يا رسول الله ارأيت ان جئت
ولم اجدك كانها تريد الموت قال فان لم تجديني فاتي ابا بكر متفق عليه وعن ابي سعيد الخدري قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم لا تبقين في المسجد خوخة الا خوخة ابي بكر متفق عليه وعن ابي هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم انا اول من تنشق عنه الارض ثم ابو بكر ثم عمر الحديث متفق عليه وعن
سعد بن ابي وقاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ابن الخطاب والذي نفسي بيده ما لقيك الشيطان
سالكا فجا قط الا سلك فجا غير فجك متفق عليه وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله جعل الحق على
لسان عمر وقلبه رواه الترمذي وحسنه وصححه وعن ابن عباس قال قال النبي صلى الله عليه وسلم
اللهم اعز الاسلام بابي جهل ابن هشام او بعمر بن الخطاب فاصبح عمر فغدا الى النبي صلى الله عليه وسلم
فاسلم ثم صلى في المسجد ظاهرا رواه احمد والترمذي وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ولقد كان فيما قبلكم من الامم محدثون فان يك في امتي احد فانه عمر متفق عليه وعن انس وعلي قالا قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ابو بكر وعمر سيدا كهول اهل الجنة من الاولين والآخرين الا النبيين والمرسلين
رواه الترمذي وحسنه وعن محمد بن الحنفية قال قلت لابي اي الناس خير بعد النبي صلى الله عليه وسلم
قال ابو بكر قلت ثم اي قال عمر وخشيت ان يقول عثمان قلت ثم انت قال ما انا الا رجل من المسلمين
رواه البخاري وعن عمر قال ابو بكر سيدنا وخيرنا واحبنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه
البخاري والترمذي وعن ابن عمر قال كنا في زمن النبي صلى الله عليه وسلم لا نعدل بابي بكر احدا ثم عمر ثم عثمان ثم

ومن اذاني [illegible] ما لك [illegible] يا ابا بكر [illegible] رواه ابو داود وعن عائشة قالت [illegible] افضل [illegible] بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم

شرک اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نفاضل بینہم رواہ البخاری اکر ہذہ الاحادیث فی المشکوۃ وقال امام الائمۃ وسراج الامۃ ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ فی الفقہ الاکبر ولا نذکر احدا من الصحابۃ الا بخیر انتہی وقال النسفی فی العقائد ویکف عن ذکر الصحابۃ الا بخیر انتہی وقال فی مسلم الثبوت وبحر العلوم شرح مسلم الثبوت فی بحث السنۃ فی مسئلۃ یعارض الجرح والتعدیل الاکثر من اہل القبلۃ وہم اہل السنۃ والجماعۃ قالوا الاصل فی الصحابۃ العدالۃ انتہی وقال الامام النووی فی شرح مسلم فی باب فضائل الصحابۃ ولہذا اتفق اہل الحق ومن یعتد بہ فی الاجماع علی قبول شہاداتہم وقبول روایاتہم وکمال عدالتہم رضی اللہ

## مسئلہ بستم

التزام مذہب معین کا مذہب اربعہ اہل سنت وجماعت سے بدعت ہے اور حرام اور شرک مثل مردمان ایام جاہلیت کے چنانچہ مولوی نذیر حسین صاحب نے اپنی کتاب ثبوت الحق الحقیق مطبوعہ مطبع چشمہ فیض دہلی کے صفحہ ۲ میں فرمایا کیونکہ تقلید شخصی اور التزام مذہب معین پر حکم اور خطاب شارع کا صادر نہیں ہوا پس حسب تمہید اور عمل پر بحکم خدا اور رسول کا ناطق نہو وہ عقیدہ اور عمل مردود اور قبیح ہوتا ہے انتہی۔ پس یہ عبارت نص صریح ہے اس امر میں کہ التزام مذہب معین کا مذاہب ائمہ اربعہ سے بلا دلیل ہے اور کتاب مذکور کے صفحہ ۱۰ میں فرمایا کہ تقریر و تقلید مقلدان زمان بلا دلیل مثل تقریر و تقلید مردمان ایام جاہلیت کی ہے انتہی پس یہ عبارت نص صریح ہے کہ تقلید مذہب معین کے بلا دلیل مثل تقلید مردمان ایام جاہلیت کے ہے پس خلاصہ دونوں عبارتوں کا یہ ہوا کہ تقلید مذہب معین کی مذاہب اربعہ سے بلا دلیل ہے اور جو تقلید کہ بلا دلیل ہو وہ تقلید مثل تقلید مردمان ایام جاہلیت کے ہے پس نتیجہ یہ ہوا کہ تقلید مذہب معین کی مذاہب اربعہ سے مثل تقلید کفار زمانہ آنحضرت علیہ السلام پس خلاصہ مولوی نذیر حسین صاحب کا یہ ہوا کہ سب لوگ جو مقلد مذہب معین کے ہیں خواہ حنفی ہوں یا مالکی یا شافعی یا حنبلی وہ مشرک ہیں مثل کفار زمانہ آنحضرت علیہ السلام کے۔ اور مولوی عبداللہ محمدی نے اپنی کتاب اعتصام السنۃ مطبوعہ مطبع نولکشور کے صفحہ ۶۹ میں فرمایا اسی طرح مذاہب اربعہ جیسے حنفیہ و شافعیہ و مالکیہ و حنبلیہ وغیرہ انکے جیسے قادریہ اور مجددیہ اور نقشبندیہ اور چشتیہ بدا اور بدعت ہیں نہیں ہے سنت انتہی اور مولوی صدیق حسن صاحب نے کہ وہ امام اور مرجع غیر مقلدین کے ہیں اپنی کتاب ترجمان وہابیہ مطبوعہ مطبع مفید عام واقع آگرہ کے صفحہ ۱۰ میں فرمایا جو قرآن و حدیث پر چلتے ہیں۔ اور جنکا نام زبردستی وہابی رکھا گیا ہے . . . .

. . . . . . العدوہ اس نام کو اپنے واسطے پسند نہیں کرتے اپنے امور مذہبی موافق رائگور منٹ ہیا انتھے اور فرمایا بعد چند سطور کے بلکہ مستحق اس لقب کے وہ لوگ ہیں جو اپنا مذہب حنفی شافعی بتلاتے ہیں۔ اور رات دن اہل حدیث کا رد کرتے ہیں بلکہ زیادہ حکر نے والے مذہب عیسائی کے یہی لوگ ہیں

تقلید کو شرک اور حرام کہنا غیر مقلدین کا عقیدہ

جنکو ہم مقلد مذہب یا بدعتی کہتے ہین انتہی کلام مولوی صدیق حسن بجروفہ آمدہ سید احمد خان صاحب نے جو نیچری مشہور ہیں اور صاحب تفسیر قرآن اور صاحب تہذیب الاخلاق ہے اپنی کتاب دافع البہتان مطبوعہ مطبع محبوب شاہی واقع حیدرآباد دکن ۱۲۹۹ ہجری مین فرمایا ہے عقیدہ کفریہ میرا اعتقاد نہین ہے کیونکہ مین تو تقلید مروجہ کو بھی شرک فی النبوۃ سمجھتا ہون انتہی آور مولوی عبد اللہ محمدی نے اپنی کتاب ایصال طریق اتباع الی طریق رسول رب العلمین مطبوعہ مطبع مطلع نور کانپور کے صفحہ ۹ مین فرمایا ہے سب کسی کا مذہب نرکھتے تھے سوائے اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول کے بجز ان سب کے تابعدارون کو چاہئے کہ یہ بھی کسی کا مذہب نہ رکھین لامذہب ہون بموجب قول سعدی شیرازی کے الناس علی دین ملوکہم سب لوگ اپنے دین بادشاہون پر ہوتے ہین اور مذہب رکھنا بھی بدعت ہے مصداق اسکا روایت صحیح نسائی مین ہے کہ کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار انتہی آور مولوی محمد سعید پنجابی شاگرد مولوی نذیر حسین نے اپنی کتاب ہدایۃ القلوب القاسیہ مطبوعہ مطبع دہلی کے صفحہ ۱۳ مین فرمایا عقلمند کو ایک اشارہ کافی ہے مولوی صاحبون کو لازم ہے کہ اس پٹہ تقلید کو گردن سے اتار کر عمل بالحدیث شروع کرین انتہی آور مولوی محمد ابراہیم بن حکیم محمد عبد اللہ ساکن سیر تھ نے اپنے فتاوی ابراہیم مطبوعہ مطبع برکاش الہ آباد کے صفحہ اول مین فرمایا الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفے اما بعد جاننا چاہئے کہ تقلید شخصی حرام اور بدعت ہے کیونکہ فرمایا اللہ صاحب نے فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لاتعلمون اھل ذکر جمیع علماء امت ہین۔ ابو حنیفہ آور شافعی مخصوص نہین ہین بلکہ بے علم اپنے وقت کے عالمون سے سوال کرے اور حاضر غایب سے سوال نہین کر سکتا انتہی اور مولوی محی الدین تاجر کتب لاہوری نے اپنی کتاب ظفر المبین مطبوعہ مطبع لاہور کے صفحہ ۲۰ مین یہ فرمایا

بھنسو تقلید شخصی مین نہ ہرگز ❊ تمہاری ہوے اس مین ہے خرابی ❊
رہی تقلید شخصی مین اگر تم ❊ نہ ہو محشر کے دن ہنسو رہائی ❊
ہوی جب مجکو فکر سال تاریخ ❊ ندا ہاتف سی یون جلدی سے آئی ❊
اڑا نادان کا سر لکھہ اسکی تاریخ ❊ کرہے تقلید شرک ادے بھائی ❊

پس بموجب اقوال مذکورہ غیر مقلدین کے سب لوگ حنفی شافعی حنبلی مالکی بوجہ التزام مذہب خاص کے مذاہب ائمہ اربعہ سے بدعتی اور مشرک مثل مردمان ایام جاہلیت کے ہوئے اور ملتزم مذہب امام مہدی علیہ السلام کا بدعتی اور مشرک ہوا حالانکہ یہ قول غیر مقلدین کا کہ تقلید اور التزام مذہب معین کا مذاہب اربعہ سے بدعت اور شرک ہے خلاف ہے صریح کتاب اللہ کے قال اللہ تعالے فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لاتعلمون وقال اللہ تعالی واتبع سبیل من اناب الی کیونکہ یہ دونوں آیت شامل ہین مقلد اور ملتزم مذہب امام افضل اور عدم ملتزم کو کیونکہ یہ دونون آیت مطلق شامل ہین دونون قسم تقلید کو نہ مقید ساتھہ احدہما کے جیسا کہ تحریر رفتہ شامل ہی مونث مذکر دونون قسم کو نہ مقید ساتھ احدہما کے پس ملتزم مذہب خاص کا فرد اور مصداق ہے ان دونون آیت کا جیسا کہ عدم ملتزم فرد اور مصداق ہے

غیر مقلدین کا تقلید کو شرک اور حرام کی نسبت کرنا - اس عقیدے کا جواب اگلے صفحات دیں - (فاروق جبر ودی امجوی)

# الاعتراض

یہہ مسئلہ خلاف ہے قرآن شریف اور احادیث صحیحہ اور اجماع اور قیاس اور جمہور علماء دین کے بلکہ جمیع علماء کے اور نیز
خلاف ہے دلیل انتظامی اور دلیل الزامی کے بیان اجمالی یہہ ہے کہ اتباع کے جیسے دو معنے ہیں شرعی اور غیر شرعی
معنے شرعی کما قال اللہ تعالے واتبع ملۃ ابراہیم حنیفا وقال اللہ تعالی واتبعت ملۃ آبائی ابراہیم واسحق ویعقوب
وقال اللہ تعالی واتبع سبیل من اناب الی ۔ اور معنے غیر شرعی کما قال اللہ تعالے واذا قیل لہم اتبعوا
ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما الفینا علیہ اباءنا اولو کان آباؤھم لا یعقلون شیئا ولا یہتدون اسیطرح
تقلید کے دو معنے ہیں شرعی اور غیر شرعی معنے شرعی وہ عمل کرنا ہے ساتھ قول غیر کے بحکم حجت شرعیہ کے
اور معنی غیر شرعی وہ عمل کرنا ہے ساتھ قول غیر کے بغیر حجت شرعیہ کے لہذا تقلید مفتی دین اسلام کا
باتفاق اہل اصول مصداق ہے تقلید شرعی کا نہ مصداق تقلید غیر شرعی کا کیونکہ اہل اصول بالاتفاق رجوع کو
طرف رسول اور اجماع کے اور رجوع عامی کو طرف مفتی کے اور رجوع قاضی کو طرف عدول کے ان چاروں کو
خارج کرتے ہیں مصداق ہونے تقلید غیر شرعی سے کیونکہ ان چاروں کی تقلید ثابت ہے حجت شرعیہ سے
قال الشیخ ابن الحاجب المالکی المذہب فی مختصر الاصول ۔ والقاضی شافعی المذہب فی شرح
مختصر الاصول التقلید ہو العمل بقول الغیر من غیر حجۃ کاخذ العامی والمجتہد بقول مثلہ فعلی ہذا لا یکون
الرجوع الی الرسول تقلیدا لہ وکذا الرجوع الی الاجماع وکذا رجوع العامی الی المفتی وکذا رجوع القاضی الی العدول
لقیام الحجۃ فیما ولو سمی ذلک او بعض ذلک تقلیدا کما سمی فی العرف اخذ المقلد العامی بقول
المفتی تقلیدا فلا مشاحۃ فی التسمیۃ انتہی وقال محب اللہ حنفی المذہب فی مسلم الثبوت وبحر العلوم حنفی
المذہب فی شرح مسلم الثبوت التقلید ہو العمل بقول الغیر من غیر حجۃ کاخذ العامی والمجتہد من مثلہ
فالرجوع الی النبی علیہ السلام او الی الاجماع لیس منہ فانہ رجوع الی الدلیل وکذا رجوع العامی الی المفتی
وکذا رجوع القاضی الی العدول لیس ہذا تقلید لایجاب النص ذلک علیہما فہو عمل بحجۃ لا بقول الغیر فقط
لکن العرف علی ان العامی مقلد للمجتہد بالرجوع الیہ قال امام الحرمین وعلیہ معظم الاصولیین وہو المشتہر المعتمد علیہ
انتہی وقال فی مختصر الاصول وشرح مختصر الاصول ومسلم الثبوت وشرح مسلم الثبوت من لم یبلغ درجۃ الاجتہاد
لزمہ التقلید سواء کان عامیا او عالما بطرف صالح من علوم الاجتہاد وقیل انما یلزم العالم التقلید بشرط ان
یتبین لہ صحۃ اجتہاد المجتہد بدلیلہ لنا قولہ تعالی فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون ولنا ایضا لم یزل العلماء
یستفتون فیفتون ویتبعون من غیر ابداء المستند وشاع وذاع ولم ینکر علیہم فکان ذلک اجماعا
انتہی پس معلوم ہوا ماذکر سے کہ تقلید کے دو معنے ہیں شرعی اور غیر شرعی تقلید غیر شرعی وہ عمل کرنا ہے

ساتھ قول غیر کے بغیر حجت شرعیہ کے اور امثلہ تقلید غیر شرعی کے وہ ہیں جو خلاف ہوں تقلید شرعی کے اور تقلید شرعی وہ عمل کرنا ہے ساتھ قول غیر کے بحکم حجت شرعیہ کے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ تقلید شرعی اصطلاح اور عرف علماء دین میں وہ متبع ہونا ہے غیر مجتہد کا مجتہد عادل کے پس یہ تقلید شرعی عرف اور اصطلاح علماء میں عبارت ہے تین قید شرعی سے قید اول ہونا تابع کا غیر مجتہد قید دوم ہونا متبع کا مجتہد قید سیوم ہونا متبوع کا مجتہد عادل اور یہ ہر قید ان قیود ثلثہ سے ثابت ہے نصوص شرعیہ سے اور ثابت ہے باتفاق علماء دین کے اما قید اول یعنی ہونا تابع کا غیر مجتہد وہ ثابت ہے نص شرعی سے اور ثابت ہے باتفاق علماء دین کے پس ثبوت قید اول کا نص سے یہ ہے کہ فرمایا خدا تعالے نے فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون اور فرمایا خدا تعالے نے واتبع سبیل من اناب الی وجہ دلالت کرنی ان دونوں آیت کی یہ ہے کہ مامور سوال اور اتباع کا غیر مجتہد ہے نہ مجتہد بالاجماع کیونکہ تقلید کرنا مجتہد کو حرام ہے بالاجماع جیسا کہ کتب اصول وغیرہ میں مذکور اور مصرح ہے اور فرمایا علیہ السلام نے نعم الرجل الفقیہ فی الدین ان احتیج الیہ نفع وان استغنی عنہ اغنی نفسہ رواہ رزین ذکرہ فی المشکوۃ وجہ دلالت اس حدیث کی یہ ہے کہ یہ حدیث دال ہے اس پر کہ فقیہ یعنی مجتہد نہیں محتاج کسی شخص کا مسائل دین میں سوائے اپنے نفس کے اور لوگ جو غیر فقہا ہیں وہ محتاج ہیں مسائل دین میں فقیہ کے یعنے مجتہد کے پس معلوم ہوا اس حدیث سے کہ غیر فقیہ یعنے غیر مجتہد محتاج اور تابع ہے فقیہ کا یعنے مجتہد کا مسائل دین میں اور فرمایا علیہ السلام نے نضر اللہ عبدا سمع مقالتی فحفظھا ووعاھا واداھا فرب حامل فقہ غیر فقیہ ورب حامل فقہ الی من ھو افقہ منہ رواہ الشافعی والبیھقی واحمد والترمذی وابوداؤد وابن ماجہ والدارمی ذکرہ فی المشکوۃ پس یہ حدیث دال ہے اس پر کہ حامل حدیث جو غیر فقیہ ہے محتاج ہے

. . . . . . . . . . . .

. . . . . . . . . . . .

فقیہ یعنی مجتہد کا خلاصہ یہ ہے کہ غیر فقیہ یعنے غیر مجتہد محتاج ہے فقیہ کا مسائل دین میں اور ثبوت قید اول کا باتفاق علماء دین کے یہ ہے کہ جو شخص کہ غیر مجتہد ہو لازم اور واجب ہے اوسکو تقلید بالاجماع جیسا کہ کہا مختصر الاصول اور عضدی شرح مختصر الاصول اور مسلم الثبوت اور بحر العلوم شرح مسلم الثبوت وغیرہ میں من لم یبلغ درجۃ الاجتہاد لزمہ التقلید سواء کان عامیا او عالما بطرف صالح من علوم الاجتہاد وقیل انما یلزم العالم التقلید بشرط ان تبین لہ صحۃ اجتہاد المجتہد بدلیلہ لنا قولہ تعالے فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون ولنا ایضا انہ لم یزل العلماء یستفتون ویفتون ویتبعون من غیر ابداء المستند

قید اول یعنی ہونا تابع کا غیر مجتہد [illegible] ثابت ہے نص شرعی کتاب و سنت سے اور باتفاق علماء دین کے

وشاع وذاع ولم ینکر علیہم فکان ذلک منہم اجماعاً واما قید دوم یعنی ہونا متبوع کا مجتہد وہ ثابت ہے نص
شرعی سے اور ثابت ہے باتفاق علماء دین کے پس ثبوت قید دوم کا نص سے یہہ ہے کہ فرمایا علیہ السلام نے
نعم الرجل الفقیہ فی الدین ان احتیج الیہ نفع وان استغنی عنہ اغنی نفسہ رواہ رزین ذکرہ فی المشکوۃ اور ثبوت
قید دوم کا باتفاق علماء دین کے یہہ ہے کہ جو عالم کہ غیر مجتہد ہو ممنوع ہے استفتاء اوس سے جیساکہ تحریر الاصول اور عضدی شرح
مختصر الاصول اور مختصر الاصول اور مسلم الثبوت اور بحر العلوم شرح مسلم الثبوت اور باقی کتب اصول مین مذکور ہے الاتفاق علی حل استفتاء
من اهل الاجتہاد والعدالۃ والاتفاق علی امتناعہ ان ظن احدہما انتہے واما قید سوم یعنی ہونا متبوع کا مجتہد
عادل وہ ثابت ہے نص شرعی سے اور ثابت ہے باتفاق علماء دین کے پس ثبوت قید سوم کا نص شرعی سے
یہہ ہے کہ فرمایا اللہ تعالے نے یا ایہا الذین آمنوا ان جاءکم فاسق بنباء فتبینوا الآیہ اور فرمایا علیہ السلام نے راس الفقہ
الورع رواہ البیہقی ذکرہ فی المشکوۃ اور ثبوت قید سوم کا باتفاق علماء دین کے یہہ ہے کہ جو عالم مجتہد غیر
عادل ہو ممنوع ہے استفتاء اوس سے باتفاق علماء دین کے جیساکہ مسلم الثبوت اور بحر العلوم شرح
مسلم الثبوت اور مختصر الاصول اور عضدی شرح مختصر الاصول اور تحریر الاصول اور باقی کتب اصول مین
مذکور ہے الاتفاق علی جواز الاستفتاء من علمت معلوم بالاجتہاد والعدالۃ والاتفاق علی امتناعہ ان ظن
احدہما انتہے پس ثابت ہوا اوس سے کہ تقلید شرعی اصطلاح اور عرف علماء مین وہ متبع ہونا ہے غیر کی کہ مجتہد
عادل کی باتفاق علماء دین کے کیونکہ وہ ثابت ہے نصوص شرعی سے اور ثابت ہے باتفاق علماء دین
کے اور یہی ہے عرف مشہور معروف علماء دین کے اور یہی ہے مذہب علماء اصولین کا جیساکہ مسلم الثبوت
اور بحر العلوم شرح مسلم الثبوت وغیرہ مین مذکور ہے لکن العرف علی ان العامی مقلد للمجتہد بالرجوع الیہ
قال امام الحرمین وعلیہ معظم الاصولین وھو المشتہر المعتمد علیہ انتہے پس مثالین تقلید غیر شرعی کی بیان
میں تقلید شرعی سے واضح ہو گئین کیونکہ جب کوئی قید قیود ثلثہ تقلید شرعی سے مفقود ہو جاویگی
تو تقلید غیر شرعی ہو گی نہ تقلید شرعی پس مثال فقدان قید اول کے جیساکہ اخذ کرنا مجتہد کا ساتھ قول مجتہد کے
بغیر اپنے اجتہاد کے اور مثال فقدان قید دوم کے جیساکہ اخذ کرنا عامی کا ساتھ قول عامی کے اور مثال فقدان
قید سوم کے جیساکہ اخذ کرنا عامی کا ساتھ قول مجتہد غیر عادل کے اور یہہ تقلید شرعی دو قسم ہے تقلید فرض
اور تقلید واجب پس فرض وہ شے ہے کہ ثابت ہو دلیل قطعی سے جیساکہ قرأت مطلق قرآن کی نماز مین
کہ وہ فرض ہے کیونکہ وہ ثابت ہے دلیل قطعی سے جیساکہ فرمایا خدا تعالے نے فاقرؤا ما تیسر من القرآن
اور واجب وہ شے ہے کہ ثابت ہو دلیل ظنی سے جیساکہ قرأت سورہ فاتحہ کی کہ وہ واجب ہے کیونکہ وہ
ثابت ہے دلیل ظنی سے کہ وہ قول علیہ السلام کا ہے لا صلوۃ لمن لم یقرء فیہا بام القرآن فصاعداً رواہ مسلم
وابو داؤد اور یہہ حدیث دلیل ظنی ہے کیونکہ یہہ حدیث خبر احاد ہے اور نیز خبر لا کے حدیث مین غیر مذکور ہے

اور نیز حدیث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی صلوٰۃ لم یقرء فیہا بام القرآن فہی خداج ثلثا غیر تمام رواہ مسلم اور حدیث ابو ہریرہ کی کہ وہ راوی حدیث مذکور کا آنحضرت سے ہے انہ کان یقول من ادرک الرکعۃ فقد ادرک السجدۃ ومن فاتتہ قراءۃ ام القرآن فقد فاتہ خیر کثیر رواہ الامام مالک ذکرہ فی المشکوٰۃ دال نفی کمال پر ہے

پس تقلید فرض وہ تقلید ہے کسی مجتہد عادل کی فاضل ہو یا مفضول کیونکہ وہ ثابت ہے ساتھ دلیل قطعی کے قولہ تعالیٰ فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون اور یہ تعمیم کہ وہ فاضل ہو یا مفضول موافق مذہب جمہور کے ہے اور مذہب امام احمد اور طائفہ کثیرہ کا یہ ہے کہ تقلید امام افضل کی تعیین یعنے فرض ہے جیسا کہ تحریر الاصول اور مسلم الثبوت اور مختصر الاصول اور باقی کتب اصول میں مذکور ہے اور تقلید واجب وہ تقلید ہے امام افضل کی کیونکہ وہ ثابت ہے دلیل ظنی سے یعنے قرآن شریف اور احادیث اور اجماع اور قیاس سے اما قرآن شریف جیسا کہ فرمایا خدا تعالیٰ نے واتبعوا احسن ما انزل الیکم من ربکم وجہ دلالت اس آیت کا یہ ہے کہ سب احکام شرعی منبت حکم کا جیسا کہ توضیح شرح تنقیح میں مذکور ہے لہذا علامہ تفتازانی شرح عقائد میں فرمایا فان الثابت بالقیاس ثابت بالنص معنی انتہی اور یہ ظاہر ہے کہ احکام امام افضل کے احسن ہیں احکام مفضول سے پس ثابت ہوا اس آیت سے اتباع امام افضل کا کیونکہ احکام امام افضل کے احسن ہیں امام مفضول سے کما لا یخفی اما احادیث وہ چار حدیثیں ہیں حدیث اول عن عبد اللہ بن عمرو وابی ہریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حکم الحاکم فاجتہد واصاب فلہ اجران واذا حکم فاجتہد واخطاء فلہ اجر واحد متفق علیہ ذکرہ فی المشکوٰۃ فی باب القضاء یہ حدیث نص صریح ہے اس امر میں کہ مجتہد کبھی مخطی ہوتا ہے اور کبھی مصیب جیسا کہ وہ مذہب ہے ائمہ اربعہ اور صحابہ اور جمہور اہل اسلام کا پس حدیث مذکور مشیر ہے طرف اختیار کرنے اتباع امام افضل کی تاکہ واقع نہو کثیر الخطاء میں عمداً حاصل یہ ہے کہ یہ حدیث دال ہے وجوب اتباع امام افضل پر تاکہ واقع نہو کثیر الخطاء میں عمداً اور حدیث دوم عن عبد اللہ بن مسعود وزید بن ثابت قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نضر اللہ عبداً سمع مقالتی فحفظہا ووعاہا واداہا فرب حامل فقہ غیر فقیہ ورب حامل فقہ الی من ہو افقہ منہ رواہ الامام الشافعی والبیہقی عن ابن مسعود والامام احمد والترمذی وابو داؤد وابن ماجہ والدارمی عن زید یہ حدیث نص صریح ہے نہایت ترغیب اتباع امام افضل میں کہ وہ مفاد ہے وجوب اتباع امام افضل کا اور حدیث سیوم فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے اجعلوا ائمتکم خیارکم فانہم وفدکم فیما بینکم وبین ربکم رواہ البیہقی والدارقطنی ذکرہ السیوطی فی الجامع الصغیر یہ حدیث دال ہے وجوب اختیار اتباع امام افضل پر کیونکہ وہ واسطہ ہے مابین ہمارے اور ہمارے رب کے باب دین میں اور حدیث چہارم عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تولی من امر المسلمین شیئاً واستعمل علیہم رجلاً وہو یعلم ان فیہم من ہو اولی واعلم منہ بکتاب اللہ وسنۃ

رسوله فقد خان الله ورسوله وجماعة المسلمين رواه الطبرانی ذکرہ ابن الہمام فی فتح القدیر یہ حدیث
صریح ہے اس امر مین کہ ترک کرنا اتباع امام افضل کا یہہ خیانت ہے خداتعالی کی اور رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کی اور جماعت مسلمانون کی پس یہہ حدیث دال ہوئی فرضیت اتباع امام افضل پر
جیساکہ وہ مذہب ہے امام احمد بن حنبل اور طائفہ کثیر فقہار کا جیساکہ تحریر الاصول اور مسلم الثبوت اور
بحر العلوم شرح مسلم الثبوت وغیرہ مین مذکور ہے لیکن یہہ حدیث چونکہ خبر احاد سے ہے اور خبر احاد مفید
ظن کے ہوتی ہے نہ مفید علم یقین کے لہذا یہہ حدیث دال ہے وجوب اتباع امام افضل پر جیساکہ وہ
مذہب ہے جمہور علمار کا اما اجماع جیساکہ کہا امام غزالی نے اپنی کتاب احیار العلوم کے رکن ثانی مین باب
ثانی مین کتاب امر بالمعروف سے لم یذہب احد من المحصلین الی ان المجتہد یجوز له ان یعمل بموجب
اجتہاد غیرہ ولا الی ان الذی ادی اجتہادہ فی التقلید الی شخص رواہ افضل العلماء ان یاخذ مذہب غیرہ
بل علی کل مقلد اتباع مقلدہ فان مخالفة المقلد متفق علی کونه منکرا بین المحصلین انتہی و قال بعد سطور رأی
من یری انه یجوز لکل مقلد ان یختار من المذاہب ما اراد غیر معتد به لعله لایصح ذہاب ذاہب الیه اصلا
انتہی پس یہ کلام امام غزالی رح کی صریح ہے اس مین کہ وجوب اتباع امام افضل کا متفق علیہا بین علمار
دین کے ہے اور مخالف اسکا غیر معتد بہ ہے اور مراد محصلین سے اہل اجتہاد فی المذہب ہین کیونکہ امام غزالی
خود اہل اجتہاد سے تھے اور اجماع علما محققین کا حجت ہے قال فی مسلم الثبوت و بحر العلوم
شرح مسلم الثبوت فی بحث مسائل التقلید ان اتفاق العلماء المحققین علی ممر الاعصار وان کانوا غیر
مجتہدین حجة کالاجماع انتہی وقال فی مختصر الاصول والعضدی شرح مختصر الاصول قد اختلف فی
ان غیر المجتہد هل له ان یفتی بمذہب مجتہد علی ارلعة اقوال لنا انه وقع افتاء العلماء وان لم یکونوا مجتہدین
فی جمیع الاعصار وتکرر ولم ینکر فکان اجماعا انتہی اما قیاس جیساکہ وہ مروی ہے عبد اللہ بن
المبارک سے ان الاسناد من الدین لولا الاسناد لقال من شاء ما شاء روا مسلم فی صحیحه فی باب بیان
ان الاسناد من الدین یعنے اسناد حدیث کا دین سے ہے کیونکہ اگر اسناد حدیث کا نہو تو جو شخص
جاہیگا وہ کہیگا حدیث مین پس بیان قیاس کا یہہ ہے کہ جس طرح اسناد حدیث کا دین سے ہے اس وجہ
سے کہ اگر اسناد حدیث کا نہو تو جو شخص جاہیگا وہ کہیگا حدیث مین اسی طرح تقلید مذہب واحد کی
دین سے ہے اس وجہ سے کہ اگر تقلید مذہب واحد کی نہو تو جو شخص جاہیگا وہ کہیگا مسایل دین مین
پس جیساکہ اسناد حدیث کا واسطے حفظ حدیث کے واجب ہے بالاجماع اسی طرح تقلید مذہب واحد کی واسطے
حفظ دین کے واجب ہے بالاجماع اما دلیل انتظامی وہ یہہ ہے کہ انتظام شرع کا مقتضی ہے وجوب
اتباع مذہب واحد کو جیساکہ بیان کیا اسکا ملا علی قاری نے اپنے رسالہ مین جو مولف ہے جواب

فقال مین اور کہا یجب علی المقلد حتما ان یعین مذھبا واحدا من ھذہ المذاھب اما مذھب الشافعی سے
جمیع الفروع واما مذھب غیرہ ولیس لہ ان ینتقل من مذھب الشافعی فیما یہواہ ومن مذھب غیرہ فی الباقی
ما یرضاہ لانا لو جوزنا ذلک لادی الی الخبط والخروج عن الضبط وحاصلہ یرجع الی نفی التکلیف لان
مذھب الشافعی مثلا یقتضی تحریم شیء ومذھب غیرہ اباحۃ ذلک الشیء بعینہ او بالعکس وھو ان شاء
مال الی الحلال وان شاء مال الی الحرام فلا یتحقق الحل والحرمۃ حینئذ وفی ذلک اعدام التکلیف والطال
نائدۃ وایتصال قاعدۃ فذلک باطل فان قیل الیس فی عہد الصحابۃ کان الواحد مخیرا بین ان یاخذ فی
بعض الوقائع بمذھب الصدیق الاکبر وفی بعض آخر بمذھب الفاروق قلنا کان کذلک لان اصول
الصحابۃ لم تکن کافۃ لعامۃ الوقائع ولا شاملۃ لکافۃ المسائل لانھم لم یتفرغوا الی تفریع التفاریع والتفاصیل
وتمھید الاصول والقواعد فلاجل ھذہ الضرورۃ تحل للمقلد اتباع الصدیق فی بعض والفاروق فی بعض
آخر فاما فی زماننا فمذاھب الائمۃ الاربعۃ کافیۃ لمعرفۃ الکل فلا ضرورۃ الی اتباع الامامین انتہی وا ما دلیل
الزامی بوجب قول اسے غیر مقلدین کے وجوب اتباع مذھب واحد یہ ہے کہ مولوی
نذیر حسین نے جو امام ہے غیر مقلدین کا اور مصنف ہے معیار الحق اور ثبوت الحق الحقیق کا اپنے فتوے
مہری میں جو میرے پاس بالفعل موجود ہے فرمایا جواب سوال سوم تقویۃ الایمان کتاب نہایت معتبر ہے
اور اس پر عمل کرنا مسلمان کو ضروری ہے انتہی پس جب کتاب مولوی (۱) اسمٰعیل دہلوی ابن اخی شاہ عبد العزیز
دہلوی کے ہر مسلمان کو واجب العمل ہوئی تو کتاب مذھب امام کی ائمہ اربعہ سے بطریق
اولے واجب العمل ہوئی کیونکہ ائمہ اربعہ مولوی اسمٰعیل سے اولی اور افضل ہیں نزدیک اھل سنت وجماعت
کے اور مولوی صدیق حسن قنوجی نے جو مصنف ہے طریقہ محمدیہ ترجمہ ہدیہ کا اور امام اور معین ہے غیر مقلدین
کا اپنی کتاب ترجمان وہابیہ مطبوعہ مطبع مفید عام آگرہ کی صفحہ ۸ اور ۱۸ و ۹۲ میں فرمایا اھل سنت
واھل حدیث کو زبردستی وہابی نام رکھتے ہیں انتہے پھر کہا بعد چند سطور کے اور وہ اس نام کو
اپنے واسطے پسند نہیں کرتے اپنے امور مذھبی میں موافق رائے گورنمنٹ (۲) ہیں انتہے پھر کہا بعد
چند سطور کے بلکہ مستحق اس لقب کے وہ لوگ ہیں جو اپنا نام مذھب حنفی شافعی وغیرہ بتلاتے ہیں
اور رات دن اھل حدیث کا رد کرتے ہیں بلکہ زیادہ رد کرنے والے مذھب عیسائی کے بھی لوگ ہیں
جنکو ہم تقلید مذھب یا اھل بدعت کہتے ہیں انتہے پس امور مذھبی یعنی امور دینی جب موافق رای گورنمنٹ
کے واجب العمل ہوئی نزدیک غیر مقلدین کے تو مسئلہ مذھبی یعنی امور دینی موافق مذھب امام افضل کے
واجب العمل بطریق اولے ہوئی کیونکہ ائمہ اربعہ مقتدین اسلام ہیں نہ گورنمنٹ اما جمہور علما دین بلکہ
جمیع علما دین ائمہ وجوب اتباع مذھب امام افضل پر جیسا یہ ہے کہ قال الامام الغزالی فی احیاء العلوم فی الرکن الثانی
بیان مسئلہ

(۲) یہ بھی الزامی جواب ہے کہ غیر مقلدین کو موافق رائے گورنمنٹ کہنے پر تو شرک اور حرام یاد نہ آیا اور گورنمنٹ کے تو احوال واجب العمل ہو گئے مگر امام اور ائمہ کی تقلید پر شرک اور حرام کا حکم لگا دیا؟ (فاروقی غفرلہ)

خوفا من الوقوع فی الضلال وعلیه عمل الناس انتہی وقال الشیخ عبدالوہاب الشعرانی فی المیزان فان قال قائل فہل یجب عندکم
علی المقلد العمل بالراجح من القولین او الوجہین فی مذہبہ مادام لم یصل الی معرفۃ ہذہ المیزان من طریق الذوق او الکشف
فالجواب نعم یجب علیہ ذلک مادام لم یصل الی مقام الذوق بہذہ المیزان کما علیہ عمل الناس فی کل عصر انتہی وقال الطحاوی فی حاشیۃ
فی شرح الدر المختار فی باب المرتد قلت الذی یجب التعویل علیہ ان الفقۃ اہل المذہب فان اتباعنا للمذہب واجب انتہی۔
وقال شاہ ولی اللہ الدہلوی فی عقد الجید المرجح عند الفقہاء ان العامی المنتسب الی مذہب لا یجوز لہ مخالفتہ انتہی۔
وقال شاہ ولی اللہ الدہلوی فی عقد الجید وفی الانوار ولو تقلد مجتہدا فی مسائل وآخر فی مسائل جاز وعند الاصولیین لا یجوز
انتہی۔ فذلک من شاہ ولی اللہ تصریح بان اتباع المذہب الواحد فی جمیع المسائل واجب عند الاصولیین وقال
شاہ ولی اللہ الدہلوی فی الکتاب المسمی بالانصاف وبعد المائتین ظہر التمذہب للمجتہدین باعیانہم وقل من کان لا یعتمد
علی مذہب مجتہد بعینہ وکان ہذا ہو الواجب فی ذلک الزمان انتہی فذلک من شاہ ولی اللہ تصریح بان اتباع المذہب
الواحد واجب عند جمہور العلماء بعد المائتین ای بعد خیر القرون وقال شاہ ولی اللہ فی الانصاف وبالجملۃ
فالتمذہب للمجتہدین سر الہمہ اللہ تعالی العلماء وجمعہم علیہ من حیث یشعرون او لا یشعرون انتہی یعنی اتخاذ المذہب من
المذاہب للمجتہدین سر الٰہی الہمہ اللہ تعالی فی قلوب العلماء وجمعہم علی ذلک الاتخاذ فذلک من شاہ ولی اللہ تصریح بان
اتخاذ المذاہب سر الٰہی ومجمع باتفاق العلماء علیہ وقال شاہ عبدالعزیز الدہلوی فی الکتاب المسمی بہ بستان المحدثین باید
دانست کہ مختصر امام طحاوی دلالت میکند کہ وے مجتہد منتسب بود مقلد محض مذہب حنفی نبود زیرا کہ دران مختصر چیزہائے
اختیار کردہ کہ مخالف مذہب ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ است انتہی پس یہ کلام شاہ صاحب کا نص صریح ہے اس امر میں
کہ اتباع مذہب واحد کا غیر مجتہد پر واجب ہے کیونکہ شاہ ولی اللہ صاحب نے امام طحاوی کے مجتہد ہونے پر یہ دلیل
قرار دی ہے کہ وہ مخالف مذہب ابوحنیفہ کے ہوا ہے بعض مواضع میں وقال شاہ عبدالعزیز فی تفسیر العزیزی تحت
قولہ تعالی فلا تجعلوا للہ اندادا پس کسانیکہ اطاعت آنہا بحکم خدا فرض ساختہ شدہ اند از انجملہ پیغمبران اند
کہ اطاعت ایشان در حقیقت اطاعت خداست واز انجملہ مجتہدین شریعت وشیوخ طریقت اند کہ حکم ایشان
بطریق واجب مخیر نیز لازم الاتباع است بر عوام امت زیرا کہ فہم اسرار شریعت ودقائق طریقت
ایشان را میسر است فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون انتہی پس یہ کلام شاہ صاحب نیز دال ہے
اسپر کہ اتباع مذہب واحد مذاہب ائمہ شریعت سے واجب ہے کیونکہ معنے قول بطریق واجب مخیر نیز
لازم الاتباع است۔ یہ ہیں کہ مقلد کو اول امر میں اختیار ہے کہ جس مذہب کو مذاہب اربعہ سے چاہے
اختیار کرے لیکن بعد اختیار اتباع اسکا واجب ہے جیسا کہ دال ہے اسپر عبارت مذکور شاہ صاحب کی

بستان المحدثین سے اور نیز دال ہے معنے مذکور پر کلام شاہ عبدالحق صاحب کا جو عنقریب بیان ہوتا ہے انشاء اللہ تعالے قید مذاہب اربعہ کی اسواسطے بیان کی گئی ہے کہ نزدیک شاہ صاحب کے اہل سنت بعد تدوین مذاہب اربعہ محصور ہیں مذاہب اربعہ میں وقال شاہ عبدالحق دہلوی فی شرح سفر السعادت خانۂ دین این چہار است وہر کہ راہے ازین راہہائے ودرے ازین درہائے اختیار نمودہ براہے دیگر رفتن ودرے دیگر گرفتن عبث وبیہودہ باشد وکار عمل را از ضبط وربط بیرون افگندن واز راہ مصلحت بیرون افتادن است واگر قصد سلوک طریق ورع واحتیاط دارد ہم از مذہب واحد مختار روایتے کہ دلیلش احسن واقوی وفائدہ اش اعم واتم واحتیاط دران اکثر واوفر بود اختیار کند وبراہ رخصت ومساہلت وحیلہ اندوزی نرود این طریقۂ متاخران است وشک نیست کہ این طریقہ محکم تر ومضبوط تر است وگویند طریقۂ پیشینیان برخلاف این بود وایشان تعیین مذہب واتباع مجتہد واحد را از واجبات نمیدانستند انتہی وقال شاہ عبدالحق بعد سطور ولیکن قرار داد علماء ومصلحت دید ایشان در آخر زمان تعیین وتخصیص مذہب است وضبط وربط کار دین ودنیا ہم درین صورت بود واز اول مخیر است ہر کدام را اختیار نماید صورت دارد ولیکن بعد از اختیار یکے بجانب دیگری رفتن ببلے توہم سوء ظن وتفرق وتشتت اعمال واحوال نخواہد بود قرار داد متاخرین علما برین است وہو المختار وفیہ الخیر انتہی پس یہ کلام شاہ عبدالحق کا صریح ہے اس امر میں کہ اتباع مذہب واحد کا مذاہب اربعہ سے واجب ہے نزدیک علماء متاخرین کے بخلاف علماء متقدمین اور مراد علماء متاخرین سے علماء بعد از مائتین ہے جیسا کہ عبارت شاہ ولی اللہ میں مذکور ہے اور بیان شاہ عبدالحق کا کہ طریق متاخرین کا محکم تر اور مضبوط تر ہے طریق متقدمین سے اور وہی مختار ہے اور وہی خیر ہے یہ موافق ہے احادیث کے کیونکہ زمانہ بعد قرون ثلثہ زمانہ شر وفساد اور زمانہ شیوع کذب اور خیانت ہے اور دن بدن ترقی پذیر ہے قیامت تک بحکم احادیث کے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یاتی علیکم زمان الا الذی بعدہ اشر منہ حتے تلقوا ربکم رواہ البخاری ذکرہ فے المشکوۃ فی صدر کتاب الفتن وقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یخرج فے آخر الزمان رجال یختلون الدنیا بالدین یلبسون للناس جلود الضان من اللین السنتہم احلی من السکر وقلوبہم قلوب الذئاب رواہ الترمذی ذکرہ فے المشکوۃ فے باب الریاء والسمعۃ وقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خیر امتی قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم ان بعدہم قوما یشہدون ولا یستشہدون ویخونون ولا یؤتمنون متفق علیہ وقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اکرموا اصحابی فانہم خیارکم ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یظہر الکذب رواہ النسائی ذکرہ فے المشکوۃ فے باب مناقب الصحابۃ وقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خیر الناس قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یفشو الکذب رواہ الترمذی فی صحیحہ فے ابواب الشہادۃ وابواب الفتن وقال ہذا

حدیث حسن صحیح ضمیر منصوب ثم یلونہم اول کی راجع ہے طرف صحابہ کے اور دوم طرف تابعین کے پس زمانہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کا زمانہ خیر القرون کا ہے اور زمانہ مابعد قرون ثلثہ زمانہ شر و فساد اور شیوع کذب اور خیانت کا ہے اور چہار ائمہ دین خیر القرون کا خیر ہے نہ من بعد قرون ثلثہ سے بحکم احادیث مذکورہ کے لہذا اعتماد تحقیق دین ائمہ دین خیر القرون پر کیا گیا نہ تحقیق دین من بعد قرون ثلثہ پر اور حکم دیا گیا تقلید مذاہب ائمہ دین خیر القرون کا تاکہ مردان دیانہ اندوز کی حیلہ اندوزی اور مدعیان اصلاح دین کی خیانت گری اور مدعیان اسلام کی تلبیس لباس اسلام کے رخنہ اندازی مسدود ہو جائے بحکم اس قاعدہ کے ان العلم من الدین فانہ لولا التقلید لقال من شاء ما شاء کما قال عبد اللہ بن المبارک الاسناد من الدین ولولا الاسناد لقال من شاء ما شاء رواہ مسلم نے مقدمہ صحیحہ

## مخفی نہ رہے اہل سنت پر

کہ عمدہ ترین سوالات غیر مقلدین کے یہہ چند سوال ہیں

سوال اول یہہ ہے کہ رسول خدا آنحضرت علیہ السلام ہیں نہ ابو حنیفہ مالک شافعی احمد بن حنبل اور شریعت رسول خدا قرآن و حدیث ہے نہ قیاس ابو حنیفہ مالک شافعی احمد بن حنبل کا ۔ جواب یہہ سوال اول مشتمل ہے دو سوال پر پس جواب اول کا یہہ ہے کہ ابو حنیفہ مالک شافعی احمد بن حنبل نہ رسول خدا ہیں اور نہ انکو کوئی مسلمان رسول خدا جانتے بلکہ ہم اہل سنت مقلدین ائمہ اربعہ کو ائمہ دین اپنے فقیہ اور وفد یعنے وسیلہ دینی ہی کا مابین اپنے اور اپنے رب کے جانتے ہیں بحکم حدیث قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اجعلوا ائمتکم خیارکم فانہم وفدکم فیما بینکم و بین ربکم رواہ البیہقی والدارقطنی ذکرہ السیوطی نے جامع الصغیر اور جواب سوال دوم کا یہہ ہے کہ قیاس مجتہد کا کہ حمل کرنا نظیر کا نظیر پر بسبب علت جامع کے وہ حجت ہے بحکم حدیث معاذ بن جبل قال ان رسول اللہ لما بعثہ الی الیمن قال کیف تقضی اذا عرض لک قضاء قال اقضی بکتاب اللہ قال فان لم تجد فی کتاب اللہ قال فبسنۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال فان لم تجد فی سنۃ رسول اللہ قال اجتہد برائے ولا آلو قال فضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی صدرہ و قال الحمد للہ الذی وفق رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما یرضی بہ رسول اللہ رواہ الترمذی و ابو داود و الدارمی ذکرہ فی المشکوۃ فی باب العمل فی القضاء اور باقی آیات قرآنی اور احادیث نبوی مسئلہ ثبوت قیاس میں مذکور ہیں ۔ لہذا فرمایا شاہ عبد العزیز رحم نے جو معتمد علیہ ہے گروہ غیر مقلدین کا اپنی تفسیر عزیزی کے تفسیر الم ذلک الکتاب میں بایدا نست کہ اصول احکام دین چہار چیز است کتاب و سنت و اجماع و قیاس انتہی ۔

سوال دوم یہ ہے کہ مسلمان مخاطب ہے ساتھ اتباع خدا اور رسول خدا کے یعنے اتباع قرآن و حدیث کا بذات

تو ہوا اتباع قرآن وحدیث کا بواسطہ فقہا یعنی مجتہدین کے کیونکہ قرآن وحدیث نہایت آسان ہے بحکم آیات ولقد یسرنا
القرآن للذکر فہل من مدکر جواب سوال دوم مشتمل ہے دو سوال پر پس جواب سوال کا یہ ہے کہ غیر فقیہ یعنی غیر مجتہد مسائل
دین ماخوذہ قرآن وحدیث میں مامور ہے ساتھ اتباع فقیہ یعنی مجتہد کے اگرچہ وہ غیر فقیہ عالم ہو محدث ہو بحکم حدیث
قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نضر اللہ عبدا سمع مقالتی فحفظہا ووعاہا واداہا فرب حامل فقہ غیر فقیہ ورب حامل فقہ الی من ہو افقہ منہ رواہ الشافعی
والبیہقی واحمد والترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ والدارمی ذکرہ فی المشکوۃ فی کتاب العلم پس یہ حدیث دال ہے اتباع حدیث پر بوسیلہ
فقیہ کے لہذا ترمذی نے کہا کہ فقہاء اعلم ہیں ساتھ معانی احادیث کے قال فی صحیحہ باب غسل المیت وکذلک قال الفقہاء وہم
اعلم بمعانی الحدیث انتہی لہذا بخاری نے فقہ کو ثمرۂ حدیث قرار دیا اور کہا اپنی رباعیات میں علیک بالفقہ فانہ ثمرۃ الحدیث ذکرہ
القسطلانی فی مقدمۃ شرح البخاری اور جواب سوال دوم کا یہ ہے کہ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلوا ائمتکم خیارکم
فانہم وفدکم فیما بینکم وبین ربکم رواہ البیہقی والدارقطنی ذکرہ السیوطی فی جامع الصغیر پس یہ حدیث دال ہے کہ سب لوگ
جو غیر ہیں ائمہ دین کے وہ مامور ہیں ساتھ اتباع خیار ائمہ دین کے کیونکہ وہ وفد ہیں اور ہیں آمر اور مامور اللہ خیار ائمہ دین فقہا
ہیں بحکم حدیث سابق اصلاحی کے وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الرجل الفقیہ فی الدین ان احتیج الیہ نفع وان استغنی عنہ اغنی نفسہ
رزین ذکرہ فی المشکوۃ فی کتاب العلم پس یہ حدیث دال ہے اس پر کہ سب لوگ غیر فقیہ محتاج ہیں فقیہ یعنی مجتہد کے
مسائل دین میں اور فقیہ یعنی مجتہد مسائل دین میں کسیکا محتاج نہیں سوائے اپنے نفس کے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین متفق علیہ ذکرہ فی المشکوۃ فی کتاب العلم پس یہ دال ہے اس پر کہ فہم فقیہ مسائل دین میں بہتر
ہے فہم غیر فقیہ سے اور جب کہ فہم مسائل دین کی مخصوص ہے ساتھ فقیہ کے پس یہ سب احادیث ملکر ایک دوسرے کی تفسیر کر
دال ہیں اس پر کہ سب لوگ جو غیر فقیہ ہیں یعنی غیر مجتہد ہیں وہ مامور ہیں مسائل دین میں ساتھ اتباع فقیہ یعنی مجتہد کے لہذا
اجماع امت منعقد ہوا اس پر کہ مفتی مسائل دین کا فقط فقیہ یعنی مجتہد ہے نہ غیر فقیہ اور غیر فقیہ کو نہیں جائز فتوی دینا
سوائے نقل قول فقیہ کے اور اگر حکم کرے تو حکم اوسکا غیر نافذ ہے اور وہ گنہگار ہے اگرچہ صواب پر ہو کیونکہ یہ اصابت اوسکی
قاعدہ شرعیہ یعنی فقاہت سے نہیں ہے قال الشیخ ابن الہمام فی تحریر الاصول قد استقر رأی الاصولیین علی ان المفتی ہو المجتہد
ممن حفظ اقوال المجتہد فلیس بمفت فالواجب علیہ ان یذکر قول المجتہد کابی حنیفۃ علی وجہ الحکایۃ انتہی وقال العینی فی شرح الکنز وشرح الہدایۃ
فی باب القضاء اجمع العلماء والفقہاء علی ان المفتی وجب ان یکون من اہل الاجتہاد وان لم یکن من اہل الاجتہاد فلا
یحل لہ ان یفتی الا بطریق الحکایۃ انتہی وفی الفتاوی الظہیریۃ فی کتاب القضاء اجمع الفقہاء علی ان المفتی یجب ان
یکون من اہل الاجتہاد وان لم یکن من اہل الاجتہاد فلا یحل لہ ان یفتی الا بطریق الحکایۃ انتہی وقال الامام النووی
من الائمۃ الشافعیۃ فی شرح صحیح مسلم فی کتاب الاقضیۃ قال العلماء اجمع العلماء علی ان ذلک الحدیث فی حاکم عالم اہل للحکم

فان اصاب فله اجران اجر باجتهاده وان اخطأ فله اجر باجتهاده وهذا فاما من ليس باهل للحكم فلا اجر له بل هو آثم ولا ينفذ
حكمه فهو عاص في جميع احكامه سواء وافق الصواب ام لا وهي مردودة كلها فلا يعذر في شيء في ذلك انتهى پس
ثابت ہوا ماذکرے کہ جو لوگ جو غیر فقیہ یعنے غیر مجتہد ہیں وہ مسائل دین میں محتاج ہیں فقیہ یعنے مجتہد کے بحکم
احادیث مذکورہ اور باجماع امت کے لہذا علماء دین نے اس مسئلہ کو مسئلہ اصولیہ قرار دیکر اپنی کتب اصول میں بیان
فرماتے ہیں کہ غیر فقیہ یعنے غیر مجتہد کو تقلید فقیہ یعنے مجتہد کی واجب اور لازم ہے قال الشیخ ابن الحاجب المالکی فی
مختصر الاصول والقاضي عضد الدين الشافعي في شرح مختصر الاصول ومحب الله الحنفي في مسلم الثبوت وبحر العلوم في
شرح مسلم الثبوت مسئلة من لم يبلغ درجة الاجتهاد لزمه التقليد سواء كان عاميا او عالما صالحا بطرف من علوم الاجتهاد
انتہے آب باقی رہا یہ امر کہ فقیہ کون شخص ہے شرعا پس فقیہ یعنے مجتہد شرعا وہ شخص ہے کہ ادلہ شرعیہ تمام مسائل اکثر
دین کے جانتا ہو بحکم حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الرجل الفقیہ في الدين ان احتيج اليه
نفع وان استغني عنه اغنى نفسه رواه الذين ذكره في المشكوة في كتاب العلم پس یہ حدیث دال ہے اسپر کہ سب لوگ جو غیر
فقیہ ہیں وہ مسائل دین میں محتاج ہیں فقیہ کے اور فقیہ مسائل دین میں کسیکا محتاج نہیں سوائے اپنے نفس کے
بسبب اسکے دال ہے اسپر قولہ صلعم وان استغنى عنه اغنى نفسه پس معلوم ہوا حدیث مذکور سے کہ فقیہ یعنے مجتہد وہ شخص ہے کہ ادلہ
شرعیہ سے تمام مسائل دین جانتا ہو جیسا کہ کتب اصول میں لکھا ہے قال في مسلم الثبوت وشرح مسلم الثبوت في بحث التعريف
الفقه انه العلم بالاحكام الشرعية عن ادلتها التفصيلية واورد على الرسم المذكور ان كان المراد بالاحكام الشرعية الجميع فلا
ينعكس لخروج بعض الفقهاء الذين فقاهتهم على نصف النهار لثبوت لا ادري وان كان المراد البعض من الاحكام فلا يطرد لدخول معرفة المقلد العالم
لبعض المسائل بالدليل فاجيب باختيار الشق الاول بانه الملكة لتحصيل معرفة جميع الاحكام فلا يضر ثبوت لا ادري انتهى وقال في مختصر الاصول
وشرح مختصر الاصول في بحث تعريف الفقه فلا يضر ثبوت لا ادري لان المراد بالعلم بالجميع تهيؤه له بان يكون عنده ما يكفيه في
استعلامه بان يرجع اليه فيحكم به انتهى ويؤيده ما قال شاه ولي الله في كتاب الانصاف سئل الامام احمد الحنبلي للرجل مائة الف
حديث حتی یعنے قال لا حتی قیل خمسمائة الف حدیث قال ارجو كذا في غاية المنتهى انتهى كلام شاه ولي الله۔ اور جواب
سوال دوم کا یہ ہے کہ خود قولہ تعالی ولقد یسرنا القرآن للذکر فهل من مدکر دال ہے اسپر کہ قرآن شریف آسان
ہے واسطے ذکر کے یعنے واسطے وعظ کے جیسا کہ دال ہے اسپر قولہ تعالی للذکر اور یہ دال ہے معنے مذکورہ پر لیے حق
اپنے نبی کی شان میں ثم ان علینا بیانہ تفسیر ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نزل جبرئیل
بالوحي مما يحرك به لسانه وشفتيه فيشتد عليه وكان مما يعرف منه فانزل الله الآية لا تحرك به لسانك لتعجل به ان
علينا جمعه وقرآنه قال علينا ان نجمعه في صدرك وقرآنه ان تقرأه فاذا قرأناه فاتبع قرآنه فاذا انزلناه فاستمع

ثم ان علینا بیانه علینا ان نبینه بلسانک رواه البخاری فی صحیحه فی تفسیر سورة القیامة یعنی جبکہ آنحضرت علیہ السلام محتاج ہوئے بیان کے
تو باقی لوگ بطریق اولی محتاج بیان ہوئے تا کہ استنباط احکام کریں وہ خاصہ فقہا رہے مجتہدین کا پس بحکم دونو حدیث مذکور کے
امام بخاری نے ایک باب منعقد کیا خصوصیت علم کا ساتھ اہل فہم کے از جہت خوف اس امر کے کہ نافہم لوگ فتنہ میں پڑ جاوینگے
اور کہا اپنی صحیح کے کتاب العلم مین باب من خص بالعلم قوما دون قوم کراہیة ان لا یفہموا وقال علی رضی اللہ تعالی عنه حدثوا الناس
بما یعرفون اتحبون ان یکذب اللہ ورسوله انتہی اور سوال سوم یہ ہے کہ مطلق تقلید مذموم ہے بحکم قوله تعالی واذا قیل لہم اتبعوا
ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما الفینا علیه اباءنا اولو کان آباؤہم لا یعقلون شیئا ولا یہتدون اور تفسیر شاہ عبد العزیز وغیرہ
میں بھی تفسیر آیت مذکورہ مین حرمت تقلید کی بیان کرتے ہین جواب سوال سوم کا دو وجہ سے ہے وجہ اول یہ ہے کہ مراد
تقلید مذکور سے تقلید عقلیات ہے کیونکہ تقلید عقلیات مین جیسا کہ وجود اور صفات باری تعالی مین غیر جائز ہے نزدیک جمہور علماء کے
قال فی مسلم الثبوت مسئلة لا یجوز التقلید فی العقلیات کوجود الباری تعالی عند الاکثر لنا الاجماع القاطع علی وجوب العلم باللہ وصفاته
وذلک لا یحصل بالتقلید لانه یلزم النقیضان فی تقلید اثنین للاثنین فی حدوث العالم وقدمه فلا بد من النظر الصحیح لیحصل
العلم انتہی وکذا فی مختصر الاصول وغیره من کتب الاصول اور وجہ دوم یہ ہے کہ مراد تقلید مذکور سے وہ تقلید ہے کہ جو بغیر دلیل
شرعی ہو وہ تقلید کفار ہے اما تقلید ائمہ اسلام وہ تقلید مع دلیل شرعی کا ہے قال اللہ تعالی فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا
تعلمون وقال اللہ تعالی واتبع سبیل من اناب الی وقال اللہ واتبعت ملة آبائی ابراہیم واسحق ویعقوب قال عبد السلام فی شرح متن
الجوہرة قد انعقد الاجماع علی ان من تقلد مسائل الفروع واحدا من مجتہدی الامة بری من عہدة التکلیف انتہی وقال فی مختصر الاصول
والعضد فی شرح مختصر الاصول من لم یبلغ درجة الاجتہاد یلزمه التقلید سواء کان عامیا او عالما محصلا لطرف من علوم الاجتہاد لنا قوله
تعالی فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون ولنا ایضا انه لم یزل العامة کانوا یستفتون ویتبعون من غیر ابداء المستند وشاع وذاع ولم ینکر
علیه فکان ذلک منہم اجماعا انتہی وکذا سائر کتب الاصول سوال چہارم یہ ہے کہ تقلید شرک ہے بحکم قوله اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا
من دون اللہ اور حدیث ترمذی کی تفسیر آیت میں دال ہے اس پر کہ تقلید شرک ہے قال الترمذی حسین بن یزید الکوفی حدثنا عبد السلام
بن حرب عن غطیف بن اعین عن مصعب بن سعد عن عدی بن حاتم قال اتیت النبی صلی اللہ علیه وسلم وفی عنقی صلیب من ذہب
فقال یا عدی اطرح عنک ہذا الوثن وسمعته یقرأ فی سورة براءة اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ قال اما انہم لم یکونوا یعبدونہم ولکنہم کانوا
اذا احلوا لہم شیئا استحلوه واذا حرموا علیہم شیئا حرموه ہذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث عبد السلام بن حرب وغطیف بن اعین
لیس بمعروف فی الحدیث انتہی جواب سوال چہارم کا یہ ہے کہ حدیث مذکور حدیث ضعیف ہے کیونکہ غطیف بن اعین ضعیف ہے اور
عبد السلام بن حرب صاحب مناکیر ہے جیسا کہ تقریب التہذیب مین مذکور ہے علاوہ یہ ہے کہ مراد حدیث مذکور مین تحلیل ما حرمه اللہ
اور تحریم ما احل اللہ ہے بدلیل حدیث عدی بن حاتم کے جو مذکور ہے کتب تفسیر مین قال فی تفسیر المعالم روی عن عدی بن حاتم رضی اللہ عنه

قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی عنقی صلیب من ذہب فقال لی یا عدی اطرح ہذا الوثن عن عنقک فطرحتہ
فلما انتہیت الیہ وہو یقرء اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ حتے فرغ منہا قلت انا لسنا نعبدہم فقال الیس یحرمون ما احل
اللہ فتحرمونہ ویحلون ما حرم اللہ فتستحلونہ قلت بلے قال فتلک عبادتہم انتہی وقال فی التفسیر الکبیر والتفسیر النیشاپوری نقل عن عدی
بن حاتم کان نصرانیا فانتہی الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہو یقرء سورۃ براءۃ فلما وصل الی ہذہ الآیۃ قال عدی انا لسنا نعبدہم
فقال الیس یحرمون ما احل اللہ فتحرمونہ ویحلون ما حرم اللہ فتستحلونہ فقلت بلی قال فتلک عبادتہم انتہی لیکن ائمہ اربعہ ابو حنیفہ
مالک والشافعی احمد بن حنبل اور باقی ائمہ دین اسلام چونکہ منزہ تھے تحلیل ما حرمہ اللہ تعالی سے اور تحریم ما احل اللہ تعالی سے
تو ان ہی کی تقلید انکی اور اتباع ان کا مصداق حدیث مذکور کا نہیں تیسرے یہ ہے کہ مروی ہے ائمہ اربعہ سے اذا صح الحدیث
فہو مذہبی واترکوا قولی بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ بعض کتب میں مذکور ہے پس قول ائمہ اربعہ دال ہے منع تقلید
اور اتباع حدیث پر جواب یہ ہے کہ یہ خطاب ہے اپنے اصحاب مجتہدین فی المذہب کو بحکم حدیث مذکور اور اجماع مذکور کے
قال الشامی فی شرح الدر المختار قبیل رسم المفتی فقد ثبت عن الامام رضی اللہ تعالی عنہ انہ اذا صح الحدیث فہو مذہبی وقد حکے
ابن عبد البر عن ابی حنیفۃ وغیرہ من الائمۃ ونقلہ الامام الشعرانی عن الائمۃ الاربعۃ ولا یخفی ان ذلک لمن کان اہل النظر فی النصوص
والمراد من اہل النظر اہل الاجتہاد وقال الشامی فی الشرح تحت قولہ والاصح کما فی السراجیۃ وغیرہا انہ یفتی بقول الامام علی الاطلاق
ثم بقول الثانی ثم بقول الثالث ثم بقول زفر والحسن بن زیاد وصحح فی الحاوی القدسی قوۃ المدرک قولہ وصحح فی الحاوی القدسی
قال الطحطاوی والذی ظہر لی فی التوفیق بین ما فی الحاوی القدسی وما فی السراجیۃ ان من کان لہ قوۃ الادراک لقوۃ
المدرک یفتی بقوی المدرک والا فالترتیب السابق انتہی قول مال علیہ قول السراجیۃ والاول اصح اذا لم یکن المفتی
مجتہدا فہو صریح فی ان المجتہد یعنی من کان اہلا للنظر فی الدلیل یتبع من الاقوال ما کان اقوی دلیلا والا فیتبع الترتیب
السابق انتہی کلام الشامی وقال الشامی فی الشرح فی کتاب القضاء تحت قولہ وصحح فی الحاوی اعتبار قوۃ المدرک والاول
انضبط لان ما فی الحاوی القدسی خاص فیمن کان لہ اطلاع علی الکتاب والسنۃ وصار لہ ملکۃ النظر فی الادلۃ
واستنباط الاحکام منہا وذلک ہو المجتہد المطلق او المقید بخلاف الاول فانہ یمکن لمن ہو دون ذلک انتہی وقال الشامی بعد سطور
فعند اتفاق القولان علی ان الاصح ہو ان المجتہد من المشائخ الذین ہم اصحاب الترجیح لا یلزمہ الاخذ بقول الامام علے الاطلاق
بل علیہ النظر فی الدلیل وترجیح ما رجح عندہ دلیلہ ونحن نتبع ما رجحوہ واعتمدوہ کما لو افتوا فی حیاتہم کما حققہ الشارح انتہی وقال
المولوی عبد الحی اللکھنوی فی الکلام المسمی بالسعی المشکور فی رد کتاب محمد بشیر المسمی بالمذہب الماثور اقول لیاقت فتوی پر ہونے میں
یا تو دو امر کو دخل ہے یعنی رفق بالناس اور قوت دلیل یا فقط قوت دلیل کو یا فقط رفق کو شق ثالث تو باطل ہے اور شق دوم
صحیح ہے کہ جو قوی الدلیل ہو اسپر فتوے دیا جائے جیسا کہ حاوی سے معلوم ہوا خواہ وہ حکم ارفق بالناس ہو یا [illegible]

بناس مگر یہ حکم مجتہد کے ساتھ مخصوص ہیں اور ہر مفتی کے واسطے نہیں در مختار میں ہے والاصح کما فے السراجیۃ وغیرہما انہ یفتی مطلقا بقول الامام علے الاطلاق ثم بقول الثانی ثم بقول الثالث ثم بقول زفر والحسن وصحح فے الحاوی القدسی قوۃ المدرک انتہی اور ابن عابدین رد المحتار میں لکھتا ہے قال الذی یظہر لی فی التوفیق بین ما فی الحاوی وما فے السراجیۃ ان من کان لہ قوۃ الادراک لقوۃ المدرک یفتی بہ بالقول القوی المدرک والا فالترتیب السابق انتہی اور کتاب الاقضیۃ در مختار میں ہے یاخذ القاضی کالمفتی بقول ابی حنیفۃ علی الاطلاق ثم بقول ابی یوسف ثم بقول زفر والحسن وہو الاصح سراجیہ وصحح فے الحاوی اعتبار قوۃ المدرک والاول اضبط نہر ولا یخیر الا اذا کان مجتہدا اور رد المحتار میں تحریر کرتے ہیں قولہ والاول اضبط لان ما فی الحاوی خاص لمن کان لہ اطلاع علے الکتاب والسنۃ وصار لہ ملکۃ النظر فے الادلۃ واستنباط الاحکام منہا ہو المجتہد المطلق او المقید بخلاف الاول فانہ یمکن لمن ہو دون ذلک انتہی کلام المولوی عبد الحی۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔ فقط

## واضح ہو

کہ حضرت مولانا صاحب مرحوم نے اس سے آگے کچھ تھوڑا سا اور لکھنا شروع کیا تھا مگر زمانہ نے مہلت نہ دی اور بیماری بڑھتی گئی یہاں تک کہ اسی بیماری میں رمضان المبارک کی ۲۰ / تاریخ سنہ ۱۳۰۳ ہجری کو اس دنیا فانی سے انتقال فرمایا

انا للہ وانا الیہ راجعون

صفحہ ۹۰ سے اس صفحہ تک حضرت مولانا مرحوم کے بعد آپکے کتب خانہ سے مسودہ تلاش کرکے لکھا گیا ہے فقط

### قطعہ تاریخ سن ابتدائے کتاب ہذا - از مولوی غلام حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

| | | | |
|---|---|---|---|
| چو مولانا محمد شاہ صاحب | پئے تائید دین کار عجب کرد | بہ تیغ اعتراض و شبہ را حل | مخالف را ادب کرد وادب کرد |
| برائے دوستان تفریح خاطر | بحال باغیان قہر و غضب کرد | کرا یارا کہ ضعو سع تردید | ہر آن کاریکہ لطف و فضل رب کرد |
| شب تاریک بدعت را زینت | خداوندش مرا مشعل سبب کرد | چنان شد رونق بازار تقلید | کہ شکرش ملک اعجام از عرب کرد |
| چو شد مطبوع شد طبع دلہا | پئے تاریخ او طبعم طلب کرد | ندا آمد بجان از پردہ غیب | چنان کز آفرین تحریک کرد |
| | بخواندم خوب تصویر سال تاریخ ۱۳۰۴ھ | غلام این مادہ را منتخب کرد | |

تمت

### اعلان

چونکہ حق تصنیف اس کتاب کا مجکو حاصل ہے لہذا حسب قانون ستم ۱۸۶۷ء رجسٹری بھی کرائی گئی ہے کوئی صاحب بلا اجازت میری چھاپنے کا مجاز نہیں رکھتے

جملہ حقوق تصنیف و تالیف اس کتاب کے میں نے اپنے ماموں حافظ احمد حسین صاحب امام مسجد ایک برجی دہلی پھاٹک حبش خان کو ہبہ کر دئے لہذا کوئی صاحب بلا ان کی اجازت کے نہیں چھاپ سکتے فقط راقم خاکسار احمد شاہ ابن مولانا محمد شاہ مرحوم نور اللہ مضجعہ

زمہ رہا مولانا احمد حسین ولد حافظ نور محمد صاحب ساکن دہلی اندرون پھاٹک حبش خان مسجد ایک برجی - ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۵